سلمان
SALMAN SALEEM
PRESENTS

آدمی میں انسان کی تلاش

سعید راشد

آدمی اور انسان

فرق ہے
آدمی اور انسان میں
[illegible]

انسان انصاف کرتا ہے
ہر ایک سے ہر قیمت پر
انسان انسان دوست ہوتا ہے
[illegible] ہے

انسان کے دل میں
خودغرضی کا
زہر نہیں ہوتا
انسان حسد کی آگ میں
نہیں جلتا

[illegible]
"فرشتہ سے بہتر ہے
انسان بننا
مگر اس میں
لگتی ہے محنت زیادہ"

حرف اول

اصلاح فکر تعلیمی اور فلاحی ٹرسٹ کے اہم منصوبے سلطانہ فاؤنڈیشن کے چار بنیادی مقاصد ہیں۔

جہالت کے خلاف جہاد

افرادی قوت کی تربیت

فری طبی خدمت

خوب سے خوب تر کی تلاش

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے گذشتہ تین برسوں میں فاؤنڈیشن کو ان مقاصد کے حصول میں غیرمتوقع طور پر کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ تعلیم کے میدان میں فاؤنڈیشن نے لڑکوں کیلئے ایک پرائمری سکول اور لڑکیوں کیلئے ایک ہائی سکول قائم کیا ہے۔ یہاں خواتین کو دستکاری بھی سکھائی جاتی ہے۔ فاؤنڈیشن کے گرد و نواح کے دیہاتوں میں 15 غیررسمی پرائمری سکول کھلے ہوئے ہیں۔ جن کے نصاب میں دستکاری بھی شامل ہے۔ اس کے علاوہ مسجد مدرسہ پروگرام کے تحت 24 قرآنی مدارس لڑکوں کیلئے مسجدوں میں اور لڑکیوں کیلئے پرائیویٹ مکانوں میں جگہ جگہ کھل چکے ہیں اور مزید کھل رہے ہیں۔ ہنرمندی کے پروگرام میں کمپیوٹر الیکٹریکل اور الیکٹرانک تعلیم شامل ہے اور ان کا نصابی معیار دن بدن بلند سے بلند تر ہو رہا ہے۔ طبی کلینک ترقی کرتے کرتے ایک چھوٹا سا ہسپتال بن گیا ہے۔

خوب سے خوب تر کی تلاش میں ایک پبلک لائبریری قائم کی گئی۔ علاوہ ازیں ایک طرف ادارہ تحقیق سرگرم عمل ہے۔ دوسری طرف تعمیر کردار اور اخلاقیات کیلئے نت نئے خیالات ابھر رہے ہیں۔ خراب معاشرتی ماحول میں پاکیزہ اخلاقی قدروں کی اور استاد کے اعلیٰ مقام کی اہمیت اجاگر ہو رہی ہے۔ چنانچہ سلطانہ فاؤنڈیشن نے تعمیر کردار اور اخلاقیات کی تعلیم اپنے تمام پروگراموں میں سرفہرست رکھی ہے۔ اس موضوع کو معاشرے میں عام کرنے کیلئے متعدد پمفلٹ اور کتابچے چھاپے ہیں اور خطوط اور مقالے لکھے ہیں۔ زیر تبصرہ کتاب بعنوان "آدمی میں انسان کی تلاش" اس مضمون پر فاؤنڈیشن کی پہلی مطبوعہ کتاب ہے۔ جس میں انسانی تربیت کے بکھرے ہوئے موتیوں کو یکجا جمع کیا گیا ہے۔

یہ کتاب پروفیسر سعید راشد کے زور فکر و قلم کا نتیجہ ہے۔ اس وقت ملک بھر میں پروفیسر صاحب تعمیر کردار اور پاکستانیت کے فروغ کے میدان میں بلند مقام رکھتے ہیں۔ انشاء اللہ ان کے تعاون سے خدمت خلق کا یہ سلسلہ مطبوعات جاری رہے گا۔

راقم الحروف

ڈاکٹر نعیم غنی

(چیئرمین سلطانہ فاؤنڈیشن)

آدمی میں انسان کی تلاش
(کیریکٹر بلڈنگ ماڈیول)

پروفیسر سعید راشد

سلطانہ فاؤنڈیشن

منصوبہ

اصلاح فکر تعلیمی وفلاحی ٹرسٹ

اسلام آباد

تعارف مصنف

نام	سعید راشد
تاریخ پیدائش	20 جنوری 1927ء
نصابی تعلیم	ادبیات، اردو، انگریزی
	اور فن تعلیم
مربی درس گاہیں	اسلامیہ کالج بریلی، بریلی کالج بریلی
	مسلم یونیورسٹی علی گڑھ
مربی اساتذہ	مولوی محمد محسن، جناب مبارک حسین
	ڈاکٹر شوکت سبزواری، ڈاکٹر داس گپتا
	ڈاکٹر عشرت حسین، پروفیسر رشید احمد صدیقی
	ڈاکٹر ذاکر حسین خان
رول ماڈل	سرسید احمد خان
	قائد اعظم محمد علی جناح
ذہنی پس منظر	تحریک پاکستان کا دور
مشن	کردار سازی، پاکستانیت کا فروغ
شوق	بامقصد تصنیف و تالیف، ٹیچر ایجوکیشن
پیشہ ورانہ مصروفیات	استاد ملٹری کالج جہلم، 90-1950ء
گزشتہ	پرنسپل آرمی پبلک سکول جہلم منگلا 94-1990ء
حال	ڈائریکٹر تعمیر ملت انسٹیٹیوٹ آف ایجوکیشن اینڈ ریسرچ اسلام آباد
	ڈائریکٹر کیریکٹر بلڈنگ، پاکستانیت، سلطانہ فاؤنڈیشن اسلام آباد

انتساب

ان باحوصلہ
عظیم انسانوں کے نام
جو
آندھیوں میں
اپنے حصے کا دیا
جلا رہے ہیں
اور
مایوس نہیں

(سعید راشد)

ضابطہ

کتاب کا نام	آدمی میں انسان کی تلاش (کیریکٹر بلڈنگ ماڈیول)
مصنف	پروفیسر سعید راشد ڈائریکٹر، شعبہ کردار سازی اور پاکستانیت سلطانہ فاؤنڈیشن
مقصد	انسانیت کی فلاح، استحکام پاکستان
ناشر	اصلاح فکر، تعلیمی وفلاحی ٹرسٹ، اسلام آباد
اہتمام	ڈاکٹر تسنیم غنی ڈائریکٹر ایڈمنسٹریشن، سلطانہ فاؤنڈیشن
مطبع	وی پرنٹ - اسلام آباد
ایڈیشن	دسمبر 1996ء
ڈسٹری بیوٹر	زوریز حسن آغا، آفس نمبر 10، محمدی پلازہ، اسلام آباد
قیمت	-/250 روپے
بیرون ملک	10 ڈالرز

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تعارف

درس و تدریس اور تالیف و تصنیف کو مقصد حیات اور اوڑھنا بچھونا بنائے سعید راشد صاحب کو تقریباً نصف صدی کا عرصہ ہونے لگا ہے۔ یہی وقت پاکستان کے قومیت کے تصور کے بننے، سنورنے اور بگڑنے کا زمانہ بھی قرار دیا جا سکتا ہے۔ ہم میں سے جن اصحاب کو اس قافلے میں اس وقت سے شمولیت کا اعزاز حاصل ہے کہ جب قائداعظم کی قیادت میں قوم قدم ملا کر پاکستان کے خواب کو شرمندہ تعبیر کرنے کے لیے تیزی سے آگے بڑھ رہی تھی۔ وہی اس وقت سعید راشد صاحب کی لگن اور مشن کی اہمیت کو محسوس کر سکتے ہیں۔ کیسا ولولہ انگیز نظارہ ہوتا تھا کہ جب قائداعظم اپنے منحنی جسم کی گہرائیوں سے اپنی نقارہ کی چوٹ جیسی گرجتی آواز میں قوم کی غیرت و حمیت کو للکارتے اور قوم یک زبان ہو کر لبیک کہتے ہوئے "لے کے رہیں گے پاکستان" کے نعروں سے زمین و آسمان کی فضا کو بھر دیتی۔

حیرت کی بات یہ ہے کہ اس نصف صدی میں ہم اپنے قومیت کے تصور کو تقویت دینے اور پاکستان کو قائداعظم اور اپنے بزرگوں کے خواب کو مکمل حقیقت بنانے کے بجائے فرقہ پرستی علاقائی اور لسانی دھڑے بندیوں کا شکار ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ ایسے حالات میں کردار سازی اور پاکستانیت کے فروغ کا چراغ لے کر آگے بڑھنے کے لیے جس ہمت، عزم اور اصولوں سے وابستگی کی ضرورت ہے، سعید راشد صاحب اس کی ایک غیر معمولی مثال ہیں، وہ اپنے ارادوں اور مقاصد کے حصول کے لیے اس لیے ثابت قدم رہ سکے کہ انہوں نے سر سید احمد خان اور قائداعظم کو رول ماڈل کی شکل میں اپنے سامنے قائم رکھا۔

سعید راشد صاحب نے بامقصد تصنیف و تالیف کا سلسلہ کتابوں اور کتابچوں کی شکل

میں شروع کیا' ان تصانیف کے Titles اور Contents پر اگر ایک نظر ڈالی جائے تو اس میں کردار سازی Character Building کا ذکر بار بار ملتا ہے۔ موجودہ دور میں جہاں مادہ پرستی اور دنیاوی ترقی کو زندگی کا ماحصل بنانے کی دوڑ لگی ہوئی ہے وہاں اندر کی شخصیت اور کردار کی مضبوطی کی طرف دعوت فکر دینا وقت کی سب سے بڑی ضرورت ہے۔ ضرورت اس امر کی بھی ہے کہ پاکستان کی تاریخ اور مقاصد کی روشنی میں اس عمل کو حالات کے تقاضوں سے ہم آہنگ کر دیا جائے' سعید راشد صاحب نے ان مقاصد کے حصول کیلئے اپنی تحریروں میں کئی دلچسپ' فکر انگیز اور تخلیقی تجربات کئے ہیں تاکہ بات آسانی سے اساتذہ' والدین اور خاص طور پر بچوں اور نوجوان نسل کے دلوں میں اتر سکے۔

نئی نسل اور کتب بینی میں بڑھتے ہوئے فاصلے کے مدنظر سعید راشد صاحب نے علم کے دریا کو چھوٹے چھوٹے کوزوں میں بند کرنے کا بیڑا اٹھایا۔ Brochures Book Marks, Message Cards, اور Stickers اسی سلسلے کی مربوط کڑیاں ہیں۔ پاکستان میں علم دوستی کو فروغ دینے کی غرض سے یہ انتہائی منفرد قسم کی کوشش ہے۔ انداز تخاطب اگرچہ استادانہ ہے لیکن زبان کو مشفقانہ اور نرم لہجہ دے کر اس طرز گفتگو کے قریب ترین رکھنے کی کوشش کی ہے جو جواں نسل اپنے خیالات کے اظہار کے لیے استعمال کرتی ہے' انگریزی تراکیب اور الفاظ کا استعمال بظاہر غیر ضروری محسوس ہوتا ہے لیکن بغور دیکھا جائے تو یہ سب سکہ رائج الوقت کا درجہ رکھتے ہیں۔ سعید راشد صاحب نے ان کی مدد سے نئی نسل سے انہیں کے انداز میں ہمکلام ہونے کی کوشش کی ہے۔ اس میں وہ کس حد تک کامیاب ہوئے یہ تو نئی نسل ہی بتا سکتی ہے لیکن ان میں سے بہت سے الفاظ اور تراکیب ہماری سوچ کا اس طرح حصہ بن گئے ہیں کہ انکے خاطر خواہ بدل تلاش کرنے اور انہیں زبان زدعام کرنے میں ابھی کچھ وقت لگے گا۔

سعید راشد صاحب نے اپنے پیغام کو مزید دلپذیر بنانے کیلئے Prose Poem یا آزاد نظم کے انداز کو اپنایا ہے۔ پھر اسے خوشنما کارڈوں پر چھپوا کر اسکولوں میں' کلاس اور مارننگ اسمبلی میں ان کے استعمال کو آسان بنا دیا ہے' اب انہوں نے ان مختصر لیکن

جامع تحریروں کو کتابی شکل میں پیش کرنے کا فیصلہ کیا ہے' اس سے نہ صرف ان کی یہ منفرد تخلیقی کاوشیں بکھرنے سے بچ جائیں گی بلکہ ان کی تہہ میں رواں دواں مشترک پیغامات بھی نمایاں اور واضح ہو سکیں گے' انہوں نے چند بجچے تلے تصورات اور تراکیب کو گھما پھرا کے ان کے اندر کے معنوں کو بے نقاب کرنے کی کوشش کی ہے' انہوں نے اپنے خیالات کی چادر کو پھیلا کر مضبوط کیلوں سے ٹانکا ہے تاکہ اس پر تحریر عبارت پوری طرح نظر کے سامنے آسکے۔

ان چار کونوں والی مضبوط کیلوں کو میرے خیال میں شخصیت' علم' انسانیت اور ارادے کا نام دیا جا سکتا ہے۔ اس چادر پر انہوں نے اور بہت سے پیغامات اساتذہ' طلباء طالبات کے لیے رقم کئے ہیں' لیکن میرے خیال میں چادر کو اپنے مقام پر قائم رکھنے کے لیے بنیادی چار کیلوں کی مضبوطی کو یقینی بنانا بہت ضروری ہے' نئی نسل کی کردار سازی اور پاکستانیت کے فروغ کے لیے سعید راشد صاحب کی کاوشیں قابل تحسین ہی نہیں بلکہ قابل تقلید ہیں۔

آخر میں' سلطانہ فاؤنڈیشن کے مربی ادارہ اور اس کتاب کے ناشر اصلاح فکر تعلیمی وفلاحی ٹرسٹ اسلام آباد کے لئے بھی کلمہ خیر کہنا ضروری ہے۔ یہ ادارہ غیر سرکاری فلاحی تنظیموں (NGOs) میں ایک رول ماڈل کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس میں حقیقتاً" بہت ہی مخلص' بہت اچھے لوگ بڑی تندہی اور خاموشی سے کچھ صلہ یا ستائش کی تمنا کے بغیر تعلیمی اور طبی شعبوں میں بہت اچھا فلاحی کام کر رہے ہیں وہ بھی ایک Vision کے ساتھ بنیاد یعنی Grass Roots سے۔ پاکستان کا حال اور مستقبل ایسے ہی باشعور اور صادق وامین خدمت گزاروں سے وابستہ ہے یہی اس مجموعہ کا پیغام ہے جو سمٹ کر کتاب کے نام میں سما گیا ہے۔ آدمی میں انسان کی تلاش' اتنا بڑا اور اتنا اہم مشن ہے کہ اس کی جتنی بھی قدر کی جائے کم ہے۔

(ڈاکٹر) لئیق مرزا
(پی ایچ ڈی نفسیات)
اسلام آباد

پیش لفظ

"آدمی میں انسان کی تلاش" اس کتاب کا نام بھی ہے اور سلطانہ فاؤنڈیشن کی پہچان بھی۔ سلطانہ فاؤنڈیشن جو اصلاح فکر، تعلیمی و فلاحی ٹرسٹ اسلام آباد کا مرکزی ذیلی ادارہ ہے۔ اپنے حصے کا دیا جلانے میں مصروف ہے' وہ بھی ان پسماندہ علاقوں میں جہاں ہر قسم کا اندھیرا بہت گہرا ہے۔

پاکستان کا اصل مسئلہ علم کی کمی اور اس سے بھی زیادہ کردار کی کمی ہے۔ اس لیے فاؤنڈیشن نے اپنے مقدور بھر علم کی روشنی پھیلانے اور کردار کی تعمیر کرنے کا بیڑہ اٹھایا ہے۔ آدمی سے انسان' فاؤنڈیشن کا ماٹو ہے۔

فاؤنڈیشن کے شعبہ کردار سازی اور پاکستانیت نے کردار سازی کا جو نصاب (کیریکٹر بلڈنگ ماڈیول) تیار کیا ہے وہ بہت سے رہ نما BooK Marks نشان منزل اشاروں Message Cards اور خرد افروز کتابچوں Brochures کی شکل میں بکھرا ہوا تھا اور سلطانہ فاؤنڈیشن کے اداروں کے علاوہ ملک کے بہت سے معیاری تعلیمی اداروں میں تجرباتی طور پر استعمال کیا جا رہا تھا۔ اب کیریکٹر بلڈنگ کے اس بہت قیمتی مواد کو اصلاح فکر تعلیمی و فلاحی ٹرسٹ کے چیئرمین ڈاکٹر نعیم غنی کے ایماء اور انہی کے عملی تعاون سے شائع کیا جا رہا ہے۔

اس مجموعہ کے پہلے باب میں ماڈیول کے سارے Book Marks یکجا کر دیئے گئے ہیں دوسرا حصہ Message Cards پر مشتمل ہے۔ تیسرے باب کے چار بروشرز روشنی کی تلاش' روشنی اے روشنی' درس زندگی اور دانائی کی تلاش Critical Thinking کو Promote کرنے اور زندگی کی بنیادی قدروں Values اور رویوں Attitudes کی Awareness اجاگر کرنے کیلئے ادب دانش Wisdom Literature کی حیثیت رکھتے ہیں۔ کیریکٹر بلڈنگ ماڈیول کا یہ حصہ خاص طور پر اہل فکر و نظر کی توجہ چاہتا ہے۔

اس کتاب کے چوتھے حصے میں روشن دریچے کے عنوان سے کچھ مواد ٹیچرز کے

Orientation کیلئے مختص ہے' اس میں استاد کی Self Image اور Role Description کو موضوع بنایا گیا ہے۔ درس زندگی اور مخزن افکار کے عنوان سے اس مجموعہ کا پانچواں باب خرد افروز مکالموں اور مذاکروں پر محیط ہے اس باب کے دونوں جزوں کا مقصد بھی فکر وتدبر کی صلاحیتوں اور Communication Skills کو ابھارنا ہے۔ اسی لئے ان کو Excercises in Thanking کا نام دیا گیا ہے۔ اس کتاب کا چھٹا باب پاکستانیات کے بعض اہم موضوعات (جیسے نظریۂ پاکستان منزل بہ منزل) پر مشتمل ہے اور قائد اعظم کے حوالے سے تحریک پاکستان کے مختلف گوشوں پر روشنی ڈالتا ہے۔

ساتویں باب کا عنوان منارہ ء نور ہے اس کا محور چند بنیادی دینی موضوعات ہیں' آخر میں تتمہ کی صورت میں دو معلوماتی بروشرز شامل کئے گئے ہیں' ایک کا عنوان ہے تاریخ پر ایک نظر اور دوسرے کا نام ہے آٹھ بڑے ماہرین تعلیم۔ آخر الذکر خاص طور سے نئے اساتذہ کے استفادہ کے لئے ترتیب دیا گیا ہے اس میں سقراط' افلاطون' الغزالی' ابن خلدون' روسو' فروبیل' ماریہ مانیٹسوری اور جان ڈیوی کے افکار و نظریات کے حوالے سے تعلیم کے بنیادی تصورات Concepts اور طریق ہائے تدریس و تعلیم sledoMTeaching کا اجمالی تعارف کرایا گیا ہے۔

اس ماڈیول کو مارننگ اسمبلی' کیریکٹر بلڈنگ' شخصیت سنوارنے Personality gnimoorG اور پبلک اسپیکنگ کے Curriculum کے طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اس میں اخلاقی قدروں کے علاوہ پاکستانیت کو بھی ابھارا گیا ہے۔ پاکستان میں کیریکٹر ایجوکیشن پر اس فارم میں اپنی نوعیت کی یہ پہلی کوشش ہے' امید ہے کہ اس چراغ سے بہت سے چراغ جلیں گے۔

یہاں اس امر کی وضاحت بھی ضروری ہے کہ کردار Character کی تعمیر و تشکیل کے لیے محض کوئی Character Curriculum خواہ وہ کتنا ہی اچھا کیوں نہ ہو کافی نہیں ہوتا۔ کردار کی تعمیر اور Values قدروں کی تشکیل سب سے زیادہ Effective طریقے سے inspiring role models اور گھر اور باہر کے ماحول Environment سے ہوتی ہے جس میں

کوئی طالب علم سانس لیتا ہے اور اپنے شب و روز گزارتا ہے۔ صرف اچھی باتیں بتانے سے بات نہیں بنتی۔ اس ماڈیول کا مقصد یہ ہے کہ زندگی کی بنیادی قدروں اور رویوں کی Awarness ابھاری جائے اور چند بنیادی تعلیمی Concepts جیسے علم اور معلومات' آدمی اور انسان' Reproductive تعلیم اور Creative تعلیم اور Divergent Thinking اور Convergent Thinking کو فکر انگیز طریقے سے واضح Clear کیا جائے۔ اس Message کو موثر Effective بنانے کے لئے نثری نظم Prose Poem کا میڈیم اختیار کیا گیا ہے۔ یہ اپنی نوعیت کا ایک نیا تخلیقی تجربہ ہے۔

یہ ماڈیول تجرباتی طور پر پیش کیا جا رہا ہے' اساتذہ' والدین اور اہل نظر سے گزارش ہے کہ وہ اس کے Content اور Form دونوں کے بارے میں اپنے تاثرات سے نوازیں تاکہ اس کاوش کو بہتر بنایا جا سکے۔ خوب سے خوب تر کی جستجو ایک مسلسل عمل ہے Countinuous Critical Evaluation بغیر Continuous Quality Improvement کے ممکن نہیں ہوتی۔

آخر میں' میں جناب ڈاکٹر لئیق مرزا کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرنا چاہوں گا کہ انھوں نے بہت فراخدلی سے اس مجموعہ کو اپنے فکر انگیز تعارف سے نوازا۔ سبحان اللہ

سعید راشد

25- دسمبر 1996

کردار منزل

349- اسٹریٹ 15

چکلالہ ▪ - راولپنڈی

عنوانات

صفحہ

حصہ اول

رہ نما اشارے (Book Marks)

حصہ دوم

نشان راہ Message Cards

تیسرا حصہ

روشن راہیں (Brochures)

چوتھا حصہ

روشن دریچے Message Cards

(اساتذہ کی توجہ کے لیے)

پانچواں حصہ

درس زندگی

(الف) (مکالمے)

مخزن افکار

پانچواں حصہ (ب) (مذاکرے)

چھٹا حصہ

پاکستانیات

ساتواں حصہ

منارہ نور

تتمہ (Annextures)

حصہ اول

رہ نما اشارے (Book Marks)

سبحان اللہ، سبحان اللہ

(حمد)

زمیں اس کی
آسماں اس کا
پھول اس کے
تارے اس کے
امی اس کی
ابو اس کے
ہر شے
اس نے بنائی
ہر چیز کا
مالک ہو
چھوٹے بڑے کا
داتا وہ
ہر ایک سے ہے
پیار
اس کو

سبحان اللہ، سبحان اللہ
ہر تعریف
اس کی
سب تعریف
اس کی
الحمد للہ، الحمد للہ
ہر شکر اس کا
سب شکر اس کا

اچھے ابو سے زیادہ
پیاری امی سے
بڑھ کر
پیاری امی سے بڑھ کر
ہے پیار اس کا
ہے پیار اس کا

سبحان اللہ، سبحان اللہ
ہر تعریف اس کی
سب تعریف اس کی
الحمد للہ، الحمد للہ
ہر شکر اس کا
سب شکر اس کا

الحمدللہ - الحمدللہ

الحمدللہ - الحمدللہ
اللہ کا شکر ہے' اللہ کا شکر ہے
کہ
اس نے ہمیں
پہلا سبق
پڑھنے کا دیا
الحمدللہ - الحمدللہ
اللہ کا شکر ہے - اللہ کا شکر ہے
کہ
اس نے ہمیں
عقل عطا کی
الحمدللہ - الحمدللہ
اللہ کا شکر ہے' اللہ کا شکر ہے
کہ اس نے ہمیں
سوچنے کا
رستہ دکھایا
الحمدللہ - الحمدللہ
اللہ کا شکر ہے' اللہ کا شکر ہے

کہ
اس نے ہمیں
غور و فکر کرنے
ریسرچ کرنے
تحقیق کرنے
تجربہ کرنے
کو کہا
سبحان ربی العظیم
سبحان ربی العظیم
تمام تعریف اس خدا کی جو رب عظیم ہے
تمام تعریف اس خدا کی جو رب عظیم ہے
سبحان ربی الاعلیٰ
سبحان ربی الاعلیٰ
تمام تعریف اس خدا کی جو رب اعلیٰ ہے
تمام تعریف اس خدا کی جو رب اعلیٰ ہے
سب سے بڑا
سب سے عظیم

سوال: مثلاً؟

جواب: مثلاً الرحمٰن، الرحیم اللہ تعالیٰ کے جمالی نام ہیں اور الجبار، القہار، جلالی ہیں۔

سوال: اسمائے حسنیٰ کی اہمیت کیا ہے؟

جواب: اسمائے حسنیٰ اللہ جل شانہ کی کسی نہ کسی صفت کو ظاہر کرتے ہیں۔ اسمائے حسنیٰ کا ورد کرنا یا ان کو وظیفے کے طور پر پڑھنا باعث خیر وبرکت ہے۔ سورہ الاعراف کی جس آیت کریمہ میں اسمائے حسنیٰ کا ذکر ہے یعنی وللہ الا سماء الحسنیٰ اس کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ یہ حکم دیتا ہے فادعوہ بھا پس ان اچھے ناموں سے اسے پکارتے رہو۔

سوال: کیا اسمائے حسنیٰ کا تعلق کریکٹر بلڈنگ سے بھی ہے؟

جواب: بالکل ہے

سوال: کس طرح؟

جواب: اللہ تعالیٰ کے جس نام کو بندہ دل لگا کر بار بار پڑھے اور اس پر خوب غور کرے وہ صفت بندہ کے کردار میں ابھرنے لگتی ہے۔

---

* طالب علم کا اصل مقابلہ اپنے آپ سے ہوتا ہے، دوسروں سے نہیں۔
* "تم اپنی محبت اپنے بچوں کو دو، جتنی دے سکو۔ مگر اپنا تخیل نہیں۔ ہر بچہ اپنا تخیل اپنے ساتھ لاتا ہے"

(خلیل جبران)

اسمائے حسنیٰ

○ الله ○ الرب ○ الرحمان ○ الرحیم

○ العظیم ○ العلیم ○ الحکیم ○ العزیز

○ السلام ○ النور ○ الواحد ○ الحمید

○ المجید ○ الخالق ○ الرزاق ○ الوہاب

○ الاحد ○ الصمد ○ القدیر ○ الکریم

○ الکبیر ○ البصیر ○ الجبار ○ السمیع

○ الغنی ○ الحفیظ ○ الحسیب ○ المجیب

○ الحکیم ○ القوی ○ القہار ○ الغفار

○ الستار ○ الکرم ○ الرؤف ○ الحاکم

○ القدوس ○ الشکور ○ الحق ○ القیوم

○ الرشید ○ الباقی ○ الہادی ○ ذوالجلال والاکرام

○ الولی ○ الاخر ○ ا لظاہر ○ القادر

○ الواحد الاحد ○ الجلیل ○ الغفور ○ الخبیر

○ اللطیف ○ العدل ○ الباسط ○ الرافع

○ الوکیل ○ الباری

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

علم

- علم نور ہے
- علم خیر کثیر ہے
- علم صدقہ ہے
- علم میری میراث ہے
- علم کی تلاش جہاد ہے
- علم میرا ہتھیار ہے
- علم حاصل کرنا عبادت ہے
- علم دین کا ستون ہے
- علم مومن کی گمشدہ دولت ہے
- علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے
- علم حاصل کرو خواہ تمہیں چین ہی جانا پڑے

علم اور سوال

- علم خزانہ ہے اور سوال اس کی کنجی
- مسلمانو! جاننے والوں سے سوال کیا کرو

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعائیں

- یا اللہ! میں تجھ سے ایسے علم کا طالب ہوں جو فائدہ پہنچائے۔
- یا اللہ! مجھے نفع دے اس علم سے جو تو نے مجھے دیا ہے اور مجھے عطا کر وہ علم جو مجھے نفع دے۔
- یا خدایا! میں تجھ سے ہدایت طلب کرتا ہوں، پرہیزگاری، کردار اور فراخدلی کی۔
- یا اللہ! میری زندگی کو ہر بھلائی میں اضافے کا سبب بنا دے۔

اسمائے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سوال اسمائے محمدؐ سے کیا مراد ہے؟

جواب : رسول اللہؐ کا اصل نام تو محمدؐ ہے۔ اس کے علاوہ بھی حضور کے بہت سے صفاتی نام ہیں۔

سوال: صفاتی نام کا کیا مطلب ہے؟

جواب : صفات جمع ہے صفت کی، صفت کے معنی ہیں خوبی، اچھائی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شخصیت کی جو کرداری خوبیاں ہیں، وہی حضورؐ کے صفاتی اسماء یا نام ہیں۔

سوال: کیا ان کا ذکر قرآن مجید میں ہے۔

جواب: جی ہاں، حضورؐ کے صفاتی ناموں کا ذکر قرآن مجید میں ہے۔

سوال: ان کی تعداد کتنی ہے۔

جواب: اسمائے حسنٰی کی طرح اسمائے محمدؐ کی تعداد بھی ننانوے (99) ہے۔

سوال: اسمائے محمدؐ کی اہمیت کای ہے؟

جواب : حضورؐ کا ہر نام آپ کی کسی نہ کسی صفت کو ظاہر کرتا ہے۔ وہی صفت ہمارے کردار کے لئے بھی ایک چراغ ہے۔

سوال: کچھ اسمائے محمدؐ بتایئے۔

جواب: درود ان پر سلام ان پر، حضور کے چند معروف صفاتی نام یہ ہیں۔

اسمائے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

○ محمدؐ	○ احمد	○ حامد	○ محمود
○ قاسم	○ شاہد	○ رشید	○ بشیر
○ نذیر	○ صادق	○ امین	○ ناصر
○ عامر	○ سراج	○ منیر	○ سید
○ عادل	○ کامل	○ مصطفےٰ	○ مجتبےٰ
○ مرتضیٰ	○ مزمل	○ مدثر	○ مبشر
○ متین	○ شہید	○ شہیر	○ خلیل
○ جواد	○ خاتم	○ مصدق	○ طیب
○ طٰہٰ	○ یٰسین		

---

* قومیں تعلیمی اداروں میں بنتی ہیں اور اگر تباہ ہوتی ہیں تو وہیں تباہ ہوتی ہیں۔
"The battle of Waterloo was won on the playing fields of Eton and Harrow."
* ہر انسان کا اپنا چیلنج ہوتا ہے' اس کی Limits اور Limitations کے حوالے سے۔

اقوال قائد اعظمؒ

* کام، کام اور کام
* بڑھے چلو، بڑھے چلو
* اتحاد ایمان اور تنظیم
* اپنے کردار کی تعمیر کیجئے
* علم روشنی ہے
* علم طاقت ہے
* قلم میں تلوار سے زیادہ طاقت ہے
* پاکستان اسلام کا قلعہ ہے
* پاکستان اسلام کی تجربہ گاہ ہے
* پاکستان کا لنگر اسلام ہے
* خدا، ایک کتاب، ایک رسول، ایک قوم
* قائد اعظم نے طلباء سے کہا
* تم لوگ ہی پاکستان کے اصل معمار ہو
* قائد اعظم نے طلباء سے کہا
* تم ہی میں سے بہت سے جناح اٹھیں گے
قائد اعظم نے کہا
* اپنے فائدہ سے پہلے
قوم کا فائدہ دیکھئے
* پاکستان کی تعمیر جلد اور پورے ذوق و شوق سے کیجئے
* جو اپنی قدر کرتا ہے وہ وقت کی قدر کرتا ہے
* اپنی چیز کو ضائع کرنا بیوقوفی ہے اور
قومی چیز کو ضائع کرنا جرم
قائد اعظم نے فرمایا
میں پاکستان کا ایک سپاہی ہوں

ملت کا پاسباں ہے محمد علی جناحؒ

ملت کا پاسباں ہے محمد علی جناح
ملت ہے جسم' جاں ہے محمد علی جناحؒ
تصویر عزم' جان وفا' روح حریت
ہے کون؟ بے گماں ہے محمد علی جناحؒ

(میاں بشیر احمد)

گہنا گیا وہ چاند مگر اس کے نور سے

گہنا گیا وہ چاند مگر اس کے نور سے
دیوار و در وطن کے ہیں تاباں اسی طرح
مرجھا گیا وہ پھول مگر اس کے رنگ سے
قوس قزح ہے صحن گلستاں اسی طرح
بالیدہ ہے زمین وطن کی نمو میں وہ
مضطر ہے مثل شعلہ ہمارے لہو میں وہ

(عابد علی عابد)

تیرے خیال سے ہے دل شادماں ہمارا

تیرے خیال سے ہے دل شادماں ہمارا
تازہ ہے جاں ہماری' دل ہے جواں ہمارا
تیری ہی ہمتوں سے آزاد ہم ہوئے ہیں
خوشیاں ملی ہیں ہم کو دل شاد ہم ہوئے ہیں
ہم سو رہے تھے تو نے آ کر ہمیں جگایا
پھرتے تھے ہم بھٹکتے رستہ ہمیں دکھایا
تو رہنما ہمارا تو پاسباں ہمارا
تیرے خیال سے ہے دل شادماں ہمارا
تیرے ہی حوصلے سے طاقت ملی ہے ہم کو
تیری ہی آبرو سے عزت ملی ہے ہم کو
چمکا ہے تیرے دم سے قومی نشاں ہمارا
تیرے خیال سے ہے دل شادماں ہمارا

(صوفی تبسم)

منزل مراد پاکستان

منزل مراد
پاکستان
کشور حسین
پاکستان

مرکز یقین
پاکستان
رہبر
ترقی و کمال
پاکستان

نشان عزم
عالی شان
پاکستان
پرچم ستارہ و ہلال
کی آن
پاکستان

ترجمان ماضی
پاکستان

حال کی شان
پاکستان
جان استقبال
پاکستان

قوت عوام
پاکستان
اخوت کی
اذان
پاکستان

پاک سرزمین
پاکستان
سایۂ خدائے
ذوالجلال
ارض پاکستان
زندہ باد پاکستان
پائندہ باد پاکستان

عالم میں انتخاب پاکستان

اسلام کا قلعہ
پاکستان (قائد اعظم)
اسلام کی
تجربہ گاہ
پاکستان (قائداعظم)
انصاف کی
تدبیر
پاکستان
عدل کی
تعبیر
پاکستان
دیانت کی
تصویر
پاکستان
ہر ظلم سے
پناہ

پاکستان
ہر خوف سے
اماں
پاکستان
عزم و یقین کی
داستاں
پاکستان
انسانیت کا
پاسباں
پاکستان
غیرت کا
جہاں
پاکستان
علم وفن کا
چڑھتا سورج
پاکستان

تحقیق کا
بہتا دریا
پاکستان
ہر موسم میں
بہار بے خزاں
پاکستان
سرزمین تاریخ کا گلاب
پاکستان
عالم میں انتخاب
پاکستان
زندہ باد
پاکستان
تابندہ باد
پاکستان

آدمی اور انسان

فرق ہے
آدمی اور انسان میں
آدمی پیدا ہوتا ہے
اور
انسان بنتا ہے
اپنی جدوجہد سے
اپنی کوشش سے
انسان کی پہچان ہے
اخلاقی جرات
Moral Courage
ہر موقع پر
ہر صورت میں
انسان کے دل میں
خودغرضی کا
زہر نہیں ہوتا
انسان حسد کی آگ میں
نہیں جلتا
انسان انصاف کرتا ہے
ہر ایک سے ہر قیمت پر
انسان انسان دوست ہوتا ہے
"خدا دوست' انسان دوست"
انسان اپنے پرائے کا غم کھاتا ہے
انسان مصیبت میں
غیروں کے
کام آتا ہے
انسان گرتوں کو
تھام لیتا ہے
انسان ہوتا ہے
صادق و امین
باعث خیر کثیر
"فرشتہ سے بہتر ہے
انسان بننا
مگر اس میں
لگتی ہے محنت زیادہ"

علم اور معلومات

فرق ہے
معلومات اور
علم میں
Information
اور Knowledge میں
فرق ہے
رٹنے
اور سمجھنے میں
فرق ہے
نمبر حاصل کرنے
اور
علم حاصل کرنے میں
علم حاصل ہوتا ہے
سمجھنے سے
غور کرنے سے
تلاش و جستجو سے
مشاہدہ کرنے سے
تجربہ کرنے سے
اپنے اندر جھانکنے سے
تعلیم کا مقصد ہے
علم حاصل کرنا
ذہن کو روشن کرنا
آدمی سے
انسان بننا
جو سیکھو
اسے سکھاتے چلو
دیئے سے دیئے کو
جلاتے چلو

سعادت، سیادت، عبادت ہے علم

سعادت، سیادت، عبادت ہے علم
حکومت ہے دولت ہے عافیت ہے علم
یہ پوچھو کسی مرد مختار سے
قلم تیز چلتا ہے تلوار سے
نہ پھولوں کی سیجوں سے آتا ہے علم
نہ ورثے میں انسان پاتا ہے علم
تجسس سے کھلتے ہیں فطرت کے باب
جو ذرے میں جھانکو تو ملے آفتاب
اگر راز قدرت کا ہے دل میں چاؤ
تو فطرت کی رگ رگ پہ نشتر چلاؤ
جو قدرت کے ہو راز دانوں میں تم
تو اڑنے لگو آسمانوں میں تم

(خواجہ دل محمد)

علم کی کمی خلوص سے پوری ہو جاتی ہے۔ لیکن خلوص کی کمی کسی چیز سے پوری نہیں ہوتی۔

(رشید احمد صدیقی)

دیئے سے دیئے کو جلاتے چلو

نہیں علم ودانش تجارت کا مال
یہ عرفان کی ہے دولت لازوال
بڑھے علم انسان کا تعلیم سے
کہ یہ دولت دوگنی ہو تقسیم سے
تیرا علم دفن گنج الماس ہے
جہالت سب سے بڑا افلاس ہے
جو سیکھو کسی کو سکھاتے چلو
دیئے سے دیئے کو جلاتے چلو

(خواجہ دل محمد)

اپنے آپ کو جاننا جتنا ضروری ہے، اتنا ہی مشکل بھی۔ البتہ Friends, Family, Colleagues اور Community میں آپ کی جو Image ہے، اس کو جاننا زیادہ مشکل نہیں۔

میں کر سکتا ہوں، میں کروں گا

I CAN I WILL

آدمی پیدا ہوتا ہے
اور انسان بنتا ہے
اپنی جدوجہد سے
اپنی کوشش سے
میں آدمی سے
انسان بنوں گا
I Can I Will

بیج میں
جس طرح
پیڑ چھپا ہوتا ہے
صلاحیتیں اسی طرح
انسان میں
چھپی ہوتی ہیں
میں اپنے اندر کی
صلاحیتوں کو
باہر لاؤں گا
میں آگے بڑھوں گا
I Can I Will

وسائل کی کمی
ذہانت کی کمی
محنت سے
پوری ہو جاتی ہے
لیکن شوق کی کمی
محنت کی کمی
کسی چیز سے
پوری نہیں ہوتی
مجھے جان مارنا آتا ہے
میں محنت کر سکتا ہوں
I Can I Will

اخلاقی جرات
میرے اندر ہے
سچ میں کہہ سکتا ہوں
سچ میں سن سکتا ہوں
انصاف میں کر سکتا ہوں
I Can I Will

وہ دن کتنا اچھا دن ہوتا ہے

وہ دن
کتنا اچھا دن ہوتا ہے
جب میں
اپنے مشاہدہ سے
اپنے تجربے سے
کوئی نئی بات سیکھتا ہوں

وہ دن
کتنا اچھا دن ہوتا ہے
جب میں اپنے ذہن سے
کوئی نئی بات سوچتا ہوں

وہ دن
کتنا اچھا دن ہوتا ہے
جب میں اپنے کسی
کلاس فیلو/ Colleague کی
کامیابی/ترقی پر
خوش ہوتا ہوں
اور دل سے
خوش ہوتا ہوں

وہ دن
کتنا اچھا دن ہوتا ہے
جب میں اپنے کسی
مدمقابل کے ساتھ
انصاف کرتا ہوں

وہ دن
کتنا اچھا دن ہوتا ہے
جب میں مصیبت میں اپنے
کسی حریف کے
کام آتا ہوں

وہ دن
کتنا اچھا دن ہوتا ہے
جب میں کسی اجنبی کے
کے دکھ درد کو
اپنا دکھ درد سمجھتا ہوں

وہ دن
کتنا اچھا دن ہوتا ہے
جب میں
پاکستان کے لیے
کچھ نہ سہی تو
ایک تنکا ہی اٹھا کر
ادھر سے ادھر
رکھ دیتا ہوں

وہ دن
کتنا اچھا دن ہوتا ہے
جب میں
آدمی سے
انسان
بننے کی
پرخار راہ پر
ایک پرعزم قدم
اٹھاتا ہوں
اور
پیچھے مڑ کر
نہیں دیکھتا

جوئے شیر و تیشہ و سنگ گراں ہے زندگی

ہر بچہ اچھا بچہ ہوتا ہے

ہر بچہ
اچھا بچہ ہوتا ہے
پیارا پیارا
آنکھ کا تارا
ہر بچہ
اچھا بچہ
ہوتا ہے

ہر بچہ
اچھا بچہ ہوتا ہے
ہنستا کھیلتا
دوڑتا، بھاگتا
لکھتا پڑھتا

ہر بچہ
اچھا بچہ ہوتا ہے

ہر بچہ
اچھا بچہ ہوتا ہے
صاف ستھرا
سچا
نڈر
اور
ہمدرد
ہر بچہ
اچھا بچہ ہوتا ہے

---

* Exposure سے Awarness آتی ہے، آنکھیں کھلتی ہیں۔

حسد سے دل اگر افسردہ ہے گرم تماشا ہو
کہ چشم تنگ شاید کثرت نظارہ سے وا ہو
(غالب)

* کھڑکی کے سامنے کھڑا ہونا بہتر ہے آئینے کے سامنے کھڑا ہونے سے

(چینی کہاوت)

ہم پاکستانی بچے ہیں

ہم پاکستانی بچے ہیں
اچھے ہیں
دل کے سچے ہیں

ہم پاکستانی بچے ہیں
دل کے سچے
قول کے، پکے ہیں
ہم پاکستانی بچے ہیں

ہم پاکستانی بچے ہیں
قول کے پکے
دھن کے پکے ہیں
ہم پاکستانی بچے ہیں

ترقی کی راہ پر
ہم
دن رات چلتے ہیں
اور دوسروں کو
ساتھ لے کر
چلتے ہیں
اور دوسروں کو ساتھ لے کر
چلتے ہیں
ہم پاکستانی بچے ہیں

ہم پاکستانی بچے ہیں
اندھیرے میں
ہر رستے
ہر راہ پر
دیئے جلاتے رہتے ہیں
دیئے جلاتے رہتے ہیں

ہم پاکستانی بچے ہیں
ہم پاکستانی بچے ہیں
ہم
جس راہ سے
گزریں

خدمت کے
پھول کھلاتے چلتے ہیں
پھول کھلاتے چلتے ہیں

ہم پاکستانی بچے ہیں
اچھے ہیں
سچے ہیں
قول کے
اور دھن کے
قول کے اور دھن کے
پکے ہیں
دھن کے پکے ہیں
ہم پاکستانی بچے ہیں
ہم پاکستانی بچے ہیں

درس زندگی

زندگی
آزمائش بھی ہے
اور انعام بھی
زندگی کی شاہراہ پر
آگے بڑھتے رہو
قدم جما کر
احتیاط سے
نہ بہت تیز
نہ بہت آہستہ
یاد رکھو
اعتدال
کنجی ہے

اچھی صحت کی
آپس کے
خوشگوار
تعلقات کی
اور مسلسل
ترقی کی بھی

آؤ
آگے بڑھیں
آدمی سے انساں بنیں
اور بنیں
باعث
خیر کثیر

آؤ
بڑھیں
نئی بلندیوں
کی
طرف
اور
نئے چاند سورج
پیدا کریں
تاکہ
روشن ہوں
ارض پاکستان
کے
بام و در!

الٰہی ہمیں ایسے انساں عطا کر

الٰہی ہمیں ایسے
انساں عطا کر
دیانت، شرافت،
محبت کے پیکر
صداقت، عزیمت
شجاعت کے پیکر
الٰہی ہمیں ایسے

انسان عطا کر
خود آگاہ
بیباک
بیدار انساں

الٰہی ہمیں ایسے
انسان عطا کر
نہ تن کی محبت

نہ
دھن کی محبت
دلوں میں فقط ہو
وطن کی محبت

الٰہی ہمیں ایسے
انساں عطا کر

عظیم ماں
(Mother's Day Greetings)

اللہ کی رحمت
ماں
جنت کا رستہ
ماں
ہر تکلیف میں
پہلا سہارا
ماں
دکھ سکھ کا
پہلا ساتھی
ماں
ہر خوف سے
اماں
ماں!
آندھیوں میں جائے پناہ
ماں
تپتی دھوپ میں
ٹھنڈی چھاں
ماں!
زندگی کی پہلی روشنی
ماں!
پہلا رول ماڈل
Role Model
ماں!
میری اچھی
ماں
میری عظیم
ماں!
آپ کا شکریہ
آج بھی اور
تا زندگی!

ایک آٹوگراف
(Mother's Blessings)

میرے بچے
تو اپنی لوحِ آئندہ پر
سارے خوبصورت لفظ
لکھنا
سدا سچ بولنا
احسان کرنا
پیار بھی کرنا
مگر
آنکھیں کھلی رکھنا

(پروین شاکر)

آٹوگراف

آگہی
کی جستجو میں
نگری نگری
پھرنا
کیریئر بھی
بنانا
لیکن
میرے بیٹے!
کامیابی کی
کوئی منزل ہو
آزمائش کا
کوئی مقام ہو
کبھی
دل میں
کھوٹ
نہ آنے دینا
کبھی دل میں
کھوٹ نہ آنے دینا

اے ماؤ، بہنو، بیٹیو!

اے ماؤ، بہنو، بیٹیو!
قوموں کی
عزت
تم سے ہے
تاریخ نے خود
لکھ دیا
انساں عبارت

تم سے ہے
اے ماؤ، بہنو، بیٹیو!
دنیا میں سکھ
تم سے ہے
اے ماؤ، بہنو، بیٹیو!
دنیا میں
روشنی

تم سے ہے
اے ماؤ، بہنو، بیٹیو!
گھر کی
خاندان کی
پاکستان کی
مضبوطی
تم سے ہے

تعلیم

ایک بچے کی تعلیم
ایک فرد کی تعلیم
ہوتی ہے لیکن
ایک بچی کی تعلیم

ایک عورت کی تعلیم
ایک ماں کی تعلیم
ایک خاندان کی
تعلیم ہوتی ہے

اچھی مائیں
اچھے بچے
اچھا خاندان
اچھا پاکستان

---

* استاد کی Competence کی کمی (Shortfall) شاگرد Condone کر دیتا ہے۔ لیکن اس میں خلوص کی کمی نالائق سے نالائق شاگرد بھی Condone نہیں کرتا۔
* استاد کی محبت سب سے بڑی اور سب سے اہم Teaching Aid ہے۔ (پستالوزی)

سلطانہ فاؤنڈیشن

صحرا کا
پھول
سلطانہ فاؤنڈیشن

اندھیری
رات کا
جگنو
سلطانہ فاؤنڈیشن

صبح کا
ستارہ
نکلتے
سورج کا
اشارہ
سلطانہ فاؤنڈیشن

اقراء باسم ربک الذی خلق
کی
بازگشت
سلطانہ فاؤنڈیشن

جہالت کے
خلاف
محاذ
سلطانہ فاؤنڈیشن

اصلاح فکر
کا
روشن دریچہ
سلطانہ فاؤنڈیشن

سماجی فلاح
کا سرچشمہ
سلطانہ فاؤنڈیشن

صحت کی
امید
سلطانہ فاؤنڈیشن

معاش کی
تدبیر
سلطانہ فاؤنڈیشن

خوب سے
خوب تر کی
جستجو
سلطانہ فاؤنڈیشن

کیریکٹر بلڈنگ
کا
مرکز
سلطانہ فاؤنڈیشن

پاکستانیت کی
آواز
سلطانہ فاؤنڈیشن

آدمی میں
انسان کی تلاش
سلطانہ فاؤنڈیشن

زندہ باد
سلطانہ فاؤنڈیشن
پائندہ باد پاکستان

شکریہ سلطانہ فاؤنڈیشن

شکریہ
سلطانہ فاؤنڈیشن
من الظلمات الی النور
اندھیرے سے
روشنی میں
لانے
کیلئے

شکریہ
سلطانہ فاؤنڈیشن
ہمیں
اپنے
پیروں پہ
کھڑا
کرنے
کیلئے

شکریہ
سلطانہ فاؤنڈیشن
آدمی سے
انسان
بنانے
کیلئے

شکریہ
سلطانہ فاؤنڈیشن
پاکستانیت
کا
رستہ
دکھانے
کیلئے
شکریہ
سلطانہ فاؤنڈیشن

یہ
سکھانے کیلئے
کہ
جو سیکھو
اسے
سکھاتے چلو
دیئے سے
دیئے کو
جلاتے چلو
جس راہ
سے گزرو
پھول
کھلاتے چلو
شکریہ
سلطانہ فاؤنڈیشن
آج بھی
اور تا زندگی

حصہ دوم

نشان راہ Message Cards

- وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا (Role Description of the Holy Prophet (PBUH)
(5 کلاسیکی نعتوں کا انتخاب)
- اقوال قائداعظمؒ
- انتخاب کلام اقبال
- کتاب کیا ہے؟
- کتاب نما
- روشنی کی تلاش کا سفر
- نشان منزل (طلباء کے لیے)
- نشان منزل (طالبات کے لیے)
- دعائے علم
- میں کر سکتا ہوں میں کروں گا I Can I will
- ہر بچہ جو دنیا میں آتا ہے
- نیا اسکول مبارک ہو
- دعائے صحت
- سالگرہ کی مبارکباد
- داخلہ کی مبارکباد (غیر رسمی تعلیم کی طالبات کیلئے)
- روشنی کے مسافر خدا حافظ ۔

رسول رحمت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا
مرادیں غریبوں کی بر لانے والا
مصیبت میں غیروں کے کام آنے والا
وہ اپنے پرائے کا غم کھانے والا
فقیروں کا ملجا، ضعیفوں کا ماویٰ
یتیموں کا والی غلاموں کا مولیٰ

خطا کار سے درگزر کرنے والا
بداندیش کے دل میں گھر کرنے والا
مفاسد کا زیر و زبر کرنے والا
قبائل کو شیر و شکر کرنے والا
اتر کر حراء سے سوئے قوم آیا
اور اک نسخہ کیمیاء ساتھ لایا

مس خام کو جس نے کندن بنایا
کھرا اور کھوٹا الگ کر دکھایا
عرب جس پہ قرنوں سے تھا جہل چھایا
پلٹ دی بس اک آن میں اس کی کایا
رہا ڈر نہ بیڑے کو موج بلا کا
ادھر سے ادھر پھر گیا رخ ہوا کا

وہ بجلی کا کڑکا تھا یا صوت ہادی
عرب کی زمین جس نے ساری ہلا دی
نئی اک لگن سب کے دل میں لگا دی
بس اک روز میں سوئی بستی جگا دی
پڑا ہر طرف غل پیغام حق سے
کہ گونج اٹھے دشت و جبل نام حق سے
(حالی)

وہ شمع اجالا جس نے کیا

وہ شمع اجالا جس نے کیا
چالیس برس تک غاروں میں
اک روز چمکنے والی تھی
کل دنیا کے درباروں میں
گر ارض و سما کی محفل میں
لولاک کا شور نہ ہو
یہ رنگ نہ ہو گلزاروں میں
یہ نور نہ ہو سیاروں میں

جو فلسفیوں سے کھل نہ سکا اور نکتہ وروں سے حل نہ ہوا
وہ راز اک کملی والے نے بتلا دیا چند اشاروں میں
وہ جنس نہیں ایمان جسے، لے آئیں دکان فلسفہ سے
ڈھونڈے سے ملے گی عاقل کو یہ قرآں کے سپاروں میں
(ظفر علی خان)

لوح بھی تو قلم بھی تو

لوح بھی تو قلم بھی تو، تیرا وجود الکتاب
گنبد آبگینہ رنگ تیرے محیط میں حباب
عالم آب وخاک میں تیرے ظہور سے فروغ
ذرہ ریگ دریا کو دیا تو نے طلوع آفتاب

شوکت سنجر وسلیم، تیرے جلال کی نمود
فقر جنید و بایزید تیرا جمال بے نقاب
شوق ترا اگر نہ ہو میری نماز کا امام
میرا قیام بھی حجاب، میرا سجود بھی حجاب
(اقبال)

سلام

سلام اس پر کہ جس نے بے کسوں کی دستگیری کی
سلام اس پر کہ جس نے بادشاہی میں فقیری کی
سلام اس پر کہ جس نے خوں کے پیاسوں کو قبائیں دیں
سلام اس پہ کہ جس نے گالیاں سن کر دعائیں دیں

سلام اس پر کہ جس کے گھر چاندی تھی نہ سونا تھا
سلام اس پر کہ ٹوٹا بوریا جس کا بچھونا تھا
سلام اس پر کہ جو سچائی کی خاطر دکھ اٹھاتا تھا
سلام اس پر جو بھوکا رہ کے اوروں کو کھلاتا تھا

سلام

سلام اے آمنہ کے لال اے محبوب سبحانی
سلام اے فخر موجودات فخر نوع انسانی
سلام اے ظل رحمانی، سلام اے نور یزدانی
ترا نقش قدم ہے زندگی کی لوح پیشانی

ترے آنے سے رونق آ گئی گلزار ہستی میں
شریک حال قسمت ہو گیا پھر فضل ربانی
تیری صورت، تیری سیرت، تیرا نقشہ، تیرا جلوہ
تبسم، گفتگو، بندہ نوازی، خندہ پیشانی
سلام اے آتش زنجیر باطل توڑنے والے
سلام اے خاک کے ٹوٹے ہوئے دل جوڑنے والے

(حفیظ جالندھری)

قائد اعظمؒ نے فرمایا

- اسلام ایک دین' ایک طرز زندگی ہے۔
- برداشت اور مروت سب کے لئے۔
- پاکستان ایک ذریعہ ہے ایک عظیم مقصد کے حصول کا۔
- پیسہ کا نقصان کوئی ناقابل تلافی نقصان نہیں' حوصلہ ہارنا ہی اصل ہار ہے۔ عزت کا ہاتھ سے جانا بہت بڑی محرومی ہے لیکن جب خودی پہ حرف آیا تو گویا سب کچھ گیا۔
- خیالات پاک صاف' زبان پاک و صاف' عمل پاک وصاف۔
- پاکستان اسی دن وجود میں آگیا تھا جب ہند کے بت کدہ میں پہلا ہندو مسلمان ہوا تھا۔
- قائد اعظم نے طلباء سے کہا:

آپ مستقبل کے معمار قوم ہیں
اپنی شخصیت میں نظم وضبط پیدا کیجئے

- میں آپ کو مصروف عمل ہونے کی تاکید کرتا ہوں

کام' کام اور کام' پرسکون طریقے سے صبروبرداشت کے ساتھ اپنی قوم کی سچی خدمت کرتے جایئے۔

- آپ کا یہ بھی فرض ہے کہ آپ اسلامی تہذیب کو فروغ دیں۔
- آپ کی اولین اور اہم ترین ضرورت ہے' مطالعہ' مطالعہ اور مزید مطالعہ۔ بیداری کی یہی ایک صورت ہے۔
- میں پاکستان کے ہرباشندے' بالخصوص نوجوان طلباء کو یہ بات اچھی طرح سمجھانا چاہتا ہوں کہ وہ خدمت' ہمت اور برداشت کے سچے جذبے کا مظاہرہ کریں۔ بلند کرداری' کی ایسی مثالیں قائم کریں کہ آپ کے ہم عصراور آنے والی نسلیں آپ کی تقلید کریں۔
- قائد اعظم نے تلقین کی۔

ہماری قوم کے لئے تعلیم زندگی اور موت کا مسئلہ ہے' دنیا اتنی تیزی سے آگے بڑھ رہی ہے کہ اگر آپ نے اپنے آپ کو تعلیم یافتہ نہ بنایا تو نہ صرف یہ کہ آپ پیچھے رہ جائیں گے بلکہ خدانخواستہ بالکل ختم ہو جائیں گے۔

- قائد اعظم نے زور دے کر کہا:

پاکستان کی ترقی کا انحصار زیادہ تر طرز تعلیم پر ہے' یعنی ہم کس طرح اپنے بچوں کو پاکستان کا سچا خدمت گار بناتے ہیں۔

- اس امر کی فوری اور اشد ضرورت ہے کہ ہمارے نوجوانوں کو سائنس اور ٹیکنالوجی کے شعبوں میں تعلیم دی جائے کیونکہ اسی سے ہماری مستقبل کی معاشی زندگی کا معیار بلند ہوگا۔
- قائد اعظم نے کہا:

تعلیم کامقصد محض کتابی تعلیم نہیں ہوتا' کردار کے بغیرڈگری کاحصول محض نضیع اوقات ہے۔

کلام اقبال

1- زندگی شمع کی صورت ہو خدایا میری
2- دور دنیا کا مرے دم سے اندھیرا ہو جائے
3- ہر جگہ میرے چمکنے سے اجالا ہو جائے
4- ہو مرا کام غریبوں کی حمایت کرنا
5- میرے اللہ برائی سے بچانا مجھ کو
نیک جو راہ ہو اس رہ پہ چلانا مجھ کو
6- ہیں لوگ وہی جہاں میں اچھے
آتے ہیں جو کام دوسروں کے
7- نہیں ہے چیز نکمی کوئی زمانے میں
8- خنجر ہلال کا ہے قومی نشاں ہمارا
9- توحید کی امانت سینوں میں ہے ہمارے
10- مسلم ہیں ہم وطن ہے سارا جہاں ہمارا
11- باطل سے دبنے والے اے آسماں نہیں ہم
12- عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی
13- فقط ذوق پرواز ہے زندگی
14- چلنے والے نکل گئے ہیں
جو ٹھہرے ذرا کچل گئے ہیں
15- پوشیدہ قرار میں اجل ہے
16- سکوں محال ہے قدرت کے کارخانے میں
ثبات ایک تغیر کو ہے زمانے میں
17- نرم دم گفتگو گرم دم جستجو
18- آئین جواں مرداں، حق گوئی و بیباکی
19- نگاہ مرد مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں
20- جو ہو ذوق یقین پیدا تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں
21- ستاروں سے آگے جہاں اور بھی ہیں
22- یقین افراد کا سرمایہ تعمیر ملت ہے
23- اخوت کا بیاں ہو جا محبت کی زباں ہو جا
24- بے لوث محبت ہو بیباک صداقت ہو
25- تو شاہیں ہے پرواز ہے کام تیرا
26- شاہیں کبھی پرواز سے تھک کر نہیں گرتا
27- تو رہ نورد شوق ہے منزل نہ کر قبول
28- سخت کوشی سے ہے تلخ زندگانی انگبیں
29- رفعت میں مقاصد کو ہمدوش ثریا کر
30- غیرت ہے بڑی چیز جہان تگ و دو میں
31- ہر فرد ہے ملت کے مقدر کا ستارہ
32- صنوبر باغ میں آزاد بھی ہے پابہ گل بھی ہے
33- جس کا عمل ہے بے غرض اس کی جزا کچھ اور ہے
34- کر اپنی رات کو داغ جگر سے نورانی
35- پیوستہ رہ شجر سے امید بہار رکھ
36- فرد قائم ربط ملت سے ہے تنہا کچھ نہیں
37- ذرا نم ہو تو یہ مٹی بہت زرخیز ہے ساقی
38- مزا تو جب ہے گرتوں کو تھام لے ساقی
39- زندہ ہر ایک چیز ہے کوشش ناتمام سے
40- انہی کا کام ہے یہ جن کے حوصلے ہیں زیادہ
41- تو جھکا جب غیر کے آگے نہ تن تیرا نہ من
42- تو اگر میرا نہیں بنتا تو نہ بن اپنا تو بن
43- سبق پھر پڑھ صداقت کا عدالت کا شجاعت کا
44- ہوس نے کر دیا ہے ٹکڑے ٹکڑے نوع انساں کو
45- سالار کارواں ہے میر حجاز اپنا
46- کرگس کا جہاں اور ہے شاہیں کا جہاں اور
47- جہان تازہ کی افکار تازہ سے ہے نمود
48- ڈھونڈنے والوں کو دنیا بھی نئی دیتے ہیں
49- قوم مذہب سے ہے مذہب جو نہیں تم بھی نہیں
50- مجھے ہے حکم اذاں لا الہ الا اللہ

51- یہ دور اپنے براہیم کی تلاش میں ہے
52- وائے ناکامی متاعِ کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساسِ زیاں جاتا رہا
53- وہی جہاں ہے تیرا جس کو تو کرے پیدا
54- جنت تیری پنہاں ہے ترے خون جگر میں
55- اہل دانش عام ہیں کمیاب ہیں اہل نظر
56- اے طائر لاہوتی اس رزق سے موت اچھی
جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی
57- کیا تو نے صحرا نشینوں کو یکتا
58- نگہ بلند' سخن دلنواز' جاں پر سوز
یہی ہے رختِ سفر میر کارواں کے لئے
59- قافلہ حجاز میں ایک حسین بھی نہیں
60- زاغوں کے تصرف میں عقابوں کے نشیمن
61- دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے
62- مرد ناداں پر کلام نرم و نازک بے اثر
63- وطن کی فکر کر ناداں مصیبت آنے والی ہے
64- یوں تو سید بھی ہو مرزا بھی ہو افغان بھی ہو
تم سبھی کچھ ہو بتاؤ تو مسلمان بھی ہو
65- ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کیلئے
نیل کے ساحل سے لے کر تابخاک کاشغر
66- رزم ہو یا بزم ہو' پاک دل و پاکباز

67- یقیں محکم' عمل پیہم' محبت فاتح عالم
جہاد زندگانی میں ہیں یہ مردوں کی شمشیریں
68- ہوس چھپ چھپ کے سینوں میں بنا لیتی ہے تصویریں
69- احساس مروت کو کچل دیتے ہیں آلات
70- کریں گے اہل نظر تازہ بستیاں آباد
71- زوال بندہ مومن کا بے زری سے نہیں
72- ہو تیری خاک کے ہر ذرہ سے تعمیر حرم
73- یہ چمن معمور ہوگا نغمہ توحید سے
74- یہ ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے
ہزار سجدے سے دیتا ہے آدمی کو نجات
75- آئین نو سے ڈرنا طرز کہن پہ اڑنا
76- منزل یہی کٹھن ہے قوموں کی زندگی میں
77- شہادت ہے مطلوب و مقصود مومن
78- ہاتھ ہے اللہ کا بندہ مومن کا ہاتھ
غالب' کار آفریں' کار کشا' کارساز
79- خاکی و نوری نہاد' بندہ مولاصفات
ہر دو جہاں سے غنی اس کا دل بے نیاز
80- اس کی امیدیں قلیل اس کے مقاصد جلیل
اس کی ادا دل فریب اس کی نگہ دل نواز

---

* جس طرح بیج میں پیڑ چھپا ہوتا ہے' اسی طرح انسان میں صلاحیتیں talents چھپی ہوتی ہیں۔ لیکن Unmapped treasure island کی طرح!

کتاب کیا ہے؟

- کتاب علم کا خزانہ ہے۔
- کتاب روشنی کا مینار ہے۔
- کتاب بہترین دوست ہے۔
- کتاب تنہائی کا ساتھی ہے۔
- کچھ کتابیں صرف تصویریں دیکھنے کے لیے' کچھ ورق الٹنے کے لیے کچھ سرسری طور پر پڑھنے کے لیے اور کچھ لفظ بہ لفظ مطالعہ کرنے کے لیے ہوتی ہیں۔
- جو کتاب زیادہ دلچسپ ہو ضروری نہیں کہ وہ زیادہ مفید بھی ہو۔
- جو کتاب ذرا مشکل سے سمجھ میں آئے عموماً وہ زیادہ کام کی ہوتی ہے۔
- ایک اچھی کتاب جہاں کچھ سوالوں کا جواب دیتی ہے تو کچھ سوال ذہن میں چھوڑ بھی جاتی ہے۔
- کتاب وہ بھی اچھی ہوتی ہے جو دماغ کو روشن کرے لیکن سب سے اچھی کتاب وہ ہے جو آدمی کو انسان بنائے۔
- جس طرح انسان اپنے دوستوں سے پہچانا جاتا ہے اسی طرح انسان ان کتابوں سے بھی پہچانا جاتا ہے جو وہ پڑھتا ہے۔
- اچھی کتاب کبھی پرانی نہیں ہوتی۔
- ایک مصنف کی شخصیت کا بہترین حصہ اس کی کتابوں میں ہوتا ہے۔
- ایک مصنف اپنی کتابوں میں زندہ رہتا ہے۔
- بے وقوف ٹھوکر کھا کر سنبھلتا ہے گویا اپنے تجربے سے سیکھتا ہے عقلمند دوسرے کے تجربات یعنی (کتابوں اور استادوں) سے بھی سیکھتا ہے۔
- ایک کتاب ایک آدمی کے لیے کچھ' دوسرے آدمی کے لیے کچھ ہوتی ہے۔
- ہر کتاب سے انسان اپنی عقل اور تجربے کے مطابق سیکھتا ہے۔

- دنیا کو بدلنے میں کتابوں نے اہم کردار ادا کیا ہے۔
- ایک اچھی کتاب کو نوجوانی میں پڑھنا ایسا ہے جیسے چودھویں رات کے چاند کو ایک بند کمرے کے دریچے سے دیکھا جائے۔ اسی کتاب کو ادھیڑ عمر میں پڑھنا ایسا ہے جیسے چودھویں کے چاند کو گھر کے آنگن سے دیکھا جائے اور بڑھاپے میں اسی کتاب کو پڑھنا ایسا ہے جیسے چودھویں کے چاند کو کھلے میدان میں دریا کے کنارے کھڑے ہو کر دیکھا جائے۔ (چینی کہاوت)
- ہر چھپی ہوئی چیز جس کی جلد خوشنما اور کور خوبصورت ہو کتاب نہیں ہوتی۔

○ ○ ○

کتاب نما

سوال علم کیا ہے؟
جواب تجربہ
سوال کتاب کیا ہے؟
جواب لکھا ہوا تجربہ
سوال کیسا تجربہ؟
جواب اہم تجربہ
سوال کس کا؟
جواب کسی عظیم شخصیت کا؟
سوال ہم کتابیں کیوں پڑھتے ہیں؟
جواب تاکہ عظیم شخصیتوں کے عظیم تجربات یا علم سے استفادہ کر سکیں۔
سوال اگر ہم کتابیں نہ پڑھیں تو؟
جواب تو ہم ہزاروں سال میں حاصل کئے ہوئے اس تمام علم سے محروم ہو

جائیں گے جو کتابوں کی شکل میں محفوظ ہے۔

سوال اگر ہم صرف اپنے تجربات سے سیکھنا چاہیں تو؟

جواب تو ساری زندگی گزار کر بھی ہم اتنا علم حاصل نہ کر سکیں گے۔ جتنا پتھر کے زمانہ کے لوگوں کو حاصل تھا۔

سوال علم حاصل کرنے کا سب سے موثر طریقہ کیا ہے؟

جواب زیادہ سے زیادہ پڑھنا۔

سوال کس طرح پڑھنا؟

جواب سوچ سمجھ کر۔

سوال کیا صرف نصابی کتابیں پڑھنا کافی ہے؟

جواب ہرگز نہیں۔

سوال کیوں؟

جواب چونکہ نصابی کتابوں میں کسی مضمون کی بنیادی باتوں کا بہت مختصر تعارف ہوتا ہے۔ تفصیل نصابی کتابوں سے باہر بے شمار کتابوں میں بکھری ہوئی ہوتی ہے۔

سوال کون زیادہ سیکھتا ہے؟

جواب جو نصاب سے باہر زیادہ سے زیادہ پڑھتا اور سوچتا ہے۔

سوال کتابیں کتنی قسم کی ہوتی ہیں؟

جواب کتابیں تین قسم کی ہوتی ہیں۔

سوال کون کون سی؟

جواب اخلاقی، علمی اور تفریحی

سوال ہم کیا پڑھیں؟

جواب تینوں قسموں کی کلاسیکی کتابیں اپنے اپنے وقت پر۔

سوال کلاسیکی سے کیا مراد ہے؟

جواب معیاری، اعلیٰ درجے کی، ہر موضوع پر معیاری یا کلاسیکی کتابیں پڑھنی چاہئیں۔

سوال اردو کی چند معیاری کتابوں کے نام؟

جواب کس موضوع پر۔

سوال مذہب پر؟

جواب سیرت النبیؐ الفاروق، روشنی

سوال تاریخ پر؟

جواب تاریخ اسلام، دنیا کی کہانی، کمپنی کی حکومت، قصص ہند۔

سوال سوانح حیات یا بائیو گرافی؟

جواب جہان دانش، شہاب نامہ۔

سوال پاکستانیت پر؟

جواب جدوجہد آزادی، پاکستان کی نظریاتی بنیادیں، معمار قوم محمد علی جناح

سوال داستان، ناول، افسانہ؟

جواب طلسم ہوش ربا (انتخاب) فسانہ آزاد (انتخاب) باغ و بہار توبتہ النصوح فردوس بریں، زاد راہ، معظم علی اور تلوار ٹوٹ گئی۔

سوال ادب پر؟

جواب مضامین سرسید، خطوط غالب، سیپارہ دل، گنجہائے گراں مایہ زندگی از فضل حق، درس زندگی (از پطرس) اردو کا انشائی ادب (از وحید قریشی) آواز دوست۔

سوال شاعری؟

جواب مسدس حالی، شاہنامہ اسلام، بانگ درا، ضرب کلیم، بال جبریل۔

○ ○ ○

روشنی کی تلاش کا سفر

مبارک ہو
روشنی کی تلاش کا
یہ سفر
روشن تر
زندگی کی طرف

یہ
پر عزم قدم
مبارک ہو
جتنی بھی روشنی ہے
ستاروں سے
چھین لو
نئی منزلیں
نئی آزمائشیں
اور
نئے انعامات
جوئے شیر و تیشہ و
سنگ گراں ہے زندگی

لیس للانسان الاما سعٰی (القرآن)
انسان کو وہی کچھ ملتا ہے
جس کیلئے وہ سعی کرتا ہے
سعی، کوشش ہی
سب کچھ ہے
زندہ ہر ایک چیز ہے
کوشش نا تمام سے

ڈسپلن طاقت ہے
Discipline is Power
ڈسپلن ترقی ہے
Discipline is progress

ڈسپلن آزادی ہے
Discipline is freedom

قائد اعظم نے کہا
کام، کام
اور کام
عمل، عمل
بامقصد عمل
Intelligent action

ہی
سب کچھ ہے
عمل سے زندگی بنتی ہے
جنت بھی جہنم بھی

بیج میں جس طرح
پیڑ چھپا ہوتا ہے
صلاحیتیں Talents
اسی طرح
انسان میں
چھپی ہوتی ہیں
آؤ
تلاش کریں
اپنی صلاحیتوں کو
اپنے اندر کے
امکانات کو
اپنے Potential کو
اور
build up کریں
اپنی شخصیت کو
رسول اللہؐ نے فرمایا

علم
میرا ہتھیار ہے
قائد اعظم کا قول ہے
اصل سرمایہ Capital
علم ہے
اصل طاقت power
علم ہے
اقبال نے کہا
علم حاصل کرو
اور علم پیدا بھی کرو
Collect knowledge as well as create knowledge
رسول اللہؐ نے فرمایا
"علم خزانہ ہے
اور سوال اس کی کنجی"
جو زیادہ
پوچھتا ہے
وہ زیادہ
سیکھتا ہے
جو زیادہ
سوچتا ہے
وہ زیادہ
سمجھتا ہے
جو زیادہ
سمجھتا ہے
وہ زیادہ
ترقی کرتا ہے
سمجھنا Thoughtful learning
ہی سب کچھ ہے
کیا تو نے صحرا نشینوں کو یکتا
خبر میں، نظر میں اذان سحر میں

سونے کے ذرات
جس طرح
مٹی کے ذرات
سے
زیادہ قیمتی
ہوتے ہیں
مشکل کام
اسی طرح
آسان کام سے
زیادہ
قیمتی ہوتا ہے
اس لئے
مشکل کام پہ
ہاتھ ڈالنا
اچھا ہوتا ہے
کہ جن سختیوں کو
اٹھانا ہے مشکل
وہی ہیں کچھ اے دل
اٹھانے کے قابل

آؤ
آگے بڑھیں
بہتر زندگی
خوب تر زندگی
کی جستجو میں
آگے بڑھیں
اور
دوسروں کو
ساتھ لے کر
چلیں
کہ صرف
اپنے لئے جینا
بھی
کوئی جینا ہے
دیئے سے دیئے کو
جلاتے چلو
جس راہ سے گزرو
پھول کھلاتے چلو

زندگی
آزمائش بھی ہے
اور انعام بھی
زندگی
اپنے عظیم انعامات
دھن کے پکے
اور
ارادہ کے مضبوط
ان باہمت
اور باحوصلہ
انسانوں کو
پیش کرتی ہے
جو
راستہ خواہ
صاف ہو یا پتھریلا
رکتے نہیں
تھک کر
بیٹھتے نہیں
تندی باد مخالف سے
گھبراتے نہیں
کہ
شاہین کبھی پرواز سے
تھک کر نہیں گرتا
روشنی کی تلاش کے
تازہ دم مسافر
روشنی کی
تلاش میں
خوب سے خوب تر کی جستجو میں
آگے بڑھو
اور
آگے ہی بڑھتے جاؤ
تو رہ نورد شوق ہے
منزل نہ کر قبول

نشان منزل

(طلباء کیلئے)

مجھے
علم چاہیئے
مجھے
روشنی چاہئے
میں
آدمی سے انسان
بنوں گا

بیج میں
جس طرح
پیڑ چھپا ہوتا ہے
ترقی
اسی طرح
انسان میں
چھپی ہوتی ہے
میں آدمی سے
انسان بنوں گا
میں ترقی
کروں گا
I Can I Will.

میں
آگے بڑھوں گا
اور
دوسروں کو
ساتھ لے کر
آگے بڑھوں گا
انشاء اللہ!

قائد اعظم نے فرمایا
کام، کام اور کام
محنت، محنت اور محنت
کام مجھے
اچھا لگتا ہے
محنت
میں
کر سکتا ہوں
I Can I Will

ڈسپلن
طاقت ہے
ڈسپلن
ترقی ہے
ڈسپلن
کامیابی ہے
ڈسپلن
میرے اندر ہے
نظم وضبط کی
زندگی
مجھے اچھی لگتی ہے

ہر صبح
میرے لئے
ایک نیا پیام
لاتی ہے
ہر روز

میں
کوئی نہ کوئی
نئی بات
سیکھتا ہوں
کوئی
نئی بات
سوچتا ہوں
کوئی نیا
اچھا کام
کرتا ہوں

جو زیادہ
پوچھتا ہے
وہ زیادہ
سیکھتا ہے
جو زیادہ سوچتا ہے
وہ زیادہ
سمجھتا ہے

جو زیادہ سمجھتا ہے
وہ زیادہ
ترقی کرتا ہے
سمجھنا ہی
سب کچھ ہے!

وقت
دولت ہے

وقت
ترقی ہے
وقت
کامیابی ہے
اپنے وقت کو
میں
ضائع نہیں کرتا
ایک لمحہ
بھی نہیں

جو وقت ضائع کرتا ہے
وقت اسے
ضائع کر دیتا ہے

عمل سے
زندگی
بنتی ہے
جنت بھی جہنم بھی!

ترقی
محنت سے ہے

عزت
کردار سے
اور عظمت
خدمت میں
ہے

اقبال نے فرمایا
ہیں لوگ وہی جہاں میں اچھے
آتے ہیں جو کام دوسروں کے

دوسروں کے کام آنا
مجھے
اچھا لگتا ہے
میں
کسی سے
الجھتا نہیں

برداشت کرنا
اچھا ہوتا ہے
بگڑی بات

درگزر سے
بن جاتی ہے
انصاف
انسان کی پہچان ہے
ہر جگہ
ہر ایک سے
میں
انصاف
کرتا ہوں
I can I will

اچھا انسان
اچھا مسلمان
اچھا پاکستانی
بننے کی
میں
مسلسل
جدوجہد
کرتا رہتا ہوں

---

* فرد ہو یا معاشرہ، تبدیلی اندر سے آتی ہے۔
* انسان وہی کچھ ہوتا ہے، جو وہ دل کی گہرائیوں میں سوچتا ہے۔

نشان منزل
(طالبات کیلئے)

مجھے علم چاہیے
مجھے
روشنی چاہیے
مجھے
اپنی زندگی کو
بنانا ہے

پڑھنے کی عادت
سب سے اچھی
عادت ہے
میں
ہر روز
کچھ نہ کچھ
پڑھتی ہوں
جس سے
مجھے
روشنی ملے

اچھی زندگی
نام ہے
اچھی
عادتوں کا
میرے لئے
ہر صبح
ایک نیا پیام
لاتی ہے
میں
ہر روز
کوئی
نئی چیز

سیکھتی ہوں
کوئی
نئی بات
سوچتی ہوں

کوئی
نیا
اچھا کام
کرتی ہوں
اور
کوئی نئی خوبی
کسی نہ کسی
میں
تلاش
کرتی ہوں

ہر بچہ
اچھا بچہ ہوتا ہے
ہر انسان
اچھا انسان
ہوتا ہے
ہر انسان
ترقی
کر سکتا ہے
بیج میں
جس طرح
پیڑ
چھپا ہوتا ہے
ترقی
اسی طرح

ہر انسان میں
چھپی ہوتی ہے
میں بھی
ترقی
کر سکتی ہوں
اور
کروں گی
انشاء اللہ
I Can I Will

بہت فرق ہے
آدمی اور
انسان میں
آدمی
پیدا ہوتا ہے
اور
انسان بنتا ہے
اپنی محنت سے
اپنی کوشش سے
میں
مسلسل کوشش
کرتی رہتی ہوں
آدمی سے
انسان
بننے کی!

انسان کی
پہچان
انصاف ہے
وہ انسان

عظیم انسان
ہوتا ہے
جو
احسان کر سکے
اور
ایثار
انسان کو
عظیم تر
بناتا ہے

میں ہمیشہ
انصاف
کرتی ہوں
احسان کرنا
مجھے
اچھا لگتا ہے
اور
مجھے
ایثار کر کے
خوشی ہوتی ہے
کتنی بڑی
بات ہے
ایثار کرنا!

جو وقت
ضائع کرتا ہے
وقت اسے
ضائع کر دیتا ہے
میں چھوٹی چھوٹی
باتوں میں

اپنا وقت
ضائع
نہیں کرتی
میں
کسی سے
الجھتی نہیں
مجھے
اپنے آپ کو
آگے
بڑھانا ہے
اپنے گھر کو
بنانا ہے
اور
اپنے ماحول کو
بہتر بنانا ہے
میری نظر
بلندیوں پر
رہتی ہے!

رسول اللہؐ نے فرمایا
سب سے اچھا
انسان
وہ ہے
جس کا اخلاق
سب سے اچھا ہے
اچھے اخلاق کی
ابتداء
برداشت سے ہوتی ہے
میرے اندر
برداشت کا مادہ ہے

میں
صبر سے
کام لیتی ہوں
میں
درگزر
کر سکتی ہوں
درگزر کرنا
اچھا ہوتا ہے
صبر میں
بڑی طاقت ہے
Patience Wino

پاکستان کو
مضبوط
بنانا بھی
میری ایک
زمہ داری
ایک Obligation
ہے

اپنے آپ کو
اپنے گھر کو
اپنے ماحول کو
مضبوط بنانا

دراصل
پاکستان کو
مضبوط
بنانا ہے
I Can I Will

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دعا

قرآن حکیم میں
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
اقرا باسم ربك
پڑھو اللہ کے نام کے ساتھ
ہم سب
دعا کرتے ہیں
ہم یہاں
جو کچھ پڑھیں
پڑھیں
اللہ کے نام کے ساتھ
اور
پڑھیں
صرف اللہ کے لئے
رسول اللہؐ نے دعا کی
رب زدنی علما
اے رب، ہمارے علم میں
اضافہ فرما
ہماری دعا بھی یہی ہے
رب زدنی علما
اے رب، ہمارے علم میں
اضافہ فرما
رسول اللہؐ نے دعا کی
اللھم انی اسئلک علمانا فعا
اے اللہ، میں تجھ سے علم نافع
کا طلب گار ہوں
صبح وشام
ہماری دعا بھی یہی ہے
اے اللہ

ہمیں علم نافع عطا فرما
رسول کریمؐ نے فرمایا
علم خیر کثیر ہے
ہر دم ہر لمحہ
ہماری دعا ہے
بار الٰہ
ہمیں وہ علم عطا فرما
جو
باعث خیر کثیر ہو
قرآن حکیم میں
اللہ جل شانہ،
اپنے بندوں سے پوچھتا ہے
افلا تعقلون
تم عقل سے کام
کیوں نہیں لیتے
ہماری دعا ہے
یہ جگہ وہ جگہ ہو
یہ سکول وہ سکول ہو
جہاں ہم
عقل سے کام لینا سیکھیں
قرآن حکیم میں
اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے
افلا تعقلون
تم لوگ
غور وفکر کیوں نہیں کرتے
ہماری دعا ہے
یہ جگہ وہ جگہ ہو
یہ سکول وہ سکول ہو
جہاں ہم غور وفکر کرنا

سیکھیں
قرآن حکیم میں
عزیز الحکیم
رب المشرقین و المغربین
پوچھتا ہے
افلا یتدبرون
تم لوگ تدبر کیوں نہیں کرتے
ہماری دعا ہے
یہ جگہ وہ جگہ ہو
جہاں ہم
تدبیر کرنا
تحقیق کرنا
Research کرنا
سیکھیں
حدیث قدسی ہے
العلم نور
علم روشنی ہے
ہماری دعا ہے
یہ جگہ وہ جگہ ہو
یہ سکول وہ سکول ہو
جہاں سے
ہمیں روشنی ملے
سارے پاکستان کو
روشنی ملے
اور
ملے روشنی
دنیا جہاں کو
آمین
ثم آمین!

جس چیز کو میں
خود حاصل نہ کروں
اس پر مجھے
فخر نہیں ہوتا
میں ہر کامیابی
اپنے زور بازو سے
حاصل کرتا ہوں
I Can I Will

غیرت ہے بڑی چیز
جہان تگ و دو میں

میرے اندر
اخلاقی جرات
ہے
میں سچ سن سکتا ہوں
میں سچ کہہ سکتا ہوں
میں انصاف کر سکتا ہوں
I Can I Will

جو کام ضروری ہو
خواہ وہ خوشگوار ہو یا
ناخوشگوار
میں اسے کرکے چھوڑتا ہوں
کوئی قوت
ارادہ کی قوت سے زیادہ
طاقتور نہیں ہوتی
کوئی چوٹی
انسان کی

ہمت سے زیادہ
اونچی نہیں ہوتی
جو ارادہ میں کر لوں
خواہ وہ
مشکل ہو یا آسان
میں اسے بروئے کار لا کر
دم لیتا ہوں
I Can I Will

شاہیں
کبھی پرواز سے
تھک کر نہیں گرتا

ماحول کا اثر اپنی جگہ
لیکن میں کسی
ماحول کے
اثرات کو
اپنی ترجیحات پر
غالب
نہیں آنے دیتا
میں اپنے ماحول سے لڑ سکتا ہوں
I Can I Will
کرگس کا جہاں اور ہے
شاہیں کا جہاں اور

ہار جیت
زندگی کے ساتھ ہے
لیکن
ہارنا اور بات ہے اور

ہار ماننا اور
ہار ہو یا جیت
میں
کوشش کرتا رہتا ہوں
جہد مسلسل ہی
سب کچھ ہے
چلا جاتا ہوں ہنستا کھیلتا موج حوادث سے
اگر آسانیاں ہوں زندگی دشوار ہو جائے

انسان کی پہچان
دردمندی ہے
میں بھی
درد مند ہوں
خدا دوست
انسان دوست
ہوتا ہے
میں بھی
انسان دوست ہوں
میں کسی کو
غیر نہیں سمجھتا

پاکستان میرا ہے
میں پاکستان کا ہوں
میں پاکستان کے لئے
ہر قربانی
دے سکتا ہوں
I Can I Will
شاد باد منزل مراد
مرکز یقین شاد باد

میں کروں گا، میں کر سکتا ہوں

I CAN I WILL

بسکہ دشوار ہے ہر کام کا آساں ہونا
آدمی کو بھی میسر نہیں انساں ہونا
آدمی پیدا ہوتا ہے
اور انسان بنتا ہے
اپنی جدوجہد سے
میں آدمی سے
انسان بنوں گا
I Can I Will

بیج میں
جس طرح
پیڑ چھپا ہوتا ہے
صلاحیت
اسی طرح
انسان میں
چھپی ہوتی ہے
میں اپنے اندر کی
صلاحیتوں کو
باہر لاؤں گا
میں آگے بڑھوں گا
I Can I Will

بڑی بات ہے
بلندیوں کو سر کرنا
لیکن بلندیوں کو
سر کرنا
آسان نہیں ہوتا
میں پتھروں پہ
چل سکتا ہوں
میں چوٹی پر چڑھنے کی

سختیاں
برداشت کر سکتا ہوں
I Can I Will

سخت کوشی سے ہے
تلخ زندگانی انگبیں

سونے کے ذرات
جس طرح
مٹی کے
ذرات سے
زیادہ قیمتی ہوتے ہیں
مشکل کام
اسی طرح
آسان کام سے
زیادہ قیمتی ہوتا ہے

میری نظر
مستقبل پر
رہتی ہے
میں
مشکل کام پہ
ہاتھ ڈالتا ہوں
I Can I Will

کہ جن سختیوں کو اٹھانا ہے مشکل
وہی ہیں کچھ اے دل اٹھانے کے قابل

دنیا میں نہ کم ہمت کی کوئی جگہ ہے
اور نہ
بزدل کی
تندئ باد مخالف سے

میں
گھبراتا نہیں
آندھیوں میں چراغ
میں جلا سکتا ہوں
I Can I Will
جی خوش ہوا ہے
راہ کو پر خار دیکھ کر
مشکل لمحوں میں ہی
انسان کے
جوہر کھلتے ہیں
آزمائش کے وقت ہی
چھپی ہوئی صلاحیتیں
بروئے کار
آتی ہیں
سونا تپ کر
کندن بنتا ہے
آزمائشوں کا
میں
مقابلہ کر سکتا ہوں
I Can I Will
جوئے شیر و تیشہ و
سنگ گراں ہے زندگی
مانگنے کو میں اپنی
توہین سمجھتا ہوں
احسان اٹھانا
میرے لئے
ذلت اٹھانے سے
کم نہیں

ہر بچہ جو دنیا میں آتا ہے

ہر بچہ جو
دنیا میں آتا ہے
وہ ایسا
چراغ ہے
جس سے ہزار چراغ
جلنا
ہوتے ہیں
ہر بچہ
جو دنیا میں آتا ہے
وہ چاند رات کا
وہ باریک
چاند ہے
جسے چودھویں کا چاند
بننا ہوتا ہے

ہر بچہ جو
دنیا میں
آنکھ کھولتا ہے
وہ
گلاب کی
وہ تازہ
قلم ہے
جس میں
ہزار گلاب
چھپے ہوتے ہیں

ہر بچہ
جو
خدا کی
خدائی میں
آنکھ کھولتا ہے
سب سے پہلے
وہ
ایک
قابل احترام ہستی
انسان
ہوتا ہے
احسن التقویم
ہر بچہ
جو پیدا ہوتا ہے
وہ
اپنے ساتھ
ایسا بیش قیمت
خفیہ خزانہ
لے کر آتا ہے
جسے
کوئی اور
نہ
دریافت کر سکتا ہے
اور نہ استعمال کر سکتا ہے

ہر بچہ
جو
دنیا میں آتا ہے
کسی میں
ایک قدیر خاں
کسی میں
ایک اقبال
اور
کسی میں
ایک محمد علی جناح
خوابیدہ
ہوتا ہے

نیا سکول مبارک ہو

مبارک ہو
تمہیں اپنا
نیا اسکول
مبارک ہو

مبارک ہو
ایک نیا گھر
ایک بڑا گھر
ایک نیا خاندان
ایک بڑا خاندان
یہاں سب
اپنے
یہ بھی اور وہ بھی
یہاں کوئی
اجنبی نہیں
کوئی
غیر نہیں

مبارک ہو
تمہیں اپنا
نیا اسکول
نئے دوست
باوقار اور

قابل اعتماد
نئے ساتھی
سچے دلیر
اور ہمدرد!

مبارک ہو
تمہیں
اپنا نیا اسکول
جہاں
روشنی ہے
علم کی
افق تا افق
اور
چھاؤں
شفقت کی
ہر سو
ہر طرف

مبارک ہو تمہیں
روشنی کی تلاش کا
یہ سفر
نئی منزلیں
نئے راستے

نئی آزمائشیں
اور
نئے انعامات

تم آئے تو
یہاں
ایک نیا چراغ جلا
ایک نیا پھول کھلا
ایک اور اچھے
طالب علم
اچھے انسان کا
اضافہ ہوا
کتنی خوشی کی بات ہے
کتنے فخر کی بات ہے
آج سے
اسکول کی پہچان
تم ہو
آج سے اسکول کی
عزت
تم سے ہے
اور تمہارے نام سے بلند تر ہو گا
اس اسکول کا نام
پاکستان کا نام
انشاء اللہ!

دعائے خیر دعائے صحت

عزیزم ——
تمہاری طبیعت خراب
ہے کئی دن سے
اللہ خیر کرے
کوئی بات نہیں
یہ زندگی ہے
کبھی دھوپ
کبھی چھاؤں
یہ سلسلہ تو
چلتا ہی رہتا ہے
میرے بچے!
اداس نہ ہونا
پریشان نہ ہونا
دل تھوڑا نہ کرنا
اللہ کرم کرے گا
یہ چند دنوں کی بات ہے
پھر تم
کھل اٹھو گے
بہار کے
پھولوں کی طرح
جلد بہت جلد
انشاء اللہ

تمہاری ٹیچرز
تمہارے دوست
تمہارے ساتھی
تمہیں
یاد کرتے ہیں
اور
کرتے ہیں
دعا بھی
تمہاری صحت کیلئے
تمہاری خوشی کیلئے
تمہاری ترقی کیلئے
اور
اس دن کیلئے
جب تم
چمکو گے
چاند سورج بن کر
پاکستان کے
افق پر
انشاء اللہ!

میرے بچے
یاد رکھو
اعتدال
احتیاط

ڈسپلن
کنجی ہے
اچھی صحت کی
دیرپا خوشی کی
اور
مسلسل ترقی کی بھی
میری جان!
اداس نہ ہونا
دل تھوڑا نہ کرنا
جلد بہت جلد
تم کھل اٹھو گے
بہار کے سرخ گلابوں کی طرح
انشاء اللہ

ہماری دعائیں
تمہارے ساتھ ہیں
آج بھی
اور کل بھی
تم خوش رہو
روشن رہو
آج بھی
اور
کل بھی

سالگرہ مبارک

عزیزم ----------
سالگرہ مبارک ہو
خوشی کا
یہ روشن دن
مبارک ہو
خوشی اندر سے
پھوٹتی ہے
اور
بانٹنے سے
بڑھتی ہے
ہماری دعا ہے
تم سدا
خوش رہو
اور
خوش رکھو
دوسروں کو
بھی
خود
خوش رہنا
اور
دوسروں کو بھی
خوشی دیتے رہنا
کتنی بڑی بات ہے

ہماری دعا ہے
تمہاری زندگی ہو
شمع کی صورت
ہر جگہ
تمہارے چمکنے سے
اجالا ہو جائے
اور
جس راہ سے
تم گزرو
پھول
کھلاتے جاؤ
اجالا کرنے کی
پھول
کھلاتے رہنے کی
زندگی
کتنی عظیم
زندگی ہوتی ہے
خدا کرے
اس سال کی
ہر صبح تم
کوئی نئی بات سوچو
کوئی نیا تجربہ کرو

روشنی کی تلاش میں
کوئی نیا قدم
اٹھاؤ
روشنی کی
تلاش کا سفر
خوب سے خوب تر
کی جستجو
اپنے اندر
جھانکنے کی
کوشش
اخلاقی جرات
کا حوصلہ
آدمی سے انسان
بننے کی
جدوجہد
خدا کا
کتنا بڑا انعام ہے
عزیزم سالگرہ
مبارک ہو
خوشی کا
یہ روشن
دن مبارک ہو

داخلہ کی مبارکباد

عزیز بیٹی!
______ کورس میں
داخلہ
مبارک ہو
بہتر زندگی کی طرف
روشن تر
زندگی کی طرف
یہ نیا قدم
مبارک ہو

لمبے سے لمبے سفر
کی ابتداء
پہلے قدم سے ہوتی ہے

تم نے
صحیح سمت میں
بر وقت
صحیح قدم
اٹھایا ہے

روشنی کی تلاش کا
یہ سفر
اپنے ہاتھوں سے ہنر
سیکھنے کی
یہ کوشش
مبارک ہو

یہ اجالا
یہ روشنی
اللہ کی
رحمت ہے
اس سے
روشن ہو گا
تمہارا ذہن
تمہارا گھر
اور
تمہارے دم قدم سے
یہ روشنی
پھیلے گی
دور دور

ہنر عزت ہے
ہنر دولت ہے
ایک عورت کا
بہترین زیور
وہ ہنر ہے
جو وہ
اپنے ہاتھوں سے
سیکھے

میری بیٹی!
تم نے
صحیح سمت میں
بر وقت
صحیح قدم اٹھایا ہے
دیکھو!
یہ چراغ
بجھنے نہ دینا
تیز ہواؤں میں
اسے
جلائے رکھنا

روشنی کی تلاش میں
خوب تر زندگی
کی
جستجو میں
قدم جما کر
آگے ہی
بڑھتی رہنا
اور
تندی باد مخالف سے
کبھی
نہ گھبرانا

بہتر زندگی کی
طرف
روشن تر
زندگی
کی طرف
یہ نیا
قدم
مبارک ہو
مبارک ہو

روشنی کے مسافر خدا حافظ

اس اسکول کے
ایک اچھے طالب علم
ایک اچھے انسان
خدا حافظ

تم جہاں بھی جاؤ
تم ہمارے
سفیر ہو
قابل قدر
اور
قابل فخر!
تم آئندہ
جس اسکول میں بھی
پڑھو
تم اس اسکول کی
تعلیم
یہاں کی تربیت
یہاں کے ماحول
یہاں کے کلچر
کی
پہچان ہو گے
ہمارا نام

تمہارے کام سے ہے
ہماری عزت
تمہاری آبرو سے ہے

ہماری دعا ہے
تم
جہاں بھی رہو
خوش رہو
اور خوش رکھو
دوسروں کو بھی
تمہاری اگلی منزل
جہاں بھی ہو
خدا کرے
روشن تر ہو

ہماری دعا ہے
تمہارا اگلا قدم
تیز تر ہو
تم
آگے بڑھو اور
بڑھتے ہی جاؤ
دیکھو!

جس کو آگے بڑھنا ہو
وہ پیچھے مڑ کے نہیں دیکھتا
جس کو دور جانا ہو
وہ اپنے وقت کا
اپنی انرجی کا
حساب رکھتا ہے
اور اپنی ترجیحات پر نظر رکھتا ہے
جس کو بلندیوں کو سر کرنا ہو
وہ تھک کر نہیں بیٹھتا
شاہیں کبھی پرواز سے تھک کر نہیں گرتا

زندگی نام ہے
دھوپ کا
چھاؤں کا
دھوپ ہو یا چھاؤں
روشنی کی تلاش کا سفر
آدمی سے انسان بننے کی جدوجہد
جاری رکھنا
خدا حافظ
اے روشنی کے مسافر
خدا حافظ!
توره نورد شوق ہے منزل نہ کر قبول

تیسرا حصہ

روشن راہیں (Brochures)

- 127 احادیث مبارکہ کا ایک انتخاب
  (علم کے حوالے سے)
- آج کا سوال In Search of Knowledge
- روشنی کی تلاش Exercises in Understanding
- روشنی اے روشنی Excersises in Creative Thinking
- درس زندگی In Search of Wisdom
- دانائی کی تلاش In Search of In-right
- اقبال کا پیغام نوجوانوں کے نام The Core Message of Iqbal
- نئے طلباء کے نام ایک خط For Academic Orientation
- اس صورت میں آپ کیا کریں گے Handling Minor Emergencies

اسلام بحیثیت دین قرآن میں ہے اور بحیثیت تمدن رسول اللہؐ کی ذات گرامی میں

(اقبال - خطبات مدراس)

127 احادیث مبارکہ کا ایک انتخاب

(بیشتر علم کے حوالے سے)

اسلامی تمدن کی تلاش میں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

علم

-1 علم نور ہے

-2 علم خیر کثیر ہے

-3 علم صدقہ ہے

-4 علم میری میراث ہے

-5 علم کی تلاش جہاد ہے

-6 علم میرا ہتھیار ہے

-7 علم حاصل کرنا عبادت ہے

-8 علم دین کا ستون ہے

-9 علم مومن کی گمشدہ دولت ہے

-10 علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے

-11 علم حاصل کرو خواہ تمہیں چین ہی جانا پڑے

علم اور سوال

-12 علم خزانہ ہے اور سوال اس کی کنجی

-13 لاعلمی کی دوا سوال ہے

-14 اچھا سوال نصف جواب ہے

-15 مسلمانو! جاننے والوں سے سوال کیا کرو

-16 جو تم نہیں جانتے اس کے بارے میں بار بار پوچھو اس میں اس کا فائدہ ہے' جو پوچھتا ہے اس کا فائدہ ہے جو جواب دیتا ہے' اس کا بھی فائدہ ہے جو سنتا ہے

غور و فکر

-17 مسلمانو ہر چیز میں غور فکر کیا کرو۔

-18 گھڑی بھر غور و فکر کرنا برسوں کی عبادت سے بہتر ہے۔

-19 مسلمانو' مخلوق خدا پر گہری نظر ڈالو۔

-20 مسلمانو' خدا کی نعمتوں پر غور کیا کرو۔

علم و عقل

-21 خدا نے جسے عقل دی وہ کامیاب رہا

-22 ثواب و عذاب کا دارومدار عقل پر ہے

-23 اے علی! جب لوگ نیکیوں سے خدا کا تقرب حاصل کرنا چاہیں تو تم عقل کے ذریعے اس کا تقرب حاصل کرو

علم اور عالم

-24 عالموں کے پاس بیٹھنا عبادت ہے

-25 مسلمانو! عالموں کی تعظیم کرو

-26 جو علم سکھاتا ہے اور جو علم سیکھتا ہے دونوں اس کار خیر میں برابر کے شریک ہیں

-27 اعلیٰ ترین صدقہ یہ ہے کہ ایک مسلمان علم سیکھے اور دوسرے مسلمان کو سکھائے

-28 وہ شخص قابل رشک ہے جسے اللہ نے علم عطا فرمایا اور وہ لوگوں کو علم سکھاتا ہے

-29 جس علم سے کسی کو فائدہ نہ پہنچے وہ مثل اس خزانے کے ہے جس سے کچھ خرچ نہ کیا جائے اور اس سے کسی کو فائدہ نہ پہنچے

-30 جو شخص کسی علم میں اس لئے تحقیق کرے کہ اس سے آئندہ نسلوں کو فائدہ پہنچے گا تو اس کو خدا ریت کے ذروں کے برابر ثواب عطا کرے گا

-31 قیامت کے دن سب سے زیادہ عذاب میں وہ عالم ہو گا جس کے علم سے دنیا کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا

مسلمان

32- مسلمان کی مثال شہد کی مکھی کی سی ہے
33- مسلمان ایک دوسرے کیلئے مثل ایک جسم کے ہیں
34- مومن وہ ہے جو اپنے مسلمان بھائی کے لئے وہی چاہے جو وہ اپنے لئے چاہتا ہے
35- مسلمان وہ ہے جس کی زبان سے اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں
36- مومن مومن کا آئینہ ہے
37- مسلمان ایک سوراخ سے دوبار نہیں ڈسا جاتا
38- مسلمان مسلمان پر ظلم کرتا ہے نہ اسے بے یارومددگار چھوڑتا ہے
39- جو کسی مسلمان کا پردہ رکھے گا حق تعالیٰ اس کا پردہ رکھے گا

نیت اور اعمال

40- اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے
41- مومن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہوتی ہے
42- اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور اموال کو نہیں دیکھتا بلکہ تمہارے دلوں اور اعمال کو دیکھتا ہے
43- بے شک وہ نقصان میں رہا جس کا آج (گزرے ہوئے) کل سے بہتر نہیں

کردار

44- ہمیشہ سچ بولو۔ سچ میں برکت ہے
45- سچ میں نجات ہے
46- جھوٹ میں ہلاکت ہے
47- خبردار! جھوٹ سے بچتے رہو
48- منافق کی پہچان جھوٹ ہے

49- جھوٹا وعدہ بھی ایک طرح کا جھوٹ ہے

50- سب سے بڑی بددیانتی جھوٹ ہے

51- مومن سب کچھ ہو سکتا ہے جھوٹا نہیں ہو سکتا

52- جھوٹ برائیوں کی طرف لے جاتا ہے

53- امانت میں ایمان داری سے روزی میں برکت ہوتی ہے

54- امانت میں خیانت افلاس کو دعوت دینا ہے

55- وعدہ ایک طرح کا قرض ہے

56- جو امانت دار نہیں وہ ایماندار نہیں

57- وہ بدبخت ہے جو وعدہ کرے اور پھر اس کے خلاف کرے

58- ایک دوسرے کی جڑ نہ کاٹو

59- ظالم کا ہاتھ پکڑو

60- مظلوم کی حمایت کرو

61- مظلوم کی بددعا سے اپنے آپ کو بچاؤ

62- خبردار کسی کا حق نہ مارو، کسی پر ظلم نہ کرو

63- برے دوستوں سے بچو

64- بے شک حسد نیکوں کو ایسے کھا جاتا ہے جیسے آگ خشک لکڑیوں کو

65- آپس میں بغض نہ رکھو

66- خوش گمانی عبادت میں داخل ہے

67- بدگمانی گناہ ہے

68- غیبت کی توبہ نہیں

69- جو کسی پر جھوٹا الزام لگائے گا وہ اسی پر لوٹے گا

70- مسلمانو! دوسروں کے عیبوں کی تلاش میں نہ رہا کرو

71- خدا کی قسم وہ ایماندار نہیں جس کا ہمسایہ اس کی شرارتوں سے محفوظ نہیں

72- وہ مومن نہیں جو خود پیٹ بھر کر سوئے اور اس کا ہمسایہ اس کے پہلو میں بھوکا سوئے

والدین

73- والدین کی خدمت بھی جہاد ہے
74- تمہارے اوپر سب سے زیادہ حق تمہاری ماں کا ہے
75- والد کا نام نہ لو نہ ان کے آگے چلو اور نہ کبھی ان سے پہلے بیٹھو
76- اللہ تعالیٰ کی رضا باپ کی رضا میں ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی باپ کی ناراضگی میں ہے
77- باپ اپنی اولاد کو جو کچھ دیتا ہے اس میں سب سے بہتر عطیہ اچھی تعلیم و تربیت ہے

حیا

78- حیا ایمان سے ہے
79- ہر دین کی ایک خاص پہچان ہوتی ہے' اسلام کی پہچان حیا ہے

اخلاق

80- فرمایا جو نرمی سے محروم کیا گیا وہ ہر نیکی سے محروم کیا گیا
81- عرض کیا گیا' یا رسول اللہؐ! آپ کی نظر میں کون اچھا ہے؟ فرمایا' "وہ جس کا اخلاق اچھا ہے۔"
82- انسان کی بدبختی یہ ہے کہ وہ بداخلاق ہو۔

اعتدال

83- عبادت میں اعتدال بہتر ہے
84- لوگو' میانہ روی اختیار کرو' میانہ روی اختیار کرو
85- عمل وہی اچھا ہے جو ہمیشہ جاری رہے اگرچہ تھوڑا ہو

استقامت، ثابت قدمی!

86- ثابت قدم رہو، تم ضرور کامیاب ہو گے

87- جب تم کسی کام کا ارادہ کرو اس کے انجام کے بارے میں خوب سوچو

صبر

88- صبر کرنا نصف ایمان ہے

89- مسلمانو معاف کرو، معاف کرو

90- جو کسی مسلمان کی لغزش سے درگزر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی خطاؤں سے درگزر کرتا ہے

91- اگر مومن کو تکلیف پہنچے اور وہ صبر سے کام لے تو یہ اس کیلئے بہتر ہے

رحم

92- اللہ تعالیٰ رحم کرنے والوں پر رحم کرتا ہے

93- وہ ہم میں سے نہیں جو بچوں پر رحم نہ کرے

درس زندگی

94- جب شام ہو جائے تو چھوٹے بچوں کو گھر سے نہ نکلنے دو

95- عشاء کے بعد بے ضرورت نہ جاگو

96- تمہارے جسم کا بھی تم پر حق ہے

97- عبادت میں بھی اعتدال افضل ہے

98- اپنے آپ کو خواہ مخواہ اذیت نہ دو

99- بستر میں لیٹتے وقت کوئی سورہ ضرور پڑھو

100- سخی اللہ کے قریب تر ہے

101- کسی کے کام آنا بھی صدقہ ہے

102- اچھی باتوں کی تلقین کرنا بھی صدقہ ہے

103- بری باتوں سے روکنا بھی صدقہ ہے

104- جس سے مشورہ لیا جائے اسے امین ہونا چاہئے

105- وہ ہم میں سے نہیں جو بڑوں کی عزت نہ کرے

106- لوگوں سے اچھی طرح پیش آنا بھی صدقہ ہے

107- حق بات کہنے سے بڑا کوئی صدقہ نہیں

108- مصیبت زدہ آدمی کی مدد کرنا بھی صدقہ ہے

109- آگ تمہاری دشمن ہے جب سویا کرو تو آگ بجھا دیا کرو

110- سلام کیا کرو اسے جسے جانتے ہو اور اسے بھی جسے نہیں جانتے

111- جب کسی نئے کام کا ارادہ کرو تو بہتر ہے کہ اپنے کسی تجربہ کار مسلمان بھائی سے مشورہ کر لو

112- جس نے معیشت کا حق ادا نہیں کیا اس نے دین کا حق ادا نہیں کیا

کھانا پینا

113- بھوک سے کھانا کھاؤ

114- کھڑے ہو کر پانی نہ پیو

115- کھانے میں عیب نہ نکالو نا پسند ہو تو بے شک چھوڑ دو

116- بسم اللہ پڑھ کر کھانا شروع کرو کھانے کے بعد اچھی طرح ہاتھ دھو

عیادت، بیمار پرسی

117- بیمار کے پاس مزاج پرسی کیلئے زیادہ دیر نہ بیٹھو

تحفے اور دعوت

118- مسلمانو ایک دوسرے کو تحفے دیا کرو اور دعوت قبول کیا کرو

تیر اندازی

119- تیر اندازی کرنے والے مجھے گھوڑوں پر سواری کرنے والوں سے زیادہ پسند ہیں

معمولات اور مشاغل نبوی

120- رسول اللہؐ تین سانس میں پانی پیتے تھے

121- رسول اللہؐ بکثرت مسواک کیا کرتے تھے

122- حضورؐ کو سفید لباس پسند تھا

123- حضورؐ شہد شوق سے کھاتے تھے

124- حضورؐ کو خوشبو مرغوب تھی اکثر خوشبو لگاتے تھے

125- حضورؐ باغوں کی سیر فرماتے تھے

126- حضورؐ کو تیراکی سے دلچسپی تھی

(مولوی وحید الدین سلیم پانی پتی کی
کتاب اسلامی معاشرت سے ماخوذ)
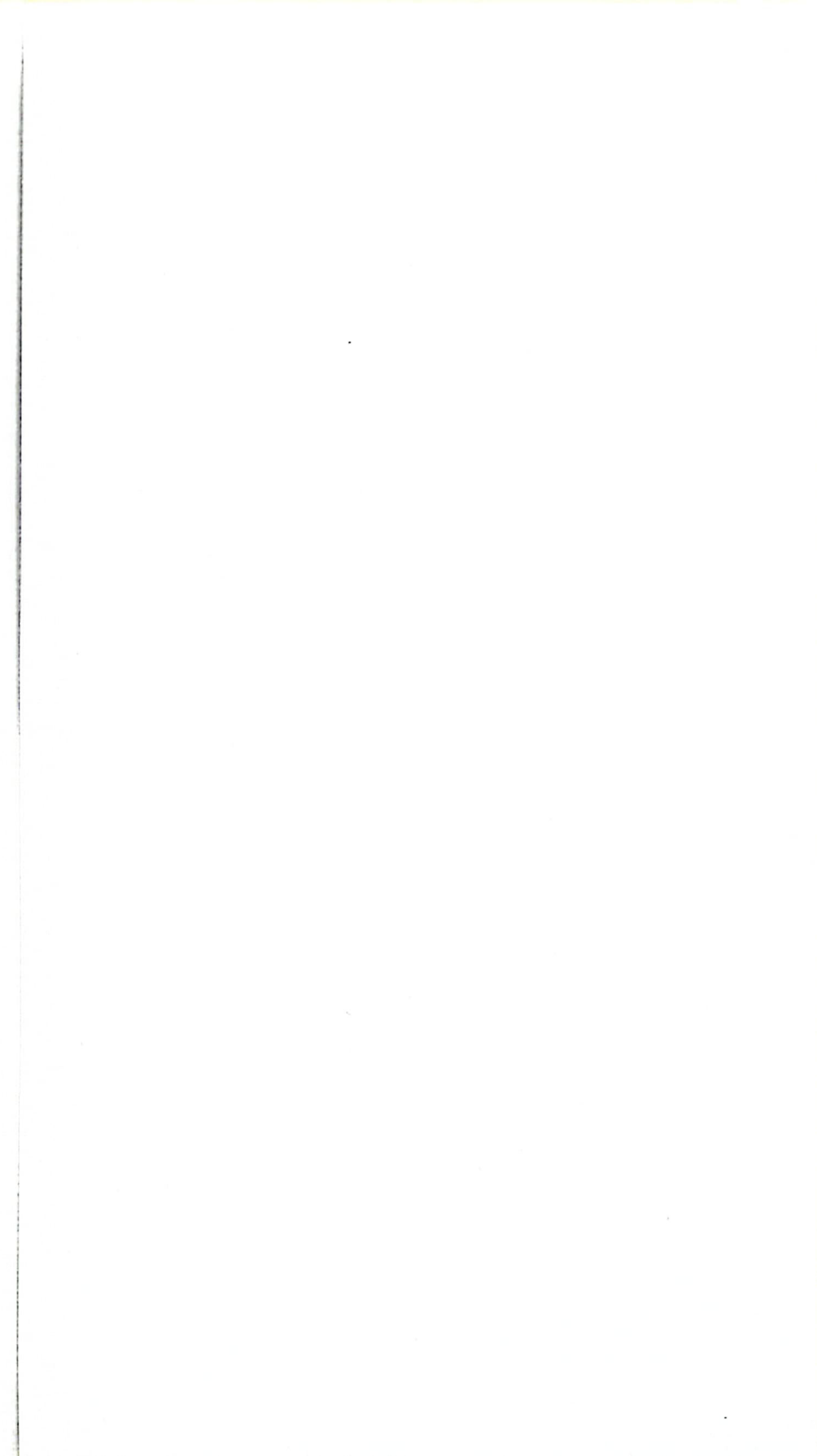
آج کا سوال
(علم کا کھوج)

In Search of Knowledge

آج کا سوال

1- ''اسلام'' کے کیا معنی ہیں؟
2- السلام علیکم اور وعلیکم السلام میں کیا فرق ہے؟
3- ''پاکستان'' کے لفظی معنی کیا ہیں؟
4- قائد اعظم محمد علی جناح کو قائد اعظم کیوں کہا جاتا ہے؟
5- کھانا کھانے سے پہلے کونسی دعا پڑھتے ہیں' اور کھانے کے بعد؟
6- الحمدللہ کا کیا مطلب ہے؟
7- پانی بیٹھ کر تین سانس میں پینا سنت ہے' سنت کا کیا مطلب ہے؟
8- ذاتی صفائی یا Personal Hygiene کا کیا مراد ہے؟
9- کیا کسی اور کا کنگھا' برش' تولیہ' موزے' بنیان استعمال کرنا چاہئے؟ نہیں تو کیوں نہیں؟
10- کہا جاتا ہے تندرستی ہزار نعمت ہے' کس طرح؟
11- صحت کے پانچ بنیادی اصول کیا ہیں؟
12- متوازن غذا کا کیا مطلب ہے؟
13- ہر قسم کی سبزی' ترکاری' دالیں' کھانا کیوں ضروری ہے؟
14- کس غذا کو مکمل غذا کہا جاتا ہے؟
15- ہر روز ہر موسم میں کم از کم پانچ گلاس پانی پینے کا مشورہ ڈاکٹر کیوں دیتے ہیں؟ گرمیوں میں مزید کتنے گلاس پانی پینا چاہئے؟
16- ہر وقت چیونگ گم (Chewing Gum) چبانے کا کیا نقصان ہے؟
17- بچوں کے دانتوں میں کیڑا کیسے لگ جاتا ہے؟
18- کیا کھانا کھاتے وقت ٹی وی دیکھنا چاہئے؟ اگر نہیں تو کیوں نہیں؟
19- کیا بہت قریب بیٹھ کر ٹی وی دیکھنا چاہئے؟ نہیں تو کیوں نہیں؟
20- کیا کھانا کھاتے وقت پڑھنا چاہئے اگر نہیں تو کیوں نہیں؟

-21 کیا کھانا کھانے کے فوراً بعد کھیلنا چاہئے؟ نہیں تو کیوں نہیں؟
-22 کیا گھر میں رکھی ہوئی دواؤں کو چکھ کر دیکھنا چاہئے؟
نہیں تو کیوں نہیں؟
-23 کیا گیس Gas یا بجلی کے ہیٹر کو چھیڑنا چاہئے؟ نہیں تو کیوں نہیں؟
-24 کیا گیس یا بجلی کے ہیٹر کو سوتے وقت آن (On) رکھنا چاہئے؟
نہیں تو کیوں نہیں؟
-25 کیا کار کے مختلف Switches اور Fittings کو چھیڑنا چاہئے؟
نہیں تو کیوں نہیں؟
-26 کیا کار سے ہاتھ یا سر باہر نکالنا چاہئے؟ نہیں تو کیوں نہیں؟
-27 کیا نوکدار چیزوں یا ہتھیاروں (Fire Arms) سے کھیلنا چاہئے؟
نہیں بو کیوں نہیں؟
-28 کیا اجنبی لوگوں سے کوئی چیز لے کر کھانا پینا چاہئے؟
نہیں تو کیوں نہیں؟
-29 پیڑوں کے پتے مختلف شکلوں کے کیوں ہوتے ہیں؟
-30 پیڑوں کے پتے کس موسم میں جھڑتے ہیں اور کیوں؟
-31 کچھ پھول موسم بہار ہی میں کیوں کھلتے ہیں؟
-32 اونچے درختوں کے پتے کس شکل کے ہوتے ہیں؟
-33 کس شکل کے پتے خزاں میں بھی نہیں گرتے؟
-34 رات کو کھلنے والے پھول کس رنگ کے ہوتے ہیں؟
-35 رات کو پھولوں کی خوشبو کیسی ہوتی ہے؟ تیز، بھینی کیوں؟
-36 رات کے پھول عموماً سفید گچھوں کی شکل میں کھلتے ہیں کیوں؟
-37 رات کے پھول بڑے ہوتے ہیں یا چھوٹے چھوٹے؟
-38 تتلیاں پھولوں پر ہی کیوں آتی ہیں؟
-39 شہد کی مکھیاں کس قسم کے پھولوں پر آتی ہیں؟

-40 پھولوں کی شکلیں ایک جیسی ہوتی ہیں یا مختلف؟ کیوں؟
-41 بعض پھولوں کے ساتھ کانٹے کیوں ہوتے ہیں؟
-42 امربیل کی کیا خاصیت ہے؟ کیوں؟
-43 Parasite کسے کہتے ہیں؟ کیا بعض لوگ بھی Parasite ہوتے ہیں؟
-44 کیا شکاری پھول بھی ہوتے ہیں؟ کہاں؟ کس شکل کے؟
-45 بیٹھنے سے پہلے اس جگہ کو اپنی دم سے کتا صاف کرتا ہے یا بلی؟
-46 کبھی بلی کو اپنے تھوک سے منہ صاف کرتے دیکھا ہے؟
-47 بلی اپنی "Droppings" کو مٹی سے کیوں ڈھانپ دیتی ہے؟
-48 بلیاں خر خر کیوں کرتی ہیں؟
-49 بلی کانوں کو کس وقت کھڑا کرتی ہے؟
-50 کتے دم کس وقت ہلاتے ہیں اور کیوں؟
-51 کتے بلیوں کی دم کس وقت اکڑ جاتی ہے اور کیوں؟
-52 کتے سونگھتے پھرتے ہیں؟ کیوں؟
-53 کہیں چھوڑیں کتے بلیاں گھر کیسے پہنچ جاتے ہیں؟
-54 بلی کے بالوں سے کونسی بیماری لگ سکتی ہے؟
-55 سانپ کے کان نہیں ہوتے' وہ بین کی آواز پر کیسے جھومتا ہے؟
-56 کیا بغیر حفاظتی ٹیکہ لگے کتوں سے کھیلنا چاہئے؟ نہیں تو کیوں نہیں؟
-57 چھٹی حس (Sixth Sense) کیا ہوتی ہے؟
-58 چمگادڑ رات کو راستہ کیسے ڈھونڈ لیتا ہے؟
-59 اندھیرے میں بلی کی آنکھیں اتنی چمکتی کیوں ہیں؟
-60 صابن کئی رنگوں کے ہوتے ہیں لیکن جھاگ سفید کیوں ہوتا ہے؟
-61 ماحولیاتی آلودگی کا کیا مطلب ہے؟
-62 گرین ہاؤس Effect کیا ہوتا ہے؟
-63 اوزون (Ozone) کیا ہے؟

64- تارے رات ہی کو کیوں نظر آتے ہیں؟

65- شہد کی مکھیاں کس طرح رہتی ہیں؟

66- چیونٹیاں ایک قطار میں کیوں چلتی ہیں؟

67- چیونٹیاں اپنے سے بڑی چیز کیسے کھینچ لے جاتی ہیں؟

68- کیا جانوروں کے اندر کوئی گھڑی ہوتی ہے؟ جانوروں کو وقت کا احساس کیسے ہو جاتا ہے؟

69- خرگوش پھدکتا کیوں پھرتا ہے؟

70- خرگوش کے کان اتنے بڑے کیوں ہوتے ہیں؟

71- بطخ پانی میں اتنی آسانی سے کیوں تیر لیتی ہے؟

72- مچھر کے کاٹنے سے کھجلی کیوں ہوتی ہے؟

73- کھجلانے سے کھجلی دور کیوں ہو جاتی ہے؟

74- Mosquito Mat جلانے یا مچھر کا تیل لگانے سے مچھر بھاگ کیوں جاتے ہیں؟

75- ربڑ، پنسل کے لکھے کو کیسے مٹا دیتی ہے؟

76- پانی آگ کیسے بجھا دیتا ہے؟

77- تیل اتنی تیزی سے کیوں جلتا ہے؟

78- بعض جلتی ہوئی چیزوں سے دھواں کیسے اٹھتا ہے؟

79- لوہے پر زنگ کیوں لگتا ہے؟

80- کیا سونے کو زنگ لگتا ہے؟ کیوں نہیں؟

81- ہیرا چمکتا کیوں ہے؟

82- ہیرا کیسے بنتا ہے؟ سنگ مرمر کیسے بنتا ہے؟

83- بعض پتھر رنگ دار کیوں ہوتے ہیں؟

84- سیب کاٹنے کے کچھ دیر بعد سیاہ کیوں پڑ جاتا ہے؟

85- صابن سے میل کیسے کٹ جاتا ہے؟

86- صابن سے جھاگ کیسے بنتا ہے؟

87- صابن سے بلبلہ کیسے بنتا ہے؟

88- مقناطیس لوہے کی چیزوں کو ہی اپنی طرف کیوں کھینچتا ہے؟

89- قطب نما کیسے کام کرتا ہے؟

90- پانی اور تیل آپس میں ملتے کیوں نہیں؟

91- پانی کا قطرہ گول کیوں نظر آتا ہے؟

92- اولے گول کیوں ہوتے ہیں؟

93- پہاڑی علاقوں سے بہہ کر آنے والے سنگریزے عموماً گول کیوں ہوتے ہیں؟

94- سوکھی لکڑی اتنی آسانی سے کیوں جلتی ہے؟

95- مٹی کا تیل زمین میں کیسے بنتا ہے؟

96- کوئلہ کانوں میں کہاں سے آتا ہے؟

97- نمک کی کانیں کیسے بنتی ہیں؟

98- دریاؤں کے کنارے ریت کہاں سے آتی ہے؟

99- بدبو کیا ہے؟

100- خوشبو کیا ہے؟

101- کیا انسان کے اندر کوئی گھڑی ہوتی ہے؟

102- فریج میں چیزیں سڑتی کیوں نہیں؟

103- ایک ہی اے سی (A.C) کمرہ کو ٹھنڈا یا گرم کیسے کر دیتا ہے؟

104- ہیٹر سے کمرہ گرم اور پنکھے سے ٹھنڈا کیسے ہو جاتا ہے؟

105- اتنی دور سے فون پر باتیں کیسے ہو جاتی ہیں؟

106- ریڈیو' ٹی وی اور فون میں کیا بات مشترک ہے؟

107- بجلی کا سوئچ کیسے کام کرتا ہے؟

108- Telex اور Fax کیا ہے؟

-109 E Mail اور Inter-net کیا ہے؟

-110 ویڈیو فون کیا ہوتا ہے؟

-111 سراب کیا ہے؟

-112 آئینہ میں چہرہ کیسے نظر آتا ہے؟

-113 ٹونٹی یا نلکہ سے پانی کیسے نکل آتا ہے؟

-114 کنجی سے تالا کیسے کھل جاتا ہے؟

-115 گونج (Echo) کیا ہے؟

-116 کچے انڈے کے مقابلہ میں ابلا ہوا انڈہ کیوں زیادہ گھومتا ہے؟

-117 آئس Ice اور سنو Snow میں کیا فرق ہے؟

-118 دھنک' Rain-bow بارش کے بعد ہی کیوں نظر آتی ہے؟
اور کہاں؟ سورج کے سامنے یا پیچھے؟

-119 ہم سانس کیوں لیتے ہیں؟

-120 ہم سوتے کیوں ہیں؟

-121 بعض جانور مہینوں کیوں سوئے رہتے ہیں؟

-122 مٹی کا تیل/پٹرول تیزی سے آگ کیسے پکڑ لیتا ہے؟

-123 پودے سورج کی طرف کیوں مڑ جاتے ہیں؟

-124 زمین حرکت کرتی ہوئی محسوس کیوں نہیں ہوتی؟

-125 پانی میں کشتی ڈوبتی کیوں نہیں؟

-126 سطح سمندر کے نیچے اندھیرا کیوں ہوتا ہے؟

-127 مینڈک سردیوں میں کہاں غائب ہو جاتے ہیں؟

-128 چھپکلی دیوار اور چھت پر پھرتی رہتی ہے' نیچے کیوں نہیں گرتی؟

-129 دودھ کو ابالا کیوں جاتا ہے؟

-130 گرمیوں میں پانی کیوں زیادہ پینا چاہئے؟

-131 مچھر کس رنگ پر سب سے زیادہ آتا ہے؟

132- ہم پلکیں کیوں جھپکاتے ہیں؟

133- پیڑ کی عمر کیسے معلوم کی جاتی ہے؟

134- کچی لکڑی میں دیمک کیوں لگ جاتی ہے؟

135- مکڑی جالا کیوں بنتی ہے اور کیسے بنتی ہے؟

136- آسمان نیلا ہے یا نیلا نظر آتا ہے؟

137- کس موسم میں آسمان پر زیادہ ستارے جھلملاتے نظر آتے ہیں؟

138- آسمان کتنا اونچا ہے؟

139- سورج ڈوبتے وقت سرخ کیوں نظر آتا ہے؟

140- شفق Tuiblight کیا ہے؟

141- نکلتا ہوا چاند بڑا کیوں نظر آتا ہے؟

142- چاندنی کیا ہے؟

143- ستارے جھلملاتے کیوں نظر آتے ہیں؟

144- شہاب ثاقب کہاں غائب ہو جاتے ہیں؟

145- پانی میں موجیں کیسے پیدا ہوتی ہے؟

146- سمندر نیلا کیوں نظر آتا ہے؟

147- مچھلیاں پانی سے باہر آکر مر کیوں جاتی ہے؟

148- چیتے کے جسم پر دھاریاں کیوں ہوتی ہیں؟

149- الو (Owl) رات کو کیسے دیکھ لیتا ہے؟

150- بادل کیسے بنتے ہیں؟

151- بادل مختلف شکلوں کے اور مختلف رنگوں کے کیوں ہوتے ہیں؟

152- کہیں بارش زیادہ اور کہیں کم کیوں ہوتی ہے؟

153- آسمان پر بجلی کیوں کڑکتی ہے؟ کیوں گرتی ہے؟

154- ہوا کبھی ٹھنڈی اور کبھی گرم کیوں ہوتی ہے؟

155- سایہ کیسے بنتا ہے؟ سایہ گھٹتا' بڑھتا کیوں ہے؟

156- گرمی کے موسم میں ٹھنڈی ہوا کے جھونکے کہاں سے آجاتے ہیں؟

157- منہ سے نکلی ہوئی بھاپ سفید کیوں نظر آتی ہے؟

158- انسان میں سب سے قیمتی چیز کونسی ہے؟ کیوں؟

159- ایک ہی کلاس کے سب طلباء یکساں ترقی کیوں نہیں کرتے؟

160- .I.Q کیا ہے؟

161- کونسا طالب علم زیادہ ترقی کرتا ہے زیادہ محنتی یا زیادہ ذہین؟ کیوں؟

162- Time Management کا کیا مطلب ہے؟

163- کردار کی سب سے بڑی کمزوری کونسی ہے؟ کس طرح؟

164- جھوٹ بولنے کا سب سے زیادہ نقصان خود جھوٹ بولنے والے کو پہنچتا ہے؟ کیسے؟

165- حضرت علیؓ کا قول ہے تکلیف اٹھا لینا بہتر ہے ذلت اٹھانے سے' کیسے؟

166- "قلم تیز چلتا ہے تلوار سے" کیسے؟

167- قائداعظم نے فرمایا پاکستان اسلام کی تجربہ گاہ (Laboratory) ہے' کیسے؟

168- قائداعظم نے فرمایا پاکستان اسلام کا قلعہ ہے' کیسے؟

169- اقبال نے فرمایا سوال سے خودی ضعیف ہوتی ہے' کس طرح؟

170- علم اور معلومات میں کیا فرق ہے؟

171- قائداعظم نے کہا اصل سرمایہ (Capital) علم ہے' کس طرح؟

172- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "علم میرا ہتھیار ہے" اس کا مطلب کیا ہے؟

173- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "علم خیر کثیر ہے" کیسے؟

174- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جس کا آج کل سے بہتر نہیں وہ نقصان میں رہا" کس طرح؟

روشنی کی تلاش

In Search of Understanding

(تجربے کی روشنی میں)

روشنی کی تلاش

In Search of Understanding

1- اقرا باسم ربک الذی خلق
(پڑھو اللہ کے نام سے ساتھ جس نے پیدا کیا) (القرآن پہلی وحی)

2- رب زدنی علما
اے رب میرے علم میں اضافہ فرما (القرآن - رسول حکیمؐ کی دعا)

3- یا اللہ مجھے علم نافع عطا فرما (القرآن-رسول حکیمؐ کی دعا)

4- افلا تعقلون
تم لوگ عقل سے کام کیوں نہیں لیتے (القرآن)

5- افلا تفکرون
تم لوگ سوچتے سمجھتے کیوں نہیں؟ (ریسرچ کیوں نہیں کرتے) (القرآن)

6- کیا وہ لوگ جو علم نہیں رکھتے ان کے برابر ہیں جو علم رکھتے ہیں۔ (القرآن)

7- علم خیر کثیر ہے۔ (رسول حکیمؐ)

8- علم خزانہ ہے اور سوال اس کی کنجی (رسول حکیمؐ)

9- اگر سوال نہ ہو تو علم ختم ہو جائے (حدیث نبویؐ)

10- ناواقفیت کی دوا سوال ہے (حدیث نبویؐ)

11- علم میرا ہتھیار ہے (رسول حکیمؐ)

12- علم روشنی ہے (رسول حکیمؐ)

13- علم کی تلاش جہاد ہے (رسول حکیمؐ)

14- علم ہی خیر ہے
Knowledge is the greatest good (سقراط)

15- جہالت ہی برائیوں کی جڑ ہے (سقراط)

16- جو زیادہ پوچھتا ہے وہ زیادہ سیکھتا ہے (ارسطو)

17- علم طاقت ہے Knowledge is Power (قائداعظم)

18- علم ہی اصل سرمایہ Capital ہے (قائداعظم)

19- علم حاصل کرو اور علم پیدا بھی کرو (اقبال)

Collect Knowledge as well as create knowledge

20- قلم تیز چلتا ہے تلوار سے

Pen is stronger than Sword (قائداعظم)

21- فرق ہے (اقبال)

* معلومات اور علم میں
* آدمی اور انسان میں
* جاننے اور سمجھنے میں
* غلطی پکڑنے اور غلطی بتانے میں
* نصیحت کرنے اور اصلاح کرنے میں

22- انسان جتنا اپنے تجربے سے سیکھتا ہے اتنا دوسرے کے بتانے سے نہیں سیکھتا

Learning is by doing

23- کتابیں پڑھنا گویا دوسروں کے تجربے سے سیکھنا ہے۔

24- ایک کتاب کسی کیلئے کچھ ہوتی ہے کسی کیلئے کچھ کیوں؟

25- آدمی پیدا ہوتا ہے اور انسان اپنی جدوجہد سے بنتا ہے۔

بسکہ دشوار ہے ہر کام کا آساں ہونا
آدمی کو بھی میسر نہیں انساں ہونا

26- عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی۔

یہ راز جتنی جلد سمجھ میں آجائے اچھا ہے۔

27- ذہانت کی کمی محنت سے پوری ہو جاتی ہے۔

لیکن محنت کی کمی کسی چیز سے پوری نہیں ہوتی۔

28- بزرگوں کا کہنا ماننا دراصل ان کے تجربے سے فائدہ اٹھانا ہے۔

29- زندگی آزمائش بھی ہے اور انعام بھی۔ (رشید احمد صدیقی)

30- تندیء باد مخالف سے نہ گھبرا اے عقاب۔ (اثر صہبائی)

31- چلا جاتا ہوں ہنستا کھیلتا موج حوادث سے
اگر آسانیاں ہوں زندگی دشوار ہو جائے (اصغر گونڈوی)

32- جو سیکھو کسی کو سکھاتے چلو
دیئے سے دیئے کو جلاتے چلو (خواجہ دل محمد)

33- جی خوش ہوا ہے راہ کو پر خار دیکھ کر (غالب)

34- بخش دو گر خطا کرے کوئی (غالب)

35- ایسا بھی کوئی ہے سب اچھا کہیں جسے (غالب)

36- شیطان کو شیطان ہے رحمان کو رحمان ہے (نظیر اکبر آبادی)

37- آدمی کا شیطان آدمی ہے (پریم چند)

38- اٹھ باندھ کمر کیا ڈرتا ہے پھر دیکھ خدا کیا کرتا ہے (نظیر اکبر آبادی)

39- کیا خوب سودا نقد ہے
اس ہاتھ دے اس ہاتھ لے (نظیر اکبر آبادی)

40- مصیبت میں گھبرانا سب سے بڑی مصیبت ہے (حضرت علیؓ)

41- تکلیف اٹھا لینا بہتر ہے ذلت اٹھانے سے۔ (حضرت علیؓ)

42- مصائب کا مقابلہ صبر سے اور نعمتوں کی حفاظت شکر سے (حضرت علیؓ)

43- یہی ہے عبادت یہی دین و ایمان
کہ کام آئے دنیا میں انساں کے انساں (حالی)

44- نہال اس گلستان میں جتنے بڑھے ہیں
ہمیشہ وہ نیچے سے اوپر چڑھے ہیں (حالی)

45- تمہی اپنی مشکل کو آساں کرو گے
تمہی درد کا اپنے درماں کرو گے (حالی)

46- تمہی اپنی منزل کو آساں کرو گے
کرو گے تمہی کچھ اگر یاں کرو گے

47- چھپا دست ہمت میں زور قضا ہے
مثل ہے کہ ہمت کا حامی خدا ہے (حالی)

48- پاکستان کو حاصل کرنا اتنا مشکل نہیں ہوگا جتنا اسے قائم رکھنا

(نواب بہادر یار جنگ 1942)

49- خیر جاریہ کی طرح شر جاریہ بھی ہوتا ہے

50- کام اچھا یا برا اس کا اثر باقی رہتا ہے

51- سب سے بڑی طاقت سوچ imagination ہے

52- اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

53- جھوٹ بولنے کا سب سے زیادہ نقصان بالآخر اسے ہی پہنچتا ہے جو جھوٹ بولتا ہے۔

54- جھوٹ کی جڑیں بزدلی میں ہوتی ہیں یا پھر بددیانتی میں

55- Moral Courage ہی اصل Courage ہے

56- سچا آدمی بڑا مضبوط آدمی ہوتا ہے

57- جس کا عمل ہے بے غرض اس کی جزا کچھ اور ہے (اقبال)

58- سخت کوشی سے ہے تلخ زندگانی انگبیں (اقبال)

59- جو ایک بار ڈر جائے وہ پھر ڈرتا ہی رہتا ہے

60- جو ناجائز فائدہ پہنچاتا ہے وہ
ناجائز فائدہ اٹھانا بھی چاہتا ہے

61- اعتماد پربت کا پتھر ہے جب ایک بار اکھڑ جائے
تو نیچے ہی آتا ہے (پریم چند)

62- سزا خطاؤں کی ہوتی ہے نہ کہ خامیوں کی (پریم چند)

63- مدمقابل سے انصاف کرنا ہی اصل انصاف ہے

64- خنجر چلے کسی پہ تڑپتے ہیں ہم امیر
سارے جہاں کا درد ہمارے جگر میں ہے (امیر مینائی)

65- محبت کرنے اور عزت کرنے میں فرق ہے

66- جب دل ہی نہ چاہے تو بہانے ہزار ہیں

67- اچھی بری جو تبدیلی بھی آتی ہے اندر کی سوچ سے آتی ہے

68- بالآخر انسان وہی کچھ ہو جاتا ہے جو وہ سوچتا رہتا ہے

As he thinks in his heart, so he is (بائبل)

69- مچھلی سڑتی ہے تو سر سے سڑتی ہے (چینی کہاوت)

70 کھڑکی کے سامنے کھڑا ہونا بہتر ہے شیشے کے سامنے کھڑا ہونے سے (چینی کہاوت)

71- بالآخر جیت صبر (برداشت) کی ہوتی ہے Patience wins (چینی کہاوت)

72- زیادہ چالاک بننے کی بیوقوفی سب سے بڑی بیوقوفی ہے

73- مشقت کی ذلت جنہوں نے اٹھائی۔
جہاں میں ملی ان کو آخر بڑائی (حالی)

74- To be happy is to be good (برٹرنڈر سل)

75- فرشتہ سے بہتر ہے انسان بننا۔
مگر اس میں لگتی ہے محنت زیادہ (حالی)

76- بلند ہمت انسان مشکل کام پر ہاتھ ڈالتے ہیں
کہ جن سختیوں کو اٹھانا ہے مشکل
وہی ہیں کچھ اے دل اٹھانے کے قابل (حالی)

77- دنیا کا اصل الاصول عدل (Justice) ہے (افلاطون)

78- صنوبر باغ میں آزاد بھی ہے پابہ گل بھی ہے
انہی پابندیوں میں حاصل آزادی کو تو کرلے (اقبال)

79- میں پاکستان کا سپاہی ہوں۔
I am a soldier of Pakistan (قائد اعظم)

80- Discipline is Freedom

81- To be disciplined is to be free

82- To be responsible is to be free

83- جو اپنی قدر کرتا ہے وہ وقت کی بھی قدر کرتا ہے۔ (قائداعظم)

84- ترقی کا راز ارتکاز Concentration میں ہے

85- جو وقت ضائع کرتا ہے وقت اسے ضائع کر دیتا ہے۔

86- تو اگر میرا نہیں بنتا تو نہ بن اپنا تو بن (اقبال)

87- حسد کی جڑیں احساس کمتری میں ہوتی ہیں

88- جو کام کرنا ہو تو یہ نہیں دیکھا جاتا کہ وہ مشکل ہے یا آسان Pleasant خوشگوار ہے یا Unpleasant ناخوشگوار

89- کوئی اپنی Position سے چھوٹا یا بڑا نہیں ہو جاتا۔
Performance سے فرق پڑتا ہے۔

90- علم کی کمی خلوص سے پوری ہو جاتی ہے۔
خلوص کی کمی کسی چیز سے پوری نہیں ہوتی۔ (رشید احمد صدیقی)

91- فرق ہے اچھے انسان اور عظیم انسان میں

92- فرق ہے اچھے استاد اور عظیم استاد میں

93- فرق ہے Person شخص اور Personality شخصیت میں

94- سبھی والدین اچھے ہوتے ہیں لیکن عظیم کوئی کوئی ہوتا ہے۔

95- حسد کرنا اپنے اوپر ترقی کے دروازے بند کرنا ہے۔

96- صحت سب سے زیادہ منفی سوچ سے متاثر ہوتی ہے۔

97- انسان بننے کے لئے سب سے پہلے اپنے اندر کے شیطان سے لڑنا پڑتا ہے۔

98- یقین سب سے مضبوط ڈھال ہے۔

99- کامیابی کی کنجی Positive Self-image ہے۔

100- جس نے آگے بڑھنا ہو وہ پیچھے مڑ کے نہیں دیکھتا۔

101- جو ٹھوکر کھا کر سنبھلتا ہے وہ بہت سنبھل کر چلتا ہے اور اکثر آگے نکل جاتا ہے۔
گرتے ہیں شہسوار ہی میدان جنگ میں

102- Patience پتھروں کا سینہ شق کر دیتی ہے۔

103- جو آج برا ہے ضروری نہیں کہ ہمیشہ برا رہے۔

104- انسان سب سے زیادہ اپنی غلطیوں سے سیکھتا ہے۔ (اگر سیکھنا چاہے تو)

105- جو سیکھنا چاہتا ہے وہ غلطی بھی کرتا ہے۔

106- وقت گزرنے کے ساتھ کچھ لوگوں کی قدر بڑھتی ہے اور کچھ کی گھٹتی ہے۔

107- جس طرح آگ آگ کو نہیں بجھاتی' نفرت نفرت کو ختم نہیں کرتی۔

108- شخصیت کی ایک جھلک آواز میں بھی ہوتی ہے۔

109- لہجہ کا اثر الفاظ سے بھی زیادہ ہوتا ہے۔ (الغزالی)

110- عادت میں بڑی طاقت ہوتی ہے۔

A habit is ten times nature

111- Sow an act reap a habit

Sow a habit reap a character

Sow a character reap a destiny

112- ایک فقیر کی صدا تھی۔

خدا دوست' انسان دوست

113- وہ لمحہ بہت قیمتی ہوتا ہے جب انسان اپنے تجربہ سے کوئی نئی بات سیکھتا ہے۔

114- جب تک انسان برائی کو برائی سمجھتا رہے وہ برا نہیں ہوتا۔

115- طویل سے طویل سفر کی ابتدا پہلے قدم سے ہوتی ہے۔

116- برائی کا جواز تلاش کرنا سب سے بڑی برائی ہے۔

117- ایک اچھا انسان برے انسان کے لئے آئینہ بن جاتا ہے۔

118- اچھے برے لوگ مرجاتے ہیں لیکن ان کے اچھے برے کام نہیں مرتے۔

خیرجاریہ کی طرح شرجاریہ بھی ہوتا ہے۔

119 ایک عظیم انسان اپنی شکست میں بھی زندہ رہتا ہے۔

120- انسان تین قسم کے ہوتے ہیں

The ones that are respected

Those that are loved

and the ones that are tolerated

وہ جن کی عزت کی جاتی ہے

وہ جن سے محبت ہو جاتی ہے

اور وہ جنہیں کسی مجبوری یا مصلحت سے برداشت کیا جاتا ہے۔

121- ہر وعدہ ایک قرض ہوتا ہے اور ہر عزت ایک چیلنج

122- غلط امید رکھنا بیوقوفی ہے اور غلط امید دلانا دھوکا دینے سے کم نہیں۔

123- Self-Image ہی انسان کو اٹھاتی ہے یہی انسان کو گراتی ہے۔

124- بڑا ہونے کیلئے بڑا حوصلہ بھی چاہئے

سکندر اعظم نے ایران کی مہم پر روانہ ہونے سے پہلے مقدونیہ میں اپنے محل کا سارا قیمتی سازوسامان اپنے سپاہیوں کو بخش دیا تھا۔

اس کے دوست Clitrus نے پوچھا۔

"سکندر تم نے اپنے لئے کیا رکھا"۔ تو اس اولوالعزم انسان نے جو عظیم جرنیل ہونے کے علاوہ عظیم انسان بھی تھا۔ بڑے اعتماد سے کہا:

Hope (امید)

ایران کی مہم کے دوران اسی سکندر نے ایک موقع پر اپنے چیف آف سٹاف پارمینوس کے اس مشورہ پر کہ شب خون مارنا بہتر ہوگا

اس سے کہا I don't want to steal victory

125- کوئی نقصان انسان سے بڑا نہیں ہوتا۔

جب فارسی کے شاعر عرفی کا قلمی دیوان دریا برد ہوا تو اس نے کہا "الحمدللہ۔ ناگفتہ باقیست"

یعنی کہا ہوا کلام دریا برد ہوا تو کیا ہوا

جو ابھی نہیں کہا، وہ تو باقی ہے

-126 فرق ہے

Wants اور Needs میں

honesty کے best policy اور best principle ہونے میں

Cheracter اور Conduct میں

کرگس کے جہاں میں اور شاہیں کے جہاں میں

پرواز ہے دونوں کی اسی ایک فضا میں
کرگس کا جہاں اور ہے شاہیں کا جہاں اور

-127 الٰہی ہمیں ایسے انساں عطا کر
دیانت، شرافت، محبت کے پیکر
صداقت، عزیمت، شجاعت کے پیکر
الٰہی ہمیں ایسے انساں عطا کر
خود آگاہ، بیباک، بیدار انساں
نہ تن کی محبت نہ دھن کی محبت
دلوں میں فقط ہو وطن کی محبت
الٰہی ہمیں ایسے انساں عطا کر

-127 Good better best
Naver let it rest
Until the good becomes better
And the better becomes the best

-128 He lives most
Who thinks most
Feels the noblest
And acts the best

129- فرق ہے

تجربہ کرنے اور تجربہ ہونے میں

130- Mood کا غلام ہو جانا Values کی شکست ہے یا Will کی

131- فرق ہے

Pleasure اور Happiness میں

آرام اور سکون میں

132- Personality کا Message کسی کی Stream of Consciousness اور اس کے heart کا Message ہوتا ہے۔

133- ہر چیز کی انتہا اس کی ضد پیدا کرتی ہے۔

134- اچھی سے اچھی بات بھی ایک حد تک اچھی ہوتی ہے۔

135- کائنات کا' زندگی کا اصل الاصول عدل ہے۔

136- فرق ہے

Justice اور عدل کے Concept میں

137- مشہور ماہر نفسیات William MG Dangall اپنی کتاب Character and Conduct of Life میں لکھتا ہے

Every action and every thought and feeling because its

mark upon the mind and contributes

138- something to the shaping of personality

139- جو برا لگتا ہو اس کی کسی اچھی بات پر یقین کرنے کو دل نہیں چاہتا۔

140- انسان کی شخصیت Side یعنی Vision' Values اور Will کا ایک Tringle ہے فرق اس سے پڑتا ہے کہ کون کس Sides یا عنصر کو زیادہ اہمیت دیتا ہے اور ان عناصر میں باہمی قوت کا تناسب کیا ہے۔

روشنی اے روشنی

Excersises in Creative Thinking

(زندگی کی بنیادی قدروں کی تلاش)

روشنی اے روشنی

* فرق ہے:
آدمی اور انسان میں

بسکہ دشوار ہے ہے ہر کام کا آساں ہونا
آدمی کو بھی میسر نہیں انساں ہونا (غالب)

فرشتہ سے بہتر ہے انسان بننا
مگر اس میں لگتی ہے محنت زیادہ (حالی)

* انسانم آرزواست
مجھے انسان کی تلاش ہے (اقبال)

* فرق ہے
اچھے انسان اور عظیم انسان میں
اچھی شاعری اور عظیم شاعری میں
آرٹ برائے آرٹ اور آرٹ برائے زندگی میں

* فرق ہے
شخص اور شخصیت
Person اور Personality میں
ذاتی امتیازات Personal Attributes اور شخصیت کے امتیازات
Personality کی Traits میں

* فرق ہے
Personality کی
Limits اور Limitations میں

* فرق ہے
مقام اور کام

Position اور Performance میں

* فرق ہے
اقدار اور رویوں
Values اور Attitudes میں
Dedication اور Devotion میں
Commitment اور Insterest میں

* فرق ہے
Careful ہونے اور
Meticulous ہونے میں

* Self Image اور
Self-confidence میں

* فرق ہے
Confident ہونے اور
Complacent ہونے میں
Efficient ہونے اور Effective ہونے میں
Sense of Priorities اور Sense of Purpose میں
Duty / Task اور Obligation میں

* فرق ہے
Impressive ہونے
اور Inspiring ہونے میں

* فرق ہے
Aims اور Goals میں
Goals اور

Objectives میں

Strategy اور Tactics میں

* فرق ہے

Honesty کو

Best Policy سمجھنے اور Best Principle سمجھنے میں

* فرق ہے

مقابلہ ہارنے اور حوصلہ ہارنے میں

ہار جانے اور ہار ماننے میں

ناامید ہونے اور مایوس ہونے میں

اڑتے اڑتے یاس کا پنچھی دور افق میں ڈوب گیا
روتے روتے بیٹھ گئی آواز کسی سودائی کی

مزاجوں میں یاس آگئی ہے ہمارے
نہ مرنے کا غم نہ خوشی زندگی کی (میرا)

* فرق ہے

خامی اور خطا میں

(سزا خطاؤں کی ہوتی ہے نہ کہ خامیوں کی)

(پریم چند)

* فرق ہے

عبادت میں اور خدمت میں

(عبادت کی قضا ہے خدمت کی نہیں)

* فرق ہے

Character اور Personality Pattern میں

Character اور Conduct میں

Good Character اور Weak Character میں

Moral Courage اور Physical Courage میں

Courage اور Conviction میں

- فرق ہے

قبول Accept کرنے اور برداشت Tolerate کرنے میں

شک نہ کرنے اور اعتماد کرنے میں

- فرق ہے

اہل دانش اور اہل نظر میں

(اہل دانش عام ہیں کمیاب ہیں اہل نظر)

(اقبال)

- فرق ہے

پڑھا لکھا ہونے اور سمجھدار ہونے میں

illiterate اور Uneducated میں

(ان پڑھ ہونا اور بات ہے' نا سمجھ ہونا اور)

(اصل چیز Awareness ہے جو Exposure سے حاصل ہوتی ہے)

- فرق ہے

Intelligent اور Mature ہونے میں

ذہانت اور فراست میں

- فرق ہے

Ideal بنانے اور Idol بنانے میں

- Learning to Lead اور Leading to Learn میں

Direction اور Drift میں

- فرق ہے

قابل Capable ہونے اور قابل اعتماد Reliable ہونے میں

Chronological age اور Mental age میں

Sensitive اور Sensible ہونے میں

* فرق ہے
برا ہونے اور کمزور ہونے میں

(He is not bad, he is only weak)

* فرق ہے
برائی کو برائی سمجھنے
اور برائی کو Rationalize کرنے میں
(جب تک انسان برائی کو برا سمجھتا رہے وہ برا نہیں ہوتا)

* فرق ہے
خواہشوں Wants اور ضرورتوں Needs میں

Complex اور Feeling میں

* فرق ہے
کوئی تکلیف نہ ہونے اور خوش ہونے میں
آرام، سکون اور آسودگی میں
Satisfactory ہونے

Sabsfying ہونے میں

* فرق ہے
خبر اور نظر میں
(کیا تو نے صحرا نشینوں کو یکتا
خبر میں نظر میں اذان سحر میں)

(اقبال)

- فرق ہے
معلومات Information اور علم Knowledge میں
علم حاصل کرنے اور علم پیدا کرنے میں
رٹنے اور سمجھنے میں
جاننے اور سمجھنے میں
نہ سمجھ پانے اور سمجھا نہ پانے میں
علم حاصل کرنے اور نمبر حاصل کرنے میں
(علم حاصل ہوتا ہے ------
سمجھنے، غور کرنے، تلاش و جستجو سے،
مشاہدہ سے، تجربہ سے، تجزیہ سے)

- فرق ہے
اچھے استاد اور عظیم استاد میں
Teaching Skills اور Basic Life Skills میں

- فرق ہے
Reproductive Teaching اور Creative
Teaching میں

- فرق ہے
Creative سوال اور Reproductive جواب میں

- فرق ہے
مدرس Instructor اور معلم Educator میں
معلم Educator اور مربی Monitor میں

- فرق ہے
غلطی پکڑنے اور غلطی بتانے میں

نصیحت کرنے اور اصلاح کرنے میں

* فرق ہے
محبت اور مروت میں
جاننے اور پہچاننے میں
قریب ہونے اور پہچاننے میں
(میرے قریب کوئی اور ہے مجھے پہچانتا کوئی اور ہے)
محبت کرنے اور عزت کرنے میں
(جو محبت شخصیت کے حوالے سے پیدا ہوتی ہے
وہ بہت پائیدار ہوتی ہے)

* قریب ہونے اور فاصلہ نہ ہونے میں
(وہ جو قربتوں نے بڑھا دیئے کبھی کم ہوئے نہ وہ فاصلے)
قریب نہ ہونے اور فاصلہ ہونے میں

* محبت کرنے اور Possessive ہونے میں
Understanding Of اور
Understanding With میں
محبت کرنے' عزت Respect کرنے'
اور محض برداشت Tolerate کرنے میں

* فرق ہے
لاگ ہونے اور لاتعلق ہونے میں
(لاگ ہو تو اس کو ہم سمجھیں لگاؤ)
(بے رخی بھی تعلق کی ایک صورت ہے) (غالب)

* فرق ہے
لاتعلق ہونے اور لاپرواہ ہونے میں

شکایت کرنے اور گلہ کرنے میں

* فرق ہے
قانون کے تقاضوں اور انسانیت کے تقاضوں میں

* فرق ہے
عدل اور انصاف میں

* فرق ہے
انصاف' عدل اور احسان میں

* فرق ہے
صلاحیتوں (Potential) کی برابری اور حقوق (Rights) کی
برابری میں
(مساوات Equality کا مطلب صلاحیتوں کی برابری
نہیں' بنیادی حقوق کی قانونی برابری ہوتا ہے)

* فرق ہے
Equality اور E-quity میں

* فرق ہے
مذہبی آدمی ہونے اور اخلاقی آدمی ہونے میں

* فرق ہے
ناصح ہونے اور غم گسار ہونے میں
یہ کہاں کی دوستی ہے بنے ہیں دوست ناصح
کوئی چارہ ساز ہوتا کوئی غمگسار ہوتا

(غالب)

* فرق ہے
ٹیکنالوجی میں Outdate ہونے اور

Values میں Outdate ہونے میں

* فرق ہے
Freedom For اور Freedom From میں
Freedom of Choice اور
Choice of Consequences میں
(ہمارا اختیار Choice پر ہوتا ہے
کسی Choice کے Consequences پر نہیں)

* فرق ہے
اختیار اور اقتدار میں
نہ ماننے اور انکار کرنے میں
ماننے اور انکار نہ کرنے میں

* فرق ہے
کسی رول Role کو دل سے قبول کرنے اور مجبوراً" اختیار کرنے میں
(کعبہ کو چلا ہوں نظر سوئے دیر ہے
مڑ مڑ کے دیکھتا ہوں کوئی دیکھتا نہ ہو)
(تیرا دل تو ہے صنم آشنا
تجھے کیا ملے گا نماز میں)
(اقبال)

* فرق ہے
نصاب تدریس Syllabus اور
نصاب تعلیم Curriculum میں
Visible اور Invisible یا Hidden Curriculum میں
(استاد خود ایک کری کیولم ہوتا ہے)

* فرق ہے

Conscious Motivation اور

Unconscious Motivation میں

* Critical Thinking اور

Critical Attitude میں

* فرق ہے

Convergent Thinking اور

Divergent Thinkig میں

* Reason کرنے اور Rationalise کرنے میں

* فرق ہے

Frustration اور Depression میں

Phobia اور Fear میں

Anxiety اور Worry میں

* فرق ہے

Practical ہونے اور

Pragmatic ہونے میں

Generation Gap اور

Credibility Gap میں

Credibility Gap اور Communication Gap میں

* فرق ہے

Condition اور Conditioning میں

Clssical Conditioning اور

Operant Conditioning میں

* فرق ہے

Grace اور Glamour میں

* کوئی مسئلہ ہونے اور کسی چیز کو مسئلہ بنانے میں

* فرق ہے
اقرار کی خاموشی اور انکار کی خاموشی میں
تائید کی خاموشی اور تردید کی خاموشی میں
محبت کی خاموشی اور نفرت کی خاموشی میں
اعتراف کی خاموشی اور اعتراض کی خاموشی میں
(ایک خاموشی بے بسی کی خاموشی بھی ہوتی ہے)
(خاموشی کو سمجھنا ہی اصل سمجھنا ہے)

* فرق ہے
ہنسی ہنسی میں
پہلے آتی تھی حال دل پہ ہنسی
اب کسی بات پر نہیں آتی
(غالب)

* فرق ہے
آنسو آنسو میں
ہر آنسو کی اپنی داستان ہوتی ہے
تھمتے تھمیں گے آنسو، بہتے ہیں اشک توبہنے دو
جس سے بڑھے بے چینی دل کی، ایسی تسلی رہنے دو
(آرزو لکھنوی)

---

* Critical Thinking کی استعداد کسی میں پیدائشی طور پر نہیں ہوتی۔ اس کے لیے شعوری مشق کرنا پڑتی ہے۔

* فرق ہے

Quality Control اور Quality Management میں

Quality Control اور Quality Audit میں

Quality Audit اور Quality Assurance میں

* فرق ہے

Time Management اور Direction Management میں

Urgent کام میں اور Important کام میں

Contnuous Quality Improvement (C.Q.I.) اور Total

Quality Management میں

* فرق ہے

Theory, Concept, Principle اور Law میں

* فرق ہے

Basic Life Skills

اور

Change Coping Skills میں

* فرق ہے

کسی شخص‘ ادارہ یا چیز Commodity کی

Catching Power یا Attracting Power

اور

Holding Power میں

---

* جب کوئی کام کرنے کا ہو تو یہ نہیں دیکھا جاتا کہ وہ مشکل ہے یا آسان‘

Pleasent ہے یا Un pleasent

درس زندگی

In Search of Wisdom

درس زندگی

In Search of Wisdom

* افلا تعقلون
کیا تم لوگ عقل سے کام نہیں لیتے؟ (القرآن)

* افلا تفکرون
کیا تم لوگ سوچتے نہیں؟ (القرآن)

* افلا یتدبرون
کیا وہ لوگ تدبر، غور و فکر نہیں کرتے؟ (القرآن)

I think therefore I am — فرانسیسی فلسفی ڈیکارٹ (1596-1650)

* انسان کی امتیازی خاصیت اس کی سوچنے کی صلاحیت، اس کی Thinking ہے۔

"That those who think must govern those that toil". (Goldsmith)

* Thinking دو قسم کی ہوتی ہے:

Convergent Thinking اور Divergent Thinking

* Divergent Thinking بھی دو قسم کی ہوتی ہے۔

Creative Thinking اور Critical Thinking

* Critical Thinking اور Critical Attitude میں فرق ہے۔

* Critical Thinking درحقیقت Cognitive ہوتی ہے

Critical Attitude بنیادی طور پر جذباتی (Emotional) رویہ ہوتا ہے۔)

* "As he thinks in his heart, so he is." (Old Testament)

* انسان کی Thinking کا اس کے رویوں ہی پر نہیں، اس کی صحت پر بھی براہ راست اثر پڑتا ہے۔

Nothing is good or bad, thinking makes it so. (شیکسپیئر)

* Stream of Consciousness انسان کی اندرونی شخصیت کی غماز ہوتی ہے۔

* Exposure سے Awarness آتی ہے' آنکھیں کھلتی ہیں۔

حسد سے دل اگر افسردہ ہے گرم تماشا ہو
کہ چشم تنگ شاید کثرت نظارہ سے وا ہو (غالب)

* کھڑکی کے سامنے کھڑا ہونا بہتر ہے آئینے کے سامنے کھڑا ہونے سے

(چینی کہاوت)

* علم کی کمی خلوص سے پوری ہو جاتی ہے۔ لیکن خلوص کی کمی کسی چیز سے پوری نہیں ہوتی۔

(رشید احمد صدیقی)

* استاد کی Competence کی کمی (Shortfall) شاگرد Condone کر دیتا ہے۔ لیکن اس میں خلوص کی کمی نالائق سے نالائق شاگرد بھی Condone نہیں کرتا۔
* استاد کی محبت سب سے بڑی اور سب سے اہم Teaching Aid ہے۔ (پستالوزی)
* طالب علم کا اصل مقابلہ اپنے آپ سے ہوتا ہے' دوسروں سے نہیں۔
* "تم اپنی محبت اپنے بچوں کو دو' جتنی دے سکو۔ مگر اپنا تخیل نہیں۔ ہر بچہ اپنا تخیل اپنے ساتھ لاتا ہے"

(خلیل جبران)

* قومیں تعلیمی اداروں میں بنتی ہیں اور اگر تباہ ہوتی ہیں تو وہیں تباہ ہوتی ہیں۔

"The battle of Waterloo was won on the playing fields of Eton and Harrow."

* ہر انسان کا اپنا چیلنج ہوتا ہے' اس کی Limits اور Limitations کے حوالے سے۔
* کسی کو سمجھانے سے پہلے اس کو سمجھنا ضروری ہوتا ہے۔

Seek to understand before seeking to be understood.

* جو خود نہ سمجھنا چاہے اسے آپ سمجھا نہیں سکتے۔
* Critical Thinking کی استعداد کسی میں پیدائشی طور پر نہیں ہوتی۔ اس کے لیے

شعوری مشق کرنا پڑتی ہے۔

* علم بھی دو دھاری تلوار ہے۔

* علم را بر دل زنی یارے بود
علم را بر تن زنی مارے بود

(مولانا روم)

* "Know Thy self"

یہ پہلے پہل سقراط نے کہا تھا۔

* اپنے آپ کو جاننا جتنا ضروری ہے' اتنا ہی مشکل بھی۔ البتہ Friends, Family Colleagues, اور Community میں آپ کی جو Image ہے' اس کو جاننا زیادہ مشکل نہیں۔

* جس طرح بیج میں پیڑ چھپا ہوتا ہے' اسی طرح انسان میں صلاحیتیں talents چھپی ہوتی ہیں۔ لیکن Unmapped

treasure island کی طرح!

* فرد ہو یا معاشرہ' تبدیلی اندر سے آتی ہے۔

* انسان وہی کچھ ہوتا ہے' جو وہ دل کی گہرائیوں میں سوچتا ہے۔

* انسان بالآخر وہی کچھ بن جاتا ہے جو وہ شعوری اور لاشعوری طور پر اپنے آپ کو Suggest کرتا رہتا ہے۔

اسی طرح Self-Image بنتی ہے۔

* جب کوئی کام کرنے کا ہو تو یہ نہیں دیکھا جاتا کہ وہ مشکل ہے یا آسان'

Pleasent ہے یا Un pleasent

کہ جن سختیوں کو اٹھانا ہے مشکل
وہی ہیں کچھ اے دل اٹھانے کے قابل

(حالی)

* ہر آدمی کی اپنی دھن ہوتی ہے۔

فرق اس سے پڑتا ہے کہ کس کی دھن کیا ہے۔

* سخت کوشی سے ہے تلخ زندگانی انگبیں
* جوئے شیر و تیشہ و سنگ گراں ہے زندگی

(اقبال)

* ہر دم مجھے تلاش نئے آسماں کی ہے

(سودا)

جی خوش ہوا ہے راہ کو پرخار دیکھ کر

(غالب)

تندیٔ بادِ مخالف سے نہ گھبرا اے عقاب
یہ تو چلتی ہے تجھے اونچا اڑانے کے لیے

(اثر صہبائی)

چلا جاتا ہوں ہنستا کھیلتا موجِ حوادث سے
اگر آسانیاں ہوں زندگی دشوار ہو جائے

(اصغر گونڈوی)

* زندگی کی Marathon Staple Chase Race میں کوئی ایک ہار کوئی ایک جیت کوئی اہمیت نہیں رکھتی۔
* Luck is a whole اور Life is a whole
* Optimist وہ ہے جو ہر Difficulty میں ایک Opportunity دیکھتا ہے اور Pessimist وہ ہے جو ہر Opportunity میں ایک Difficulty دیکھتا ہے۔
* تکلیف گزر جاتی ہے' تخلیق باقی رہ جاتی ہے۔

"The pain passes but the pleasure of the creation of beauty remains." (Renoir)

* کامیابی Concentration میں ہے۔
* کوئی قوت' Will کی قوت سے زیادہ Effective نہیں ہوتی۔

* اصل کام اپنے Roles کو Balance کرنا ہے۔
* جسے آگے بڑھنا ہو' وہ پیچھے مڑ کر نہیں دیکھتا۔
* کام کرنے اور اس کی Understanding ہونے میں فرق ہے۔
* Clock یعنی Time Management کی اہمیت اپنی جگہ' لیکن اصل چیز Direction Management یعنی Compass ہے۔
* Self-Devaluation میں ایک فرد ہی نہیں' پوری قوم بھی مبتلا ہو سکتی ہے۔
* کام کے چار Quadrants ہوتے ہیں۔

1. Urgent important
2. Urgent Not important
3. Important Urgent
4. Important Not urgent

* بعض لوگوں کی ساری زندگی Urgent لیکن Not Important کاموں کے پیچھے دوڑتے گزر جاتی ہے
* رویوں Attitudes کو بدلنا اس لیے مشکل ہوتا ہے کہ ان کی جڑیں Values اور Personality Factors میں ہوتی ہیں۔
* زندگی کی بہت سی منزلوں میں کامیابی کے لیے Communication Skill بہت Count کرتی ہے۔

ہو گئی ہے غیر کی شیریں زبانی کارگر
عشق کا اس کو گماں ہم بے زبانوں پر نہیں

(غالب)

* سچ سننا سچ کہنے سے بھی مشکل تر مرحلہ ہے۔ مشتاق یوسفی کا فقرہ ہے: "بات بہت بری لگی' سچ ہو گی۔"
* آدمی کے ارادے کی تکمیل میں اس کی شخصیت کی چار صفتیں بروئے کار آتی ہیں۔ دو ارادے سے پہلے اور دو ارادے کے بعد۔ ارادے سے پہلے تو اس کی

خودمختاری اور اس کی قوت فیصلہ آشکارا ہوتی ہے۔ ارادے کے بعد اس کی مضبوطی اور اس کا ثبات

* بعض لوگ اپنی صلاحیتوں کے قابو میں ہوتے ہیں۔ حالانکہ بات صلاحیتوں کو قابو میں رکھنے سے ہی بنتی ہے۔
* نئی بنیادیں وہی لوگ بھر سکتے ہیں جو اس راز سے واقف ہوں کہ پرانی کیوں بیٹھ گئیں۔ (مختار مسعود)
* بعض آدمیوں کی زندگی میں بڑائی کا ایک دن آتا ہے۔ اس دن کے ڈھلنے کے بعد، ممکن ہے ان کی باقی زندگی اس بڑائی کی نفی میں گزر جائے۔

(مختار مسعود)

* عزیز رکھنے کی چیز صحت ہے نہ کہ زندگی۔
* Tension عموماً Counter-productive ہوتا ہے
* Tension میں انسان کی سوچ کی سوئی رک جاتی ہے۔
* Tension کسی Obsession کے نتیجے میں Brooding سے پیدا ہوتا ہے۔
* Tension دشمن ہے صحت کا، خوشی کا اور Efficiency کا۔
* Tense ماحول میں کام نہیں ہو سکتا۔
* "سوال سے خودی ضعیف ہوتی ہے" (اقبال)
* "غیرت ہے بڑی چیز جہان تگ و دو میں" (اقبال)
* زندگی میں ہر انسان کے Contribution کی اپنی صورت ہوتی ہے۔
* حسن ہو، ذہانت یا کوئی اور خداداد Talent اس کو Overexpose یا Overproject نہ کرنا ہی فراست ہے۔
* انسان کی کامیابی یا ناکامی کا آخری Test یہ ہے کہ اس نے دنیا کو کس حالت میں پایا اور جب چھوڑا تو کتنا بہتر چھوڑا۔ خواہ یہ فرق کتنا ہی کم کیوں نہ ہو۔
* زندگی کا Challenge ہر ایک کے لیے یکساں نہیں ہوتا۔ ہر ایک کی Limits اور Limitations مختلف ہوتی ہیں۔

* معاف کر دینا انسان کے اختیار میں ہوتا ہے بھلا دینا نہیں' خصوصاً کسی Traumatic Experience کو معاف کر دینا Moral Discretion ہے' بھلا دینا (Psychological process)

یاد ماضی عذاب ہے یا رب
چھین لے مجھ سے حافظہ میرا

* ناصح بننا آسان ہے' غم گساری کرنا مشکل۔

یہ کہاں کی دوستی ہے کہ بنے ہیں دوست ناصح
کوئی چارہ ساز ہوتا کوئی غم گسار ہوتا

* لیڈر کی پہچان ہے:

Selflessness, Truthfulness, Vision and Commitment

لیکن effective ہونے کے لیے Charismatic personality بھی چاہئے

* پسند و ناپسند کی جڑیں اکثر پرانی Emotional Conditioning میں ہوتی ہیں۔

* Jealousy عموماً Inferiority Complex کا نتیجہ ہوتی ہے۔

* ایک ہی واقعہ ایک شخص کو ایک طرح متاثر کرتا ہے' دوسرے کو دوسری طرح۔

* غلط امید رکھنا نادانی ہے اور غلط امید دلانے کی وجہ Moral Courage کی کمی ہوتی ہے یا پھر Sheer Dishonesty -

* اگر انکار کے سوا کوئی اور Option نہ ہو تو شروع کا Blunt انکار بعد کی بہت تکلیف دہ Embarrassment سے بچا لیتا ہے۔

* سیرت میں کوئی خامی رہ جاتی ہے تو تنگ دستی میں بالضرور اور بڑی شدت سے ابھرتی ہے۔

* دولت اور فراغت سے اشخاص بدلتے نہیں' بے نقاب ہوتے ہیں۔

(رشید احمد صدیقی)

آگ سے آگ نہیں بجھتی، نفرت سے نفرت ختم نہیں ہوتی۔ (بھگت کبیر)

* دنیا باقاعدہ ہے بے قاعدہ نہیں۔ Law of Farm زندگی کے ہر شعبہ میں کام کرتا ہے۔
* جو شخص یہ سمجھتا ہے کہ دنیا Principles کے تابع ہے' اس میں Humility آجاتی ہے۔
* اچھے برے لوگ مرجاتے ہیں۔ لیکن ان کے اچھے برے کام نہیں مرتے۔ ان کے کاموں کے اچھے برے اثرات باقی رہتے ہیں۔ جس طرح خیر جاریہ ہوتا ہے' اسی طرح شر جاریہ بھی ہوتا ہے۔
* جس طرح "Life is a whole"

اسی طرح "Integrity is a whole"

اسے ٹکڑوں میں نہیں بانٹا جا سکتا۔ یا تو زندگی میں Integrity ہوتی ہے یا نہیں ہوتی۔
* زندگی میں ہم جس شخص کے متعلق سمجھتے ہیں کہ اسے اپنے نفس پر قابو حاصل ہے' اس کی ہم بڑی عزت کرتے ہیں۔
* "جس کا آج کل سے بہتر نہیں' وہ خسارے میں رہا۔" (حدیث رسول حکیمؐ)
* خوب سے خوب تر کی جستجو'

Quality Quest

Continuous Quality Improvement

Total Quality Management

کے نئے Concepts اسی حدیث نبوی ﷺ کی بازگشت ہیں۔
* ایک عظیم انسان اپنی شکست میں بھی زندہ رہتا ہے۔
* ماحول کا اثر اپنی جگہ لیکن ماحول کا کوئی Constraint انسان کے Vision اور Will سے بڑا نہیں ہوتا۔
* ماحول کا اثر ہر انسان پر یکساں نہیں ہوتا۔

پرواز ہے دونوں کی اسی ایک فضا میں
کرگس کا جہاں اور ہے شاہیں کا جہاں اور (اقبال)

* ایران کی مہم میں سکندر اعظم نے کہا تھا:

"I don't want to steal victory"

* ایران سے ہندوستان آتے ہوئے جب فارسی کے مشہور شاعر عرفی کے دیوان کا مسودہ دریائے کابل میں غرقاب ہوا تو اس نے کہا تھا: "الحمدللہ! ناگفتہ با قیست!"

* Talent اور Potential کی برابری اور حقوق کی برابری Equality میں فرق ہے۔

* Freedom کا مطلب ہے

Freedom to choose

* ایک نیا تصور حیات سیاسی اور معاشرتی زندگی کی بنیادوں تک کو ہلا دیتا ہے۔

* First Things First اس طرح شروع ہوتی ہے۔

To live, to love, to learn, and to leave a legacy

* اچھی سے اچھی بات بھی ایک حد تک اچھی ہوتی ہے۔

* آخر کار انسان Creature of impulse ہی ہے۔

* بعض لوگ دوسروں کی عزت کو اپنی توہین سمجھتے ہیں۔ (رشید احمد صدیقی)

* بیشتر خوف پرانی اور لاشعوری Conditioning کا نتیجہ ہوتے ہیں۔

* لاشعوری خوف شعوری خوف سے زیادہ بے چین رکھتا ہے۔

* اولاد کی ناکامی کا دکھ اپنی ناکامی سے زیادہ ہوتا ہے۔

* چونکہ بزرگوں کی ٹیکنالوجی Out-date ہو جاتی ہے اس بنا پر نئی نسل کے بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ان کی قدریں بھی دور از کار ہو گئی ہیں اور زندگی کا تجربہ بھی Irrelevant ہو گیا ہے۔

* چھوٹے آدمی چھوٹی چیزوں کو بڑا سمجھتے ہیں۔

"These little things are great to little men" -- Goldsmith

* پودوں کی طرح انسانوں کی بھی اپنی اپنی Magnetic Field ہوتی ہے۔

* وقت گزرنے کے ساتھ کچھ لوگوں کی قدر بڑھتی ہے اور کچھ کی گھٹتی ہے۔
* انسان کی کامیابی کا آخری حوالہ یہ ہے کہ اس کا بڑھاپا کتنا graceful اور کتنا Inspiring ہے۔
* دیر تک پرکشش رہنے کا تعلق شخصیت سے ہوتا ہے۔
* سب سے مشکل آرٹ اور سب سے اچھا آرٹ زندگی گزارنے کا آرٹ - Art of living ہے اور اس کا بھی سب سے مشکل مرحلہ ہے ______

Growing Old Gracefully

* شخصیت کی ایک جھلک آواز میں بھی ہوتی ہے۔
* "لہجے کا اثر الفاظ سے بھی زیادہ ہوتا ہے۔"
* "نام میں کیا رکھا ہے۔" (الغزالی)

یہ قول بڑی حد تک صحیح ضرور ہے۔ لیکن نام کی Image کے Impact سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا۔

* ہنسی تازہ ہوا کا جھونکا ہے۔ لیکن ہر آنسو کی اپنی داستان ہوتی ہے۔

تھمتے تھمتے تھمیں گے آنسو
رونا ہے کچھ ہنسی نہیں ہے

* جو تمہارے ساتھ ہنستا ہے' تم اسے بھول سکتے ہو۔ لیکن جس نے تمہارے ساتھ آنسو بہائے ہیں اسے نہیں بھول سکتے۔ (خلیل جبران)
* مختلف انسانوں کو ملال' افسوس اور دکھ مختلف حوالوں سے ہوتا ہے۔
* ایک Tense آدمی دوسرے کو Tense کرکے چھوڑتا ہے اور

افسردہ دل افسردہ کند انجمے را

* Imagine کرنے سے لطف بھی ملتا ہے اور اذیت بھی ہوتی ہے۔ برسوں پرانی Situation کو بھی Imagine کرنے سے انسان پر وہی کیفیت طاری ہو سکتی ہے۔ وجہ یہ ہے کہ Sub-conscious Mind حقیقت (Reality) اور تخیل (Imagination) (Mere) میں فرق نہیں کرتا۔

* Self-Image مثبت (Positive) یا منفی (Negative Suggestions) سے بنتی یا بگڑتی ہے۔
* "جس کا عمل ہے بے غرض اس کی جزا کچھ اور ہے" (اقبال)
* جو سوچ سمجھ کر اختلاف کرتا ہے وہ اتفاق سے قریب تر ہوتا ہے۔
* جو انکار یا اقرار کسی کے رویہ میں مضمر ہو وہ زبان کے اقرار یا انکار سے زیادہ قابل اعتبار ہوتا ہے۔
* تکلیف اٹھا لینا بہتر ہے ذلت اٹھانے سے۔ (حضرت علیؓ)
* مولانا روم نے اپنے آئیڈیل Life Style کا نقشہ یوں کھینچا ہے:

دست بہ کار دل بہ یار

اور علم کی حقیقت یوں بیان کی ہے:

علم را بر دل زنی یارے بود
علم را بر تن زنی مارے بود

* وہ لمحہ بہت قیمتی ہوتا ہے جب کوئی نئی Insight انسان کے دل میں روشنی کی لکیر کی طرح اتر جاتی ہے۔
* لوگ تبدیلی Change تو چاہتے ہیں لیکن خود کو Change نہیں کرنا چاہتے۔
* "مچھلی جب سڑتی ہے تو سر سے سڑتی ہے"
* بعض مسائل کو نہ چھیڑنا ہی Best Feasible Option ہوتا ہے۔
* جب بات کرنے سے بات بگڑتی ہو تو کرنے سے حاصل؟
* تاریخ کا اپنا فیصلہ ہوتا ہے۔ وقت بڑوں بڑوں کی رعونت پر خاک ڈال دیتا ہے۔
* زندگی آزمائش بھی ہے انعام بھی۔

زندگانی کی حقیقت کوہکن کے دل سے پوچھ
جوئے شیر و تیشہ و سنگ گراں ہے زندگی
(اقبال)

* Commitment کی زندگی نام ہی آزمائش کا ہے۔

غواص محبت کا اللہ نگہباں ہو
ہر قطرہ دریا میں دریا کی ہے گہرائی
(اقبال)

* Committed انسان بہت مضبوط انسان ہوتا ہے۔
* جتنا بڑا Commitment ہو اتنا زیادہ Concentration چاہتا ہے۔
* Instituionalised خدمت پر انفرادی خدمت کو قربان کرنا پڑتا ہے۔ خدمت کی بھی اپنی ترجیحات ہوتی ہیں۔
* صحیح عمل کی بنیاد صحیح علم ہے۔
کسی بات کا صحیح ہونا ہی کافی نہیں ہوتا۔ اس کی timing بھی صحیح ہونی چاہئے۔
* بدنیتی سے کیا ہوا اچھا کام بھی برا ہوتا ہے۔
* کسی کام کی وجہ اس کا جواز نہیں ہوتی۔
* محض نیک نیتی کسی غلط اقدام کو صحیح نہیں کر سکتی۔
Good faith میں کیا ہوا غلط کام غلط ہی رہتا ہے۔
* ہرانسان ہر حوالے سے کامیاب ہو' ایسا مشکل سے ہوتا ہے
کسی کو اولاد کے حوالے سے کامیابی حاصل ہوتی ہے' کسی کا خاص contribution اس کے Profession میں ہوتا ہے۔ کسی کی پہچان اس کی Creativity بنتی ہے اور کوئی بحیثیت انسان باعث خیر کثیر بنتا ہے۔
* بعض لوگوں' خاص طور سے بعض Talented عورتوں کی ساری زندگی چاند کی طرح کسی سورج کا Satellite بن کر زندہ رہتے گزر جاتی ہے حالانکہ خود ان کے اندر سورج بننے کی صلاحیت ہوتی ہے۔
* اگر عورتیں اچھی مائیں بن جائیں تو مرد اچھے باپ اور اچھے شوہر بن جائیں گے۔
(روسو)
* کسی سسٹم کو Reject کرنے سے Frustration اور اپنے Self کو Reject کرنے سے

Depression پیدا ہوتا ہے۔

* کسی کی پرانی غلطی یا فروگزاشت کو دلیل بنا کر اسے مسلسل Condemn کرتے رہنا قرین انصاف نہیں۔ تعلقات کی بہت سی تلخیاں اسی رویے سے جنم لیتی ہیں۔
* اپنے Colleagues کی خوشی یا کامیابی پر دل سے خوش ہونا ایمان کا بڑا امتحان ہے۔
* بعض لوگ زندگی کی Marathon Race کی مشکل سے مشکل Hurdle کو تو کامیابی سے عبور کرتے چلے جاتے ہیں۔ لیکن آخری Hurdle ان کے لئے ایک مسئلہ بن جاتی ہے، یعنی

Post Retirement زندگی۔

* بعض لوگوں کے جوہر رسمی Retirement کے بعد کھلتے ہیں۔
* جو لوگ کسی Field میں Creative ہوں، وہ کبھی ریٹائر نہیں ہوتے۔
* Genius اور جنون کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ Genius کا جنون Oriented Purpose ہوتا ہے۔ Enlightened اور باعث خیر کثیر۔
* کوشش ہی سب کچھ ہے۔

زندہ ہر ایک چیز ہے کوشش ناتمام سے

* جو جتنا زیادہ سمجھتا ہے اس کی ذمہ داری اتنی ہی زیادہ ہوتی ہے۔
* Zest for life بھی بڑی چیز ہے۔
* ہزاروں خواہشیں ایسی کہ ہر خواہش پہ دم نکلے
بہت نکلے مرے ارما لیکن پھر بھی کم نکلے

گو ہاتھ میں جنبش نہیں آنکھوں میں تو دم ہے
رہنے دو ابھی ساغر و مینا مرے آگے

(غالب)

* زندگی کے ہر دور کا حسن علیحدہ ہوتا ہے۔ اسی طرح زندگی کے ہر دور کی

آزمائشیں اور نعمتیں بھی علیحدہ علیحدہ ہوتی ہیں۔

* فراق گورکھپوری نے ایک خط میں اپنے عزیز کے بارے میں لکھا: "وہ اچھا کیا ہوتا۔ وہ تو برا بھی نہ بن سکا۔"

* تو اگر میرا نہیں بنتا نہ بن' اپنا تو بن

(اقبال)

* انسان کسی وقت بھی سنبھل سکتا ہے' بگڑ سکتا ہے۔
* آدمی کا شیطان آدمی ہے

(پریم چند)

* جب Role Model مایوس کرتا ہے تو بڑی مایوسی ہوتی ہے۔
* اخلاقی عمل سماجی عمل ہوتا ہے' اختیار اور Choice کی آزادی کے ساتھ۔
* اچھائی اور برائی کا سارا نظام اختیار اور Choice کی آزادی میں پوشیدہ ہے۔
* انسان کو یہ شرف حاصل ہے کہ وہ توفیق الٰہی اور استعداد انسانی کے مطابق اپنے آپ کو بہتر و برتر بنا سکتا ہے۔

غیر معمولی حد تک بہتر و برتر!

* یہ معلوم ہو جانے سے کہ نیکی کیا ہے' آدمی نیک نہیں ہو جاتا۔ نیک بننے کیلئے نیکی کرنا بھی لازمی ہے۔
* E.S.P. یعنی Extra Sensory Perception یعنی کشف بھی ایک حقیقت ہے۔
* ہر گروپ میں ایک Peck order از خود بن جاتا ہے۔
* مذہبی آدمی ہونے اور اخلاقی آدمی ہونے میں فرق ہے۔
* نعمت کا تحفظ شکر ہے اور تکلیف کا تدارک صبر۔ (حضرت علیؑ)
* عطا کا پہلا حق یہ ہے کہ انسان اس کا شکر ادا کرے۔ دل شکر سے لبریز ہو تو روشن ہو جاتا ہے۔ شکوہ کیجئے تو بجھ جاتا ہے ناشکر گزار ہو تو پتھر بن جاتا ہے۔ شکر گزار ہمیشہ روشن ضمیر اور روشن دماغ ہوتا ہے۔ ناشکر گزار بے ضمیر اور بد دماغ ہوتا ہے۔ (مختار مسعود)

* شکر عطا لیکن کیسے؟ --- جان دی' دی ہوئی اسی کی تھی!
* ہر آدمی اپنے عمل کے خیر و شر میں زندہ رہتا ہے

(رشید احمد صدیقی)

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے

(اقبال)

* زندگی کی سب سے بڑی قدر عدل ہے (افلاطون)
* خدا دوست' انسان دوست!
* Vision اور Will سے کبھی کبھی بظاہر Impossible باتیں بھی ممکن ہو جاتی ہیں۔
* بے خطر کود پڑا آتش نمرود میں عشق (اقبال)

چینی معلم اخلاق کنفیوشس نے کہا:

"اندھیرے کو مسلسل برا کہنے سے کہیں بہتر یہ ہے کہ مٹی کا ایک چھوٹا سا دیا جلا دیا جائے۔"

* جس سرحد کو اہل شہادت میسر نہ آئیں' وہ مٹ جاتی ہے۔
* جس آبادی میں اہل احسان نہ ہوں اسے خانہ جنگی اور خانہ بربادی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔
* جس تمدن کو اہل جمال کی خدمات حاصل نہ ہوں وہ خوشنما اور دیرپا نہیں ہوتا۔

(مختار مسعود)

* اہل شہادت اور اہل احسان میں فرق صرف اتنا ہے کہ شہید دوسروں کیلئے جان دیتا ہے' محسن دوسروں کے لئے زندہ رہتا ہے۔ (مختار مسعود)
* صرف اپنے لئے جینا بھی کوئی جینا ہے؟

دیئے سے دیئے کو جلاتے چلو
جس راہ سے گزرو پھول کھلاتے چلو

* کسی کار خیر کی Logistic Support بھی کار خیر ہے۔

* پس منظر میں رہ کر کسی کار خیر کو Sustain کرنا بھی کم اہم نہیں۔

They also sorue who only stand and wait. (Milton)

* اقبال کے شعر:

اے طائر لاہوتی اس رزق سے موت اچھی
جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی

کے حوالے سے مختار مسعود نے "آواز دوست" میں لکھا ہے:

"رزق ہی سے نہیں، بعض کتابوں سے بھی پرواز میں کوتاہی آتی ہے۔"

اسی طرح بعض تعلقات اور Roles سے بھی پرواز میں کوتاہی آتی ہے۔

* Basic life skills میں مہارت آسانی سے نہیں آتی۔

ایک ہم ہیں کہ لیا اپنی ہی صورت کو بگاڑ
ایک وہ ہیں جنہیں تصویر بنا آتی ہے (غالب)

* بعض اوقات کسی سے لمحہ بھر کی Chance Meeting دل میں اتر جاتی ہے۔
* بعض شخصیتیں بہت Charismatic ہوتی ہیں۔
* محبت تو Person سے بھی ہو سکتی ہے۔ لیکن عزت صرف Personality کی ہوتی ہے۔
* جس سے اٹوٹ تعلق ہو یا رکھنا ضروری ہو، اسے شرمندہ کرنا اچھا نہیں ہوتا۔
* جب کوئی اپنا غلطی کرتا ہے تو اس میں کچھ غلطی اپنی بھی ہوتی ہے۔
* اپنوں کی مروت اور محبت کو بھی حد سے زیادہ Strain نہیں کرنا چاہئے۔
* جو فاصلے قربت سے پیدا ہوں وہ بہت گھمبیر ہوتے ہیں اور بڑھتے ہی جاتے ہیں۔

وہ جو قربتوں نے بڑھا دیئے کبھی کم ہوئے نہ وہ فاصلے

* محبت ہو یا عزت کبھی Static نہیں رہتی، بڑھتی نہیں تو گھٹتی ہے۔
* ایک وقت ہوتا ہے ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونے کا اور ایک لمحہ ہوتا ہے عہد وفا نبھانے کا۔

آخر شب دید کے قابل تھی بسمل کی تڑپ

صبح دم کوئی اگر بالائے بام آیا تو کیا (اقبال)

* اچھے میاں بیوی کی ایک پہچان یہ بھی ہے کہ وہ بچوں کی نگاہ میں ایک دوسرے کے Image کو مسلسل Build Up کرتے رہتے ہیں۔
* Committed یا Creative میاں یا بیوی کو گھر میں Sustain کرنا بھی کم اہم کام نہیں۔
* ایک مرد کی خوشی ہی نہیں' اس کی صحت اور پیشہ وارانہ کامیابی بھی خاصی حد تک اس کی "نصف بہتر" کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔
* اچھا شوہر ہونا اچھا باپ ہونے سے بھی زیادہ مشکل مرحلہ ہے۔
* ماں کا Role اہم ضرور ہے لیکن ایک لحاظ سے آسان بھی ہے کہ Uni-diretional اور Built-In ہوتا ہے۔ بیوی کا Role اس اعتبار سے مشکل تر ہوتا ہے کہ وہ Built-in نہیں ہوتا اور Multi-dimensional ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اچھی مائیں تو مل جاتی ہیں لیکن اسی تناسب سے اچھی بیویاں نہیں ملتیں۔
* اکثر تعلقات اور معاملات Over-reaction سے بگڑتے ہیں۔
کامیاب انسان Proactive اور ناکام reactive ہوتے ہیں۔
* اعتماد پربت کا پتھر ہے۔ ایک بار اکھڑ جائے تو نیچے ہی آتا ہے۔

(پریم چند)

* ایک انسان کو مجموعی طور پر اس کی Values اور مزاج کے حوالے سے سمجھنا بہتر ہوتا ہے۔ اس کے کسی
Neurotic Behaviour پر نہ جانا چاہئے۔
* کسی کی سوچ کے رخ کو سمجھنا اس سے بحث کرنے سے بہتر ہوتا ہے۔ خصوصاً اس وقت جبکہ دونوں کسی اٹوٹ رشتہ میں یا ایسے تعلق میں بندھے ہوں جس کو قائم یا باقی رکھنا کسی وجہ سے ضروری ہو۔
* جس Relation پر (Pride) نہ ہو' اس سے Self-image ضرور Damage ہوتی ہے۔ زیادہ نہیں تو کم۔

* بے رخی بھی تعلق کی ایک صورت ہے۔

لاگ ہو تو اس کو ہم سمجھیں لگاؤ

(غالب)

* چپ رہنا بھی ایک جواب ہے۔
* جسم کے خلیوں (Cells) کے بدلنے کا ایک Timescale ہے۔ لیکن انسان بدلے تو ایک لمحے میں بدل سکتا ہے اور بدل بھی جاتا ہے۔
* وقت کے ساتھ شوق کی طرح Ideals اور Role Models بھی بدلتے رہتے ہیں لیکن سب کے نہیں۔
* ایک اچھی کتاب جوانی میں پڑھنا ایسا ہے جیسے چودھویں کا چاند ایک بند کمرے کے دریچے سے دیکھا جائے۔ یہی کتاب ادھیڑ عمر میں پڑھنا ایسا ہے جیسے چودھویں کا چاند گھر کے آنگن سے دیکھا جائے اور بڑھاپے میں یہی کتاب پڑھنا ایسا ہے جیسے چودھویں کا چاند کھلے میدان میں دریا کے کنارے کھڑے ہو کر دیکھا جائے۔

(چینی کہاوت)

* جس طرح خوبصورتی یا بدصورتی دیکھنے والے کی نظر (ذہن) میں ہوتی ہے اسی طرح کتاب کا مطلب پڑھنے والے کے ذہن (تجربہ) میں ہوتا ہے۔
* کام اچھا ہے وہی جس کا مال اچھا ہے

(غالب)

* یہ دور اپنے براہیم کی تلاش میں ہے (اقبال)
* سفر ہے شرط مسافر نواز بہتیرے

(آتش)

* بخش دو گر خطا کرے کوئی (غالب)
* فقط ذوق پرواز ہے زندگی (اقبال)
* دنیا بھی اک بہشت ہے اللہ رے کرم

کن نعمتوں کو حکم دیا ہے جواز کا

* محبت بہار کے موسم کی طرح اپنے پھول اپنے ساتھ لاتی ہے۔
* خاموشی کبھی ڈھال ہے کبھی ہتھیار۔
* خاموشی کو سمجھنا ہی اصل سمجھنا ہے۔
* جو کسی کو غیر نہیں سمجھتا وہ کم سے کم Strain کا شکار ہوتا ہے۔
* بعض لوگ Insulated ہو کے زندگی بسر کرتے ہیں دوسروں سے کم سے کم انسانی رابطوں کے ساتھ۔
* ہر رول کی ایک Leadership Dimension بھی ہوتی ہے۔ بعض لوگ اپنے Task کو تو Efficiently کر لیتے ہیں لیکن اس رول کے Leadership dimention کو Effectively نہیں کرپاتے۔
* ہر ماں اچھی ماں ہوتی ہے کہ اپنے بچے سے محبت کرتی ہے۔ لیکن ہر ماں دانا ماں نہیں ہوتی۔ ماؤں کی بھی دو قسمیں ہیں۔ دانا مائیں اور نادان مائیں۔

سرسید نے "تہذیب الاخلاق" کے ایک مضمون میں "دانا دنیا دار" اور "نادان دیندار" کا ذکر کیا ہے۔

* ایک وقت آتا ہے جب بچے اپنے والدین کو اور شاگرد اپنے استادوں کو Critically Evaluate کرنے لگتے ہیں۔
* عزت کرنے، محبت کرنے اور برداشت Merely tolerate کرنے میں فرق ہے۔
* اگر کسی گروپ میں کسی کی موجودگی یا عدم موجودگی کا نوٹس نہ لیا جائے تو اس کی وجہ عام طور پر

Under-developed, Non-descript

شخصیت Personality ہوتی ہے۔

* کوئی شخص مکمل طور پر برا نہیں ہوتا۔ ہو ہی نہیں سکتا برے سے برا آدمی بھی بعض لوگوں کیلئے اچھا ہوتا ہے۔ ذاتی اچھائی برائی اور Role کی اچھائی برائی میں فرق ہوتا ہے۔
* کسی کی ذاتی خوبیاں اس کے Social role کے Faults کا جواز نہیں بن سکتیں۔

* We can control our choice but we can not control the consequences of our choice

* We have freedom of choice but not freedom from choice

* اپنے آپ کو Mis-understood محسوس کرنا کرب کی انتہائی کرب انگیز صورت ہے۔

* Seek to understand before seeking to be understood.

* کسی کام کی وجہ اس کا جواز نہیں ہوتی۔

* اکثر Inter-personal تعلقات Over-reaction سے بگڑتے ہیں۔ Response Delayed کی Strategy جنگ ہی میں نہیں، انسانی تعلقات میں بھی Effective ہو سکتی ہے۔

* رویوں (Attitudes) کو بدلنا اس لیے مشکل ہوتا ہے کہ ان کی جڑیں Values یا Personality factors میں ہوتی ہیں۔

* A good man can offord to be good all the time, but a bad man can not offord to be bad all the time with all the people.

* Freedom of Choice اور Freedom from Choice میں فرق ہے۔

* Choice کو Control کرنے اور اس کے Consequences کو Control کرنے میں فرق ہے۔

* Freedom from fear اور چیز ہے اور fear of freedom اور چیز!

* بعض لوگ ذہنی طور پر تمام عمر Subordinate رہتے ہیں اور اسی "رول" میں Comfortable محسوس کرتے ہیں۔ اپنے رول کے فیصلے خود کرنا اور ان کی ذمہ

داری قبول کرنا کسی رول میں Effective ہونے کا پہلا Test ہے۔

* اپنے فیصلے خود کرنے کیلئے Vision اور Will' دونوں کی ضرورت ہوتی ہے۔

* جس طرح "Life is a whole" اور Luck is a whole

اسی طرح "Integrity is a whole"

* زندگی میں Integrity ہوتی ہے یا نہیں ہوتی۔ کردار کی دنیا میں کوئی exception نہیں ہوتی

* کسی کام کا Mission Statement اس کے Sponsor کے Vision اور Values کا مرکب ہوتا ہے۔

* دنیا باقاعدہ ہے' بے قاعدہ نہیں۔

Law of Farm فصل اگانے کا process زندگی کے ہر شعبے میں کام آتا ہے۔ بہت پرانی کہاوت۔ "As you sow, so you reap" یا

"If you don't sow, you dont reap" ایک عالمگیر سچائی ہے۔

* وقت کا فیصلہ بڑا بے رحم فیصلہ ہوتا ہے۔

یہ وقت کس کی رعونت پہ خاک ڈال گیا

یہ کون بول رہا تھا خدا کے لہجے میں

* جب کسی نے اپنے رول' کو دل سے قبول نہ کیا ہو تو یہ صورت ہوتی ہے۔

کعبے کو جا رہا ہوں نظر سوئے دیر ہے

مڑ مڑ کے دیکھتا ہوں کوئی دیکھتا نہ ہو

اقبال نے اس صورت حال پر یوں تبصرہ کیا ہے:

ترا دل تو ہے صنم آشنا - تجھے کیا ملے گا نماز میں

* روسو Rousseau کا ایک فقرہ ہے۔

"We believe much, know little"

* آوازہ خلیل ز بنیاد کعبہ نیست

مشہور گشت زاں کہ در آتش نکو نشست

(خلیل اللہ ابراہیم علیہ السلام کا شہرہ اس وجہ سے نہیں کہ انہوں نے کعبے کی بنیاد رکھی۔ بلکہ اس لیے کہ آتش نمرود کو لبیک کہا۔)

* جو سمجھ میں آگیا وہ خدا کیوں کر ہوا۔ (اکبر الہ آبادی)
* انسان کیا ہے؟

"میرے آباء و اجداد برہمن تھے۔ انہوں نے اپنی زندگیاں یہ سوچنے میں گزار دیں کہ خدا کیا ہے۔ میں اپنی زندگی اس سوچ میں گزار رہا ہوں کہ انسان کیا ہے"

(اقبال' مکالمات اقبال)

* کہتا ہے:

"Proper study of mankind is man" Alexander Pope

* ہر "تائیس" (اناطول فرانس کے ناول تائیس کی ہیروئن) (گنہگار عورت) کے اندر ایک راہبہ چھپی ہوتی ہے اور ہر راہب کے اندر ایک شیطان۔
* عقد خاندان بناتا ہے' عقیدہ زندگی!
* محبت مضبوط کرتی ہے' اسے جو محبت کرتا ہے اور اسے بھی جس سے محبت کی جاتی ہے
* اگر دیئے کا تیل صاف نہ ہو تو روشنی بھی صاف نہیں ہوتی۔
* اگر نیت صاف نہ ہو' رزق صاف نہ ہو تو کچھ بھی صاف نہیں رہتا۔
* Determinism تین قسم کا ہوتا ہے:

Genetic یا Biological یعنی انسان وہی کچھ ہوتا ہے جو اسے Genes کے ذریعے ورثے میں ملا ہے۔

Psychological یعنی انسان وہی ہوتا ہے جس طرح اسے بچپن میں اس کے والدین نے پرورش کیا یہ نظریہ فرانڈ کیا ہے۔

* بعض لوگ تیسری قسم کے determinism یعنی

Enirrommental determinism میں beleive کرتے ہیں یعنی انسان اپنے ماحول کی

گو ہاتھ کو جنبش نہیں آنکھوں میں تو دم ہے
رہنے دو ابھی ساغر ومینا مرے آگے (غالب)

* ہزاروں خواہشیں ایسی کہ ہر خواہش پہ دم نکلے
بہت نکلے میرے ارماں لیکن پھر بھی کم نکلے

(غالب)

* تھوڑا سا گلہ خدا سے
زندگی اپنی جب اس شکل سے گزری غالب
ہم بھی کیا یاد کریں گے کہ خدا رکھتے تھے

* وہ ایک سہارا جو کبھی Betray نہیں کرتا خدا کا ہے
کوئی نہیں ترا تو میری جان خدا ہے (غالب)

* کوئی برا کہتا ہے تو کہا کرے
ایسا بھی کوئی ہے سب اچھا کہیں جسے (غالب)

* پتنگے کے دل میں ستارے کی آرزو

The desire of the moth for the star. (Shallay)

* مانگا اور دیا تو کیا دیا
بن مانگے دیں تو مزہ سوا ملتا ہے (غالب)

* انسان بھی ایک معمہ ہے
سر کہیں تصور کہیں
تصور عرش پر ہے اور سر پائے ساقی پر
غرض کچھ اور دھن میں اس گھڑی میخوار بیٹھے ہیں (انشا)

* جب دل افسردہ ہو کچھ اچھا نہیں لگتا
نہ چھیڑ اے نکہت باد بہاری راہ لگ اپنی
تجھے اٹکھیلیاں سوجھی ہیں ہم بیزار بیٹھے ہیں
منبر ایک عادت میں بتا لی ہے

جس شہر میں رہنا اکتائے ہوئے سے رہنا (منیر نیازی)

* ہر کام کا ایک وقت ہوتا ہے
Time Management بھی کسی کسی کو آتا ہے

* حالی نشاط نغمہ و مے ڈھونڈتے ہو اب
آئے وقت صبح رہے رات بھر کہاں (حالی)
یاران تیز گام نے محمل کو جا لیا
ہم محو نالہ جرس کارواں رہے (حالی)

* زندگی، اے زندگی!
زندگی ہے یا کوئی طوفان ہے
ہم تو اس جینے کے ہاتھوں مر چلے (میر درد)
تمناؤں میں الجھایا گیا ہوں
کھلونے دے کے بہلایا گیا ہوں (شاد عظیم آبادی)
سنی حکایت ہستی تو درمیاں سے سنی
ابتدا کی خبر ہے نہ انتہا معلوم (شاد عظیم آبادی)
میں قریب ہوں کسی اور کے مجھے جانتا کوئی اور ہے

* فرق ہے
Equality اور Equity میں
بعض رشتوں کا کوئی نام نہیں ہوتا
لیکن ہوتے بہت مضبوط ہیں

---

* کسی کو سمجھانے سے پہلے اس کو سمجھنا ضروری ہوتا ہے۔
Seek to understand before seeking to be understood.

* جو خود نہ سمجھنا چاہے اسے آپ سمجھا نہیں سکتے۔

دانائی کی تلاش

In Search of Wisdom

افلا تفکرون

کیا تم لوگ سوچتے نہیں؟ (القرآن)

اصل مسئلہ

-1 اصل مسئلہ یہ نہیں کہ کوئی آپ کو نہیں جانتا مسئلہ یہ ہے کہ Are you worth knowing (چینی کہاوت)

-2 اصل مسئلہ یہ نہیں کہ کسی کی عزت نہیں کی جاتی۔ مسئلہ یہ ہے کہ Is one worth respecting?

-3 اصل مسئلہ یہ نہیں کہ لوگ آپ کے مخالف ہیں' مسئلہ یہ ہے کہ آپ میں وہ Vision وہ Character ہے کہ کچھ مفاد پرست لوگ آپ کی مخالفت کریں۔

-4 اصل مسئلہ وہ لڑکا نہیں جو شرارتی ہے مسئلہ وہ لڑکا ہے جو کچھ بھی نہیں Unresponsive, Listless اور Confidnec کی کمی کا مارا ہوا

(فراق گورکھپوری نے اپنے کسی عزیز کے بارے میں لکھا "وہ اچھا کیا ہوتا وہ تو برا بھی نہ ہوسکا)

-5 اصل مسئلہ یہ نہیں کہ کوئی Commodity بکتی نہیں۔ کوئی ادارہ چلتا نہیں۔ کسی شخص کو نظرانداز کیا جا رہا ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ اس Commodity ادارہ یا فرد کی Holding Power کتنی ہے؟ (جس کا تعلق C.Q.I یعنی Improvement Continuous Quality سے ہے)

-6 اصل مسئلہ یہ نہیں کہ کسی نے کسی کو بھلا دیا' مسئلہ یہ ہے کہ Is# one# worth#remembering?

-7 اصل مسئلہ یہ نہیں کہ کسی کے Superordinates اسے کیا سمجھتے ہیں۔ مسئلہ یہ ہے کہ اس کے Subordinates اسے کیا سمجھتے ہیں؟

-8 اصل مسئلہ یہ نہیں کہ کسی معاملہ میں آپ کا کتنا نقصان ہوا' مسئلہ یہ ہے کہ اس نقصان کو Precipitate کرنے میں خود آپ کا کتنا حصہ تھا؟

-9 اصل مسئلہ یہ نہیں کہ آپ کی کوئی محبت کوئی خدمت Effective نہیں ہو

رہی مسئلہ یہ ہے کہ وہ Effort' وہ محبت' وہ خدمت دراصل Genuine کتنی ہے'
Sincere کتنی ہے؟

10- اصل مسئلہ یہ نہیں کہ کسی نے آپ پر Trust نہیں کیا مسئلہ یہ ہے کہ Are you worthy of trust?

11- اصل مسئلہ یہ نہیں کہ کوئی سمجھتا نہیں' مسئلہ یہ ہے کہ وہ سمجھنا بھی چاہتا ہے یا نہیں؟

12- I won't do it اور I can't do it میں فرق ہے۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ اصل صورت حال کیا ہے۔

I can't do it or I won't do it. (Mostly it is the latter)

جب دل ہی نہ چاہے تو بہانے ہزار ہیں۔

13- اصل مسئلہ کسی کو سمجھانا نہیں سمجھنا ہے۔

14- اصل مسئلہ To reach the top نہیں بلکہ To stay at the top ہے۔

15- اصل مسئلہ Attract کرنا نہیں Hold کرنا اور کرتے رہنا ہے۔

16- اصل مسئلہ کوئی بڑا کام (اچھا کام) شروع کرنا نہیں اسے جاری رکھنا ہے۔

17- اصل مسئلہ جوانی کی خوبصورتی نہیں Forties ' Fifties اور Sixties کی دلکشی اور Grace ہے۔ (جس کا تعلق صحت ہی سے نہیں Values اور Attitudes سے بھی ہے)

18- اصل مسئلہ جوانی میں Handsome باوقار ہونا نہیں' مسئلہ old gracefully Growing ہے۔

19- اصل مسئلہ Impress کرنا یا Attract کرنا نہیں' شخصیت سے Inspire کرنا اور مسلسل Inspire کرتے رہنا ہے۔ (جو C.Q.I کے بغیر ممکن نہیں)۔

20- اصل مسئلہ محض زندگی نہیں صحت کے ساتھ کارخیر کی زندگی ہے۔

21- زندگی کا اصل مسئلہ Career کی Vertical Movement نہیں شخصیت کی Horizontal Movement ہے۔

ہمیشہ یاد رکھنا

1- Patience پتھروں کا سینہ شق کر دیتی ہے۔

2- عبادت کی قضا ہے' خدمت کی نہیں۔

3- سب سے زیادہ تاثیر یک طرفہ قربانی میں ہوتی ہے۔

4- سزا خطاؤں کی ہوتی ہے نہ کہ خامیوں کی۔

5- خاموشی کو سمجھنا ہی اصل سمجھنا ہے۔

6- گلاب کو بھی پانی دینے کی ضرورت ہوتی ہے۔

(You do'nt have to take any relation taken for granted)

7- کبھی اس غلط فہمی میں مت رہنا کہ کوئی قریب ہے تو فاصلہ نہیں ہوگا۔

8- یہ نہ سمجھنا جو کم بولتا ہے وہ کم Sensitive یا کم Intelligent ہے۔

(It may be other way round)

9- انسانی تعلقات میں بھی کوئی چیز حرف آخر نہیں ہوتی۔ جو دل توڑے وہ جوڑ بھی سکتا ہے۔

تو چل تو سہی دل شکستہ لے کر
وہ جوڑ دیں ایسا کہ پتہ بھی نہ چلے

10- ہمیشہ یاد رکھنا Forgive کرنا کسی کے اختیار میں ہوتا ہے۔ forget کرنا نہیں۔

11- ہمیشہ یاد رکھنا کسی کام کو کرنے یا نہ کرنے پر تمہارا اختیار ہے لیکن اس Choice کے Consequences پر نہیں۔ (Consequences نیچرل Laws سے Govern ہوتے ہیں)

12- ہمیشہ یادرکھنا جو Message کسی کے رویے میں ہو وہ اس کے الفاظ سے زیادہ قابل اعتبار ہوتا ہے۔

13- اگر کوئی انکار Inevitable ہو تو شروع میں Bluntly کر دینا بعد کے بہت زیادہ Embarrassment سے بچا لیتا ہے۔

14- ہمیشہ یاد رکھنا حضرت علیؓ کا یہ قول

"نعمت کا تحفظ شکر سے اور تکلیف کا تدارک صبر سے"

ہمیشہ یاد رکھنا Truest begets trust

(Trust کا Core Content جذباتی Emortional ہوتا ہے اور Integrity پر مبنی)

15- ہمیشہ یاد رکھنا

دل میں ایک دروازے سے
بدنیتی داخل ہوتی ہے تو دوسرے دروازے سے
دبے پاؤں بے چینی (اور بے برکتی) اندر آجاتی ہے

16- ہمیشہ یاد رکھنا

To understand all is to forgive all

17- ہمیشہ یاد رکھنا

حضرت علیؓ کا یہ قول کہ
"مصیبت میں گھبرانا سب سے بڑی مصیبت ہے"
ایک چینی دانشور کہتا ہے

Act in a crisis with calm and during a calm by thinking of the crisis

18- ہمیشہ یاد رکھنا

ایک چینی کہاوت:

Do not condone a small evil and do not pass by a small charity.

19- ہمیشہ یاد رکھنا

ایک چینی دانشور کا یہ قول

An inch of time is like an inch of gold, but

an inch of gold can not buy an inch of time

20- کبھی مت بھولنا

ایک دل میں، ایک وقت میں ایک محبت ایک دلچسپی رہ سکتی ہے
ایک چینی کہاوت ہے

One heart can not serve two

21- اس حقیقت کو بھی ذہن میں رکھنا

جو اشارہ نہ سمجھا وہ بات کیا سمجھے گا

ایک چینی کہاوت ہے

If one word does not suffice a thousand are wasted

-22 ہمیشہ یاد رکھنا

اقبال کا قول کہ "سوال سے خودی ضعیف ہوتی ہے"

-23 ہمیشہ یاد رکھنا

جو پیچھے مڑ کے دیکھتا ہے اس کا اگلا قدم رک جاتا ہے

-24 یہ بھی ذہن میں رکھنا

کہ خود اپنے آپ کو کوئی Negative بات Suggest کرنا خود کردہ Tension کو دعوت دینا ہے (Sub-conscious mind کے لئے وہی Reality بن جاتی ہے)۔

-25 تم نے تو منیر اپنی عادت سی بنا لی ہے جس شہر میں رہنا اکتائے ہوئے رہنا

ہمیشہ یاد رکھنا

بدگمانی کی بھی ایک عادت سی بن جاتی ہے۔

بدگمانی کا شکار Neurotic انسان Fantasize کرتا رہتا ہے اور یوں ایک tension Chain کے عذاب میں اپنے آپ کو خود مبتلا کر لیتا ہے

(بعض بدگمانیاں گناہ کے زمرہ میں آتی ہیں) (القرآن)

-26 کبھی سوچنا

Reactive ہونے اور Proactive ہونے میں فرق ہے

Reactive بندہ Circle of concern میں الجھا رہتا ہے اور Proactive انسان Circle of Influence پر focus کرتا ہے اور بالآخر effective کامیاب رہتا ہے۔

-27 ہمیشہ یاد رکھنا

کسی رول Role میں effective ہونے کیلئے Will (قوت عمل) Vision اور Values تینوں کی ضرورت ہوتی ہے' لیکن Values کی حیثیت Heart کی سی ہے۔

-28 ایک چینی دانشور کہتا ہے

A tree depends upon the roots A man depends upon his heart

29- ہمیشہ ذہن میں رکھنا

Reactive اور Proactive ہونے میں فرق ہے جو بندہ عادتاً" Reactive ہو وہ Overreact کرکے اپنے genuine interests کو بھی نقصان پہنچا لیتا ہے۔

30- کبھی نہ بھولنا

The only thing that does not charge is charge

ثبات ایک تغیر کو ہے زمانہ میں

31- لفظ Love ناؤن Noun ہی نہیں Verb بھی ہے محبت نام ہے کچھ کرنے کا ' فرہاد کی طرح جوئے شیر نکالنے کا

32- مت بھولنا

چونکہ اکثر و بیشتر مسئلوں Problems کا Core content لاشعوری طور پر Unconeciously یا Subconsciously جذباتی Emotional ہوتا ہے اسلئے سمجھانے کی Logic اور reason based approach عموماً" effective نہیں ہوتی۔

33- یاد رکھنا

behaviour کی roots رویوں attitudes میں ہوتی ہیں اور attitudes کی emotionally charged roots قدروں values میں چھپی ہوتی ہیں اس لئے کسی کے attitudes اور values کو بدلے بغیر اس کے behaviour کو بدلنا مشکل ہوتا ہے۔

34- واضح رہے

کسی سائنسی، علمی مسئلہ یا concept کو سمجھنا یا سمجھانا اسلئے نسبتاً" آسان ہوتا ہے چونکہ یہ process بنیادی طور پر ذہنی cognitive ہوتا ہے۔

35- یاد رکھنا

ناکامی کا خوف ناکامی کا ایک Potent factor بن جاتا ہے۔

36- کبھی دوچار لمحے فرصت اور سکون کے میسر ہوں توشاعر کی یہ صدا بھی سن لینا

دروازہ کھلا رکھنا (دل کا)

اور چوکھٹ پہ دیا جلائے رکھنا (محبت کا) (ابن انشاء)

خدا کے لیے

خدا کیلئے مت کرنا کوئی غلط کام اس امید میں کہ یہ چھپا رہے گا۔

خدا کیلئے مت کرنا زیادتی کسی کے ساتھ اس غلط فہمی میں کہ اس کی آنچ تم تک نہیں پہنچے گی۔

خدا کیلئے نفرت کی آگ کو نفرت سے بجھانے کی کوشش کبھی نہ کرنا۔

خدا کیلئے اپنی غلطیوں کو دوسروں کے سرتھوپ کر (Rationalize کرکے) اپنی اصلاح کے دروازے مت بند کرلینا۔

خدا کیلئے لڑ جھگڑ کر ڈرا دھمکا کر مار پیٹ کر کسی کو بدلنے کی غلطی کبھی نہ کرنا۔

خدا کیلئے مت ضائع کرنا اپنا وقت ان لوگوں سے الجھنے میں جو تم سے مختلف ہیں۔

خدا کیلئے مت تباہ کر لینا اپنا ذہنی سکون یہ سوچتے رہنے میں کہ دوسرے تمہارے بارے میں کیا سوچتے ہیں۔

خدا کیلئے ان لوگوں کے اعتماد کو کبھی ٹھیس نہ پہنچانا جو تم سے محبت کرتے ہیں۔

خدا کیلئے زیادہ چالاک بننے کی بیوقوفی کبھی نہ کرنا۔

خدا کیلئے اپنے آپ کو دوسروں کے Responses کا قیدی نہ بنا لینا۔

خدا کیلئے جو نہیں ہے اس کی حسرت میں اس کے مزہ کو خراب نہ کر لینا جو حاصل ہے۔

خدا کیلئے یہ کبھی نہ بھولنا کہ ہر کمی خلوص سے پوری ہو جاتی ہے لیکن خلوص کی کمی کسی چیز سے پوری نہیں ہوتی۔

خدا کیلئے مت بھولنا کہ دنیا میں تمہارا جہنم اور تمہاری جنت تمہاری اپنی سوچ ہے۔

خدا کیلئے مت بھولنا کہ مظلوم کے دل سے نکلی آہ خدا کے ہاں ازخود بدعا میں

بدل جاتی ہے اور تازندگی Gray hound کی طرح Chase کرتی رہتی ہے۔

خدا کیلئے خود غرضی کے زہر اور حسد کی آگ سے اپنے آپ کو بچائے رکھنے سے کبھی غافل نہ ہونا۔

خدا کیلئے انہیں جو آڑے وقت میں تمہارے کام آئے احسان فراموشی کا دکھ کبھی نہ دینا۔

(احسان فراموشی ایک واضح سگنل ہے کہ بندہ نے خودغرضی کی اندھی گلی میں پہلا قدم رکھ دیا ہے)

خدا کیلئے مت بھولنا کہ اس سے پہلے کہ پہلا لفظ تمہارے منہ سے نکلے تمہاری نیت کا Message دوسرے تک پہنچ جاتا ہے۔

خدا کیلئے مت بھولنا کہ ہر غلط کام انسان کو سب سے پہلے اپنی نظروں میں گرا دیتا ہے۔ ہر Wilful غلطی بندہ کی Self-image کو unconsciously ضرور Damage کرتی ہے۔

خدا کیلئے دوسرے کی عزت کو اپنی توہین سمجھنے کی غلطی کبھی نہ کرنا۔

خدا کیلئے Communication gap کے Causes اور Consequences کو کبھی underestimate نہ کرنا۔

خدا کیلئے Suggestion کی Prepotency کو نظرانداز کرنے کی غلطی کبھی نہ کرنا۔

خدا کیلئے کسی نعمت، محبت یا خدمت کی قدر کرنے کے لیے اس کے چھن جانے کا انتظار نہ کرنا۔

افلا تعقلون

کیا تم لوگ عقل سے کام نہیں لیتے؟ (القرآن)

اقبال کا پیغام نوجوانوں کے نام

Core Message of Iqbal

اقبال

شاعر دو قسم کے ہوتے ہیں ایک وہ جو اپنے دکھ درد یا خوشی و غم کو خوبصورت الفاظ اور خوبصورت انداز میں دنیا کے سامنے پیش کر دیتے ہیں اس طرح کہ آپ بیتی' جگ بیتی معلوم ہونے لگتی ہے۔

دوسری قسم کے شاعر اپنے دکھ درد کی بات نہیں کرتے بلکہ زندگی کے بڑے بڑے مسائل کو اپنی شاعری کا موضوع بناتے ہیں۔ رومی' سعدی' لطیف بھٹائی' خوشحال خاں خٹک' بلھے شاہ اور اقبال کا شمار دوسری قسم کے شاعروں میں ہوتا ہے۔

اقبال کو دو اور امتیاز بھی حاصل تھے۔ شاعر ہونے کے علاوہ وہ بہت بڑے فلسفی اور سیاسی مدبر بھی تھے۔ ان کی شاعری نے پورے مشرق کو جگا دیا' ایک نئے شعور کی روشنی سے جگمگا دیا اور ان کی غیر معمولی سیاسی بصیرت نے برصغیر کے مسلمانوں کو نہ صرف ایک علیحدہ وطن * کا تصور دیا بلکہ اس قومی وطن پاکستان کے لئے قائد اعظم کے نام اپنے خطوط ** کے ذریعہ ایک واضح نصب العین کی نشاندہی بھی کی۔

اقبال ملت کے نوجوانوں کو اپنے مشن کا اصل وارث سمجھتے تھے ۔

جوانوں کو مری آہ سحر دے
پھر ان شاہیں بچوں کو بال و پر دے
خدایا آرزو میری یہی ہے
مرا نور بصیرت عام کر دے

* خطبہ الٰہ آباد دسمبر 1930ء

** اقبال کے خطوط جناح کے نام (37-1936ء)

اقبال نے کہا

فقط ذوق پرواز ہے زندگی

حرکت' جدوجہد ' تگ و تاز ہی زندگی کا راز ہے ۔

چلنے والے نکل گئے ہیں
جو ٹھہرے ذرا کچل گئے ہیں

چونکہ

پوشیدہ قرار میں اجل ہے

اس لئے کوشش ہی سب کچھ ہے

زندہ ہر ایک چیز ہے کوشش ناتمام سے

جہد مسلسل کلام اقبال کا ایک بنیادی تصور ہے

تو رہ نورد شوق ہے' منزل نہ کر قبول

اقبال کا پیغام عمل کا پیغام ہے

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی

اقبال کا پیغام سخت کوشی کا پیغام ہے

سخت کوشی سے ہے تلخ زندگانی انگبیں

اقبال نے بتایا

جوئے شیر و تیشہ و سنگ گراں ہے زندگی

زندگی کی ترجیحات (Priorities) کا تعین کامیاب زندگی کی پہلی شرط ہے۔ اس سلسلہ میں اقبال نے واضح طور پر فیصلہ دیا ۔

شمشیر و سناں اول طاؤس و رباب آخر

اقبال نے نوجوانوں کی Self Image کو ابھارا' انہیں ان کی اہمیت کا احساس دلایا ۔

ہر فرد ہے ملت کے مقدر کا ستارہ

جدوجہد کی زندگی میں مشکلات بھی پیش آتی ہیں۔ اقبال نے نوجوانوں کو حوصلہ دیا ۔

شاہیں کبھی پرواز سے تھک کر نہیں گرتا
پر دم ہے اگر تو، تو نہیں خطرۂ افتاد

ماحول کی رکاوٹوں کے بارے میں اقبال نے نوجوانوں کو یاد دلایا

پرواز ہے دونوں کی اسی ایک فضا میں
کرگس کا جہاں اور ہے شاہیں کا جہاں اور

اقبال نے نوجوانوں کو غیرت مندی کا سبق دیا

غیرت ہے بڑی چیز جہان تگ و دو میں
اے طائر لاہوتی اس رزق سے موت اچھی
جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی

اور ایک خط میں لکھا:

"سوال سے خودی ضعیف ہوتی ہے"

اقبال نے زندگی میں ڈسپلن کی اہمیت کو اجاگر کیا۔

صنوبر باغ میں آزاد بھی ہے پا بہ گل بھی ہے
انہی پابندیوں میں حاصل آزادی کو تو کر لے

معلومات اور علم میں، تقلیدی تعلیم Reproductive education اور تخلیقی تعلیم Creative education میں جو فرق ہے اقبال نے اس کی نشاندہی بھی کی ۔

تجھے کتاب سے ممکن نہیں فراغ کہ تو
کتاب خواں ہے مگر صاحب کتاب نہیں

اقبال نے تعلیم میں تحقیق (Research) پر زور دیا۔ ان کا مشہور قول ہے۔

علم حاصل کرو اور علم پیدا بھی کرو

ان کے اصل الفاظ یہ تھے:

Collect Knowledge as well as create knowledge..

تحقیق (ریسرچ) کے سلسلہ میں اقبال نے کہا

جہان تازہ کی افکار تازہ سے ہے نمود

افکار تازہ کیلئے کھلا ذہن چاہیے۔ اسلئے اقبال نے سمجھایا۔

آئین نو سے ڈرنا طرز کہن پہ اڑنا
منزل یہی کٹھن ہے قوموں کی زندگی میں

اقبال کا آئیڈیل تھا' مرد خود آگاہ و خدامست' حضرت علی کا قول ہے عرف ربہ' عرف نفسہ' (جس نے اپنے آپ کو پہچانا اس نے اپنے رب کو پہچانا)' سقراط نے کہا تھا Know Thyself (اپنے آپ کو پہچانو)' جدید ماہرین نفسیات کہتے ہیں کہ Self-Image ہی شخصیت (Personality) کی بنیاد ہے۔ اقبال کی تعلیم بھی خودشناسی' خود آگہی کی تعلیم ہے۔

اپنے من میں ڈوب کر پا جا سراغ زندگی
تو اگر میرا نہیں بنتا نہ بن اپنا تو بن

اقبال نے نوجوانوں کو ملت سے رشتہ استوار رکھنے کی تلقین کی

پیوستہ رہ شجر سے امید بہار رکھ

اور

فرد قائم ربط ملت سے ہے تنہا کچھ نہیں

اقبال نے نوجوانوں کو یاد دلایا۔

کبھی اے نوجواں مسلم تدبر بھی کیا تو نے
وہ کیا گردوں تھا جس کا تو ہے اک ٹوٹا ہوا تارا

اقبال کی نظر تعمیر حرم پر تھی۔

ہو تری خاک کے ہر ذرے سے تعمیر حرم

حرم (کعبتہ اللہ) ملت کے اتحاد کی علامت ہے ضروری تھا کہ حرم کی پاسبانی کے لئے سارے مسلمان متحد ہوں۔

ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کیلئے
نیل کے ساحل سے لے کر تابخاک کاشغر

یکجہتی کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ فرقہ پرستی بنتی ہے

یوں تو سید بھی ہو مرزا بھی ہو افغان بھی ہو
تم سبھی کچھ ہو بتاؤ تو مسلمان بھی ہو

اقبال دیکھ رہے تھے کہ ۔

ہوس نے کر دیا ہے ٹکڑے ٹکڑے نوع انساں کو

اس لئے انہوں نے کہا ۔

اخوت کا بیاں ہو جا محبت کی زباں ہو جا

اقبال چاہتے تھے ۔

بے لوث محبت ہو بیباک صداقت ہو

بلند مقاصد ہی انسان کو بلند کرتے ہیں۔ اس لیے اقبال نے تلقین کی ۔

رفعت میں مقاصد کو ہمدوش ثریا کر

اقبال نے نوجوانوں کو واضح طور پر بتایا کہ کردار کی بنیادیں کیا ہیں ۔

یقیں محکم، عمل پیہم، محبت فاتح عالم
جہاد زندگانی میں ہیں یہ مردوں کی شمشیریں

اقبال ملت کے نوجوانوں کو رول ماڈل (Role Model) دیکھنا چاہتے تھے تاکہ وہ اپنے رول کے چیلنج کو قبول کر سکیں ۔

سبق پھر پڑھ صداقت، کا عدالت کا، شجاعت کا
لیا جائے گا تجھ سے کام دنیا کی امامت کا

اقبال فلسفی شاعر تھے، انہوں نے نہ صرف نوجوانوں بلکہ تمام دنیا کو اس حقیقت سے خبردار کیا کہ بے شک زمانہ حاضر کے انسان نے ٹیکنالوجی (جبر)* میں حیرت انگیز

ترقی کی ہے۔ لیکن اس کی "نظر" کی دنیا ابھی تک تاریک ہے۔ اسے آدمی سے انسان بنتا ہنوز نصیب نہ ہو سکا ہے۔ دنیا میں کیریکٹر کا Crisis پہلے سے کہیں زیادہ ہے۔

ڈھونڈنے والا ستاروں کی گزرگاہوں کا!
اپنے افکار کی دنیا میں سفر کر نہ سکا!
اپنی حکمت کے خم و پیچ میں الجھا ایسا
آج تک فیصلہ نفع و ضرر کر نہ سکا!
جس نے سورج کی شعاعوں کو گرفتار کیا
زندگی کی شب تاریک سحر کر نہ سکا!

کیا تو نے صحرا نشینوں کو یکتا
خبر میں نظر میں اذان سحر میں

(اقبال)

انسان کی Thinking کا اس کے رویوں ہی پر نہیں، اس کی صحت پر بھی براہ راست اثر پڑتا ہے۔

نئے طلباء کے نام ایک خط

For Academic and Character Orientation

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نئے طلباء کے نام ایک خط

عزیزم

تم نے .... سکول میں داخلہ لیا ہے مبارک ہو' بار بار مبارک ہو۔ آج سے تم جیسے بھی ہو' سکول کے ہو اور سکول تمہارا ہے۔

تمہارا سکول الحمدللہ ! یوں تو پہلے سے بہت اچھا سکول ہے تاہم' مجھے یقین ہے کہ تمہارے یہاں آنے سے یہ اور اچھا ہو جائے گا۔ کیوں؟ اس لئے کہ ہر بچے میں (چھپی ہوئی یا ظاہر) کوئی نہ کوئی ایسی خوبی ضرور ہوتی ہے جو کسی دوسرے میں نہیں ہوتی۔ مجھے امید ہے کہ تم اپنی ذات کے اندر چھپے ہوئے امکانات کو بروئے کار لانے کے لئے ضروری جدوجہد کرنے کا عزم اور حوصلہ رکھتے ہو۔ اللہ جل شانہ کا واضح عدہ ہے :

لیس للانسان الا ماسعی

یعنی انسان کو وہی کچھ ملتا ہے جس کے لئے وہ سعی کرتا ہے۔

عزیز من

تمہیں بھی سکول سے بہت سی امیدیں ہوگی۔ ہمیں بھی تم سے بہت سی امیدیں ہیں۔ ہم کوشش کریں گے کہ یہاں تمہیں کوئی خوف نہ ستائے' کوئی بے چینی تمہیں بے چین نہ رکھے۔ پڑھنا تو بعد کی بات ہے۔ پہلا مسئلہ تو یہ ہے کہ یہاں تمہیں تحفظ کا احساس ہو جو توجہ سے حاصل ہوتا ہے' حوصلہ افزائی سے بڑھتا ہے اور پیار سے مضبوط ہوتا ہے۔ انشاء اللہ تمہیں یہاں توجہ بھی ملے گی اور محبت بھی۔

یاد رکھو لمبے سے لمبے سفر کی ابتداء پہلے قدم سے ہوتی ہے' بیج ہی سے پیڑ بنتا ہے۔ رفتہ رفتہ بچہ ماں کی گود سے اتر کر زندگی کی شاہراہ پر قدم رکھتا ہے۔ آہستہ آہستہ ہر

قدم آگے کی طرف بڑھتا ہے اور بلندیوں کی طرف بھی۔ تم جانتے ہو بلندیوں کو سر کرنا آسان نہیں ہوتا اس میں جان بھی مارنی پڑتی ہے۔ اور خطرات کا مقابلہ بھی کرنا پڑتا ہے۔ جسے کامیابی کی اونچی چوٹی تک پہنچنا ہوتا ہے وہ نہ مشقت سے جی چراتا ہے اور نہ خطرات سے ڈرتا ہے بلندیوں تک پہنچنے کا انعام بھی تو بڑا ہوتا ہے اگر بڑا بننا آسان ہوتا تو ہر کوئی بڑا بن جایا کرتا۔ ہر قیمتی چیز کی طرح بڑائی بھی اپنی قیمت رکھی ہے اگر تم بڑائی چاہتے ہو تو اس بڑائی کی قیمت ادا کرنے کے لئے بھی تیار رہو۔

اب تک تم سایہ دار درختوں کی چھاؤں میں ہموار راستوں پر سفر کر رہے تھے۔ اب چڑھائی شروع ہوتی ہے اب ہمت و حوصلے اور کردار کے امتحان کا وقت آن پہنچا ہے اب کھرا کھوٹا کسوٹی پر رکھا جائے گا۔ اب جو کمر کس کے آگے بڑھے گا وہی منزل مراد تک پہنچے گا۔

گھر اور سکول میں فرق

میرے بچے! گھر اور سکول میں والدین اور باہر کی دنیا میں جو فرق ہے وہ بھی تم اچھی طرح سمجھ لو۔ گھر میں بچہ چھوٹا ہو یا بڑا دوسرے اسے سہارا دیتے ہیں۔ گھر سے باہر قدم رکھتے ہی اسے اپنے پاؤں پر کھڑا ہونا پڑتا ہے ہمیشہ سے ایسا ہوتا آیا ہے۔ یہی دنیا کی ریت ہے

پھر یہ سمجھ لو کہ گھر میں' ماں باپ قابلیت کو نہیں ضرورت کو دیکھتے ہیں۔ گھر میں کوئی مقابلہ کوئی امتحان نہیں ہوتا۔ سکول میں عموماً مقابلہ کی فضاء ہوتی ہے۔ کلاس میں بھی اور کلاس سے باہر بھی۔ یہاں جو مقابلہ میں جیتتا ہے وہ انعام پاتا ہے۔ باقی منہ دیکھتے رہ جاتے ہیں۔ گھر میں رعایت ہو سکتی ہے اور ہوتی ہے۔ گھر میں لاڈ ہو سکتا ہے اور ہوتا ہے لیکن باہر نہیں گھر میں ضد' من مانی یا سستی چل سکتی ہے لیکن باہر نہیں۔

سکول قابلیت' محنت اور شوق کا کھیل ہے یہاں وہی بچہ آنکھ کا تارا ہوگا جو جان مارے' جو جی توڑ کے کوشش کرے' دوسرے کے کام آئے' جو مل جل کے رہنا جانتا

ہو۔ جو اپنی اور کلاس کی، سکول کی عزت کا خیال رکھے۔ یہاں تنگ دلی تن آسانی اور لاپرواہی کی کوئی جگہ نہیں۔

علم کے پر عزم طلب گار!

سکول میں تم صرف کتابیں پڑھنے اور امتحانات پاس کرنے نہیں آئے۔ یہاں تم زندگی بنانے آئے ہو یہ کامیابی کی شاہراہ پر تمہارا پہلا قدم ہے۔ یہاں بہت سی کامیابیاں تمہارا انتظار کر رہی ہیں۔

سکول کا زمانہ کئی لحاظ سے زندگی کا بہترین زمانہ ہوتا ہے یہاں شاندار مستقبل کی بنیاد ہی نہیں پڑتی یہاں زندگی بھر کے اچھے دوست ہی نہیں ملتے، ایسے روشن دماغ، شریف النفس اور شفیق اساتذہ سے بھی نیاز حاصل ہوتا ہے جو نصابی کتابیں ہی نہیں پڑھاتے درس زندگی بھی دیتے ہیں اور خود عظمتوں کی علامت بن جاتے ہیں۔

روشنی کے نوخیز مسافر!

تعلیم صرف نصابی کتابیں رٹنے اور امتحان پاس کرنے کا نام نہیں تعلیم کا اصل مقصد ذہن کی نشوونما ہے۔ مطالعہ سے مشاہدے سے، تجربے سے دماغ کو روشن کرنا ہے اس لئے صرف جاننا کافی نہیں سمجھنا بھی ضروری ہے اور سمجھنا بغیر سوچنے کے ممکن نہیں، اس لئے بہتر تعلیم وہ ہے صحیح تعلیم وہ ہے جو سوچنے سمجھنے کی صلاحیت پیدا کرے، جو ذہن کی تخلیقی صلاحیتوں کو بیدار کرے۔

لیکن صرف علم ہی کافی نہیں صرف جاننے اور سوچنے سے زندگی کی کٹھن منزلیں سر نہیں ہوں گی علم ذریعہ ہے اور کردار مطلوب مقصود۔ محض علم تو دو دھاری تلوار ہے۔ اس سے فائدہ بھی ہو سکتا ہے اور نقصان بھی۔ کردار سے ہی علم خیر کثیر بنتا ہے۔ اس لئے خدا سے علم کی دعا کی جاتی ہے تو علم کی نافع کی دعا کی جاتی ہے ایک مفکر کا

قول ہے:

بسکہ دشوار ہے ہر کام کا آساں ہونا
آدمی کو بھی میسر نہیں انساں ہونا

آدمی پیدا ہوتا ہے اور انسان تہذیبی علم سے بنتا ہے۔ تعلیم و تربیت ہی وہ تہذیبی عمل ہے جس کے ذریعے سے آدمی انسان میں بدلتا ہے۔ جو اس کے اندر چھپا ہوتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ آدمی سے انساں بننے کا سفر مشکل سفر ہے۔ ہر ایک کے نصیب میں انسان ہونا بھی نہیں ہوتا۔ لیکن تم اس مشکل کو آسان کرو تم اس مقام بلند پر کمنڈ ڈالو۔ ہمت سے حوصلے سے سفر شروع کرو اور بڑھے چلو۔ شاہین کبھی پرواز سے تھک کر نہیں گرتا۔

زندگی آزمائش بھی ہے اور انعام بھی' زندگی اپنے عظیم انعامات صرف ان دلیروں اور بہادروں کو پیش کرتی ہے۔ جو آزمائش کی بھٹی سے تپ کر نکلے ہوں۔ تم نے ایک بلند چوٹی پر پہنچنے کے لئے پتھروں پر چلنا شروع کر دیا ہے۔ احتیاط سے حوصلے سے آگے بڑھتے رہو۔ اللہ تمہارا حامی و ناصر ہو۔

آخر میں' میں تمہاری توجہ ایک اور ذمہ داری کی طرف بھی دلانا چاہوں گا۔ گھر کے' سکول کے علاوہ ایک رشتہ' ایک تعلق اور بھی ہے .... یعنی پاکستان!

پاکستان کے ہونہار سپوت!

پاکستان تمہارا ہے' تم پاکستان کے ہو' تم اچھے ہوئے تو پاکستان بھی اچھا ہوگا۔ تمہارا ذہن روشن ہوگا تو پاکستان کے بام و در بھی روشن ہوں گے۔ تمہاری زندگی میں نظم و ضبط ہوگا تو اس کی جھلک کسی نہ کسی طرح' کبھی نہ کبھی پاکستان میں بھی نظر آئے گی۔ تم محنت اور ذہانت سے اپنے آپ کو مضبوط بناؤ گے تو پاکستان بھی بالاخر مضبوط ہو گا۔ تم گھر میں اور سکول میں انصاف' خدمت' قربانی' برداشت اور درگزر کے رویوں کو اپناؤ گے تو پاکستان میں بھی دیر سویر انصاف' خدمت' برداشت اور درگزر کی فضاء پیدا

ہو گی۔

جان من، جان پاکستان!

یقین رکھو نیا پاکستان اور صحیح پاکستان سکولوں ہی میں پروان چڑھے گا تم طلباء ہی پاکستان کے حقیقی معمار ہو۔ تم ہی پاکستان کا مستقبل ہو۔ قائداعظم نے ایک بار نوجوان طلباء سے کہا تھا۔

"تم ہی میں سے بہت سے جناح پیدا ہوں گے"

مجھے یقین ہے کہ ضرور ہوں گے اور میرا دل چاہتا ہے کہ تم بھی ان میں سے ایک ہو۔

شادباد منزل مراد
مرکز یقین شاد باد

پرنسپل

---

* علم بھی دو دھاری تلوار ہے۔

* علم را بر دل زنی یارے بود
علم را بر تن زنی مارے بود
(مولانا روم)

اس صورت میں آپ کیا کریں گے

Handling Minor Emergencies

اس صورت میں آپ کیا کریں گے

کلاس میں!

☆ کسی ٹیچر کو کلاس میں آنے میں غیر معمولی دیر ہو جائے۔
☆ اگر کوئی ٹیچر اپنی ڈائری چھوڑ جائے جس میں آپ کا امتحانی پرچہ بھی ہو۔
☆ کلاس میں لڑکوں کی شرارت سے کوئی چیز ٹوٹ جائے۔
☆ یا خود آپ سے کوئی نقصان ہو جائے۔
☆ کلاس میں بجلی کا کوئی سوئچ ٹوٹا ہوا یا بجلی کا کوئی تار ننگا نظر آئے۔
☆ کلاس کا ہیٹر یا پنکھا یکایک سپارک (SPARK) دینے لگے۔
☆ ٹیچر پڑھا رہا ہو اور کوئی لڑکا چپکے سے کچھ لکھ کر آپ کو پاس آن PASS ON کرے۔
☆ جب لڑکے کسی نئے لڑکے کو تنگ کر رہے ہوں۔
☆ جب کوئی لڑکا آپ کو مستقل باتوں میں لگائے رکھتا ہو اور ڈاجنگ (DODGING) کے گر سکھانے کی کوشش کرتا ہو۔
☆ جب کسی لڑکے کے خلاف جھوٹی گواہی دی جا رہی ہو۔

سکول کے میدان میں!

☆ جب سکول کے آس پاس کوئی آدمی آپ کو مشتبہ حالت میں گھومتا پھرتا نظر آئے۔
☆ کہیں بجلی کی تار ٹوٹی ہوئی یا لٹکتی نظر آئے۔
☆ جب کوئی بچہ گر جائے اور اس کے چوٹ آجائے۔
☆ جب کھیل کھیل میں کوئی بچہ خطرناک حرکتیں کرتا نظر آئے جیسے کسی کو سوئنگ (SWING) کی طرف دھکا دینا۔
☆ کسی کو ٹرپ کرنا یا چپکے سے آکر کسی کو پیچھے سے دھکا دینا۔

- ☆ جب کسی کا نک نیم رکھ کر اسے تنگ کیا جا رہا ہو۔
- ☆ جب کسی Handicapped بچہ کو کوئی پرابلم ہو۔
- ☆ جب کوئی نیا بچہ ایک طرف کو چپ چاپ کھڑا ہو۔
- ☆ جب کوئی قیمتی چیز پڑی ہوئی ملے۔
- ☆ اگر سکول پراپرٹی کی کوئی چیز ضائع ہو رہی ہو یا کوئی خراب کر رہا ہو۔
- ☆ اگر پاکستانی پرچم کی جھنڈی کہیں زمین پر گری نظر آئے۔
- ☆ قائداعظم کی تصویر کا ٹکٹ اگر کہیں نیچے پڑا ہوا ہو۔
- ☆ کاغذ کا کوئی ایسا ٹکڑا کہیں گرا نظر آئے جس پر کوئی قرآنی آیت چھپی ہوئی ہو۔

راستہ میں' سفر میں!

- ☆ کوئی اجنبی آپ کو لفٹ دینا چاہے۔
- ☆ کوئی ناواقف آپ کو ڈرنکس' سویٹس یا کھانے پینے کی کوئی چیز آفر کرے۔
- ☆ کوئی اجنبی آپ پر یہ ظاہر کرے کہ وہ آپ کے گھر والوں کو جانتا ہے۔
- ☆ کوئی اجنبی غیرمعمولی دلچسپی لے کر آپ کا نام پتہ پوچھے یا آپ کے والدین کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہے۔
- ☆ سفر میں کوئی آپ کو کوئی اپنی دکھ بھری کہانی سنائے۔
- ☆ سفر ہی میں کوئی اپ ٹوڈیٹ مسافر بھی آپ سے کہے میں ابھی آیا ذرا میرے سامان سوٹ کیس بریف کیس وغیرہ پر نظر رکھنا۔
- ☆ اگر سڑک پر آپ کے سامنے کوئی حادثہ ہو جائے یا کچھ دیر پہلے ہو چکا ہو۔
- ☆ یا خدانخواستہ خود آپ کے ساتھ کوئی چھوٹا موٹا' ٹریفک ایکسیڈنٹ ہو جائے۔
- ☆ جب سڑک پر کوئی قیمتی چیز پڑی ہوئی ملے۔
- ☆ جب کوئی ناواقف آپ سے لفٹ مانگے؟
- ☆ جب ٹریفک سگنل تو ریڈ RED پر ہو لیکن سڑک بالکل خالی ہو اور ٹریفک پولیس بھی

نہ ہو۔

☆ جب کوئی گاڑی کو بہت تیز چلانے یا چلوانے پر اصرار کرے۔

گھر میں!

☆ گھر پر آپ اکیلے ہوں اور کوئی اجنبی دروازے پر دستک دے یا بار بار بیل دے۔

☆ کوئی ایسا آدمی آپ کو آپ کا رشتہ دار ظاہر کرے جسے آپ پہلے سے نہ جانتے ہوں۔

☆ کوئی اجنبی اپنے آپ کو آپ کے ابا یا بھائی کا واقف کار ظاہر کرے اور گھر کے اندر آنا چاہے۔

☆ کوئی اجنبی نا وقت آپ کو بار بار فون کرے اور آپ کا یا آپ کے کسی بہن بھائی کا نام مشتبہ انداز میں پوچھے۔

☆ اگر کچن سے یا کسی اور کمرہ سے گیس کے اخراج کی بو آئے۔

☆ اگر بجلی کا تار جلنے کی بو آئے۔

☆ اگر گھر میں کہیں بجلی کا سوئچ ٹوٹا ہوا ہو یا کوئی تار ننگی ہو گئی ہو؟

☆ اگر پنکھے ٹیبل لیمپ واشنگ مشین آئرن بجلی سے چلنے والی کسی چیز میں بجلی آگئی ہو۔

☆ اگر جلدی میں آپ کی امی جیولری باکس کھلا چھوڑ کر کسی تقریب میں چلی گئی ہوں۔

☆ اگر گھر میں کہیں فائر آرم کھلے پڑے رہ گئے ہوں؟

☆ اگر ایسے سرکاری کاغذات جن پر کانفیڈنشل یا سیکرٹ Secret لکھا ہوا آپ کے ابا اتفاق سے ڈرائنگ روم میں چھوڑ کر چلے گئے ہوں۔

☆ اگر کوئی ملازم رشتہ دار یا واقف کار آپ کی ضرورت سے زیادہ خاطرداری کرے وہ بھی والدین سے چھپا کر اگر کوئی غیر یا اپنا خواہ وہ کوئی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو آپ کے والدین سے زیادہ آپ کا ہمدرد بننے کی کوشش کرے کسی بھی بہانے سے۔

☆ اگر اپنا یا غیر کوئی بھی سادہ کاغذ پر آپ سے دستخط کرانے کی کوشش کرے۔
☆ اگر کبھی آپ کو گمنام فون ملے۔
☆ اگر کوئی معمولی سا واقف کار کسی بہانے سے آپ کو بہت زیادہ قیمتی تحفہ دینے کی کوشش کرے۔
☆ اگر کوئی رشتہ دار بھی آپ کو کوئی ایسا بڑا فائدہ پہنچانے کی کوشش کرے جو آپ کا حق نہ ہو۔
☆ اگر کسی غلطی پر آپ کے والدین کسی بھائی بہن کی تواضع کر رہے ہوں۔
☆ اگر خود والدین اپنے کمرہ میں کسی مسئلہ پر گرما گرمی سے ٹاکرہ کر رہے ہوں۔
☆ اگر آپ کی غلطی پر کسی اور سے بازپرس کی جا رہی ہو۔
☆ اگر آپ کی غلطی کی سزا کسی اور کو مل رہی ہو۔
☆ اگر آپ کو کسی بات پر اپنے والدین سے کوئی گلہ ہو یا کسی مسئلہ پر آپ ابا امی کی رائے سے مختلف رائے یا جذبات رکھتے ہوں۔
☆ اگر آپ کو یہ یقین ہو جائے کہ آپ کے والدین کو کسی معاملہ کو یا آپ کو سمجھنے میں غلط فہمی ہو گئی ہے۔
☆ اگر آپ کو یہ وہم ہو جائے کہ کوئی بہن بھائی آپ سے حسد کرتا ہے۔
☆ اگر کبھی آپ کو یہ خیال بار بار آئے کہ گھر میں آپ کو نظرانداز کیا جا رہا ہے۔
☆ اگر کوئی وہم یا خوف آپ کو ہر وقت پریشان رکھنے لگے۔
☆ اگر آپ کو اپنے مستقبل کے بارے میں کچھ اندیشے Worries صبح شام پریشان کرنے لگیں۔

دوستوں کے حوالے سے

☆ آپ اجازت لے کر بھی کسی دوست کے گھر گئے ہوں اور وہاں بہت دیر ہو جائے۔
☆ اگر آپ کا دوست کسی ایسی جگہ چلنے کو کہے جہاں جانے کی اجازت آپ کے

والدین نے نہ دی ہو۔

☆ اگر آپ کا دوست یا کوئی اور آپ کو کوئی ایسی کتاب یا رسالہ پڑھنے کو دے جس کو چھپ کر پڑھنے کی ضرورت ہو۔

☆ آپ کا دوست یا کوئی آپ کو راز داری سے کوئی ایسی چیز تحفے میں دے جس کی قیمت بہت زیادہ ہو۔

☆ آپ کا دوست یا کوئی اور آپ پر بے تحاشا روپیہ صرف کرے اور وہ بھی چھپا کر۔

☆ اگر آپ کا دوست اپنے گھر والوں سے چھپا کر گاڑی نکال کے لائے اور آپ کو بھی سیر کرانے کی آفر کرے۔

☆ اگر آپ کو پکا ثبوت مل جائے کہ آپ کا دوست اپنے گھر والوں سے جھوٹ بولتا ہے۔

☆ اگر آپ کا دوست ویسے تو اچھا ہو لیکن فضول خرچ بے انتہا ہو۔

☆ اگر آپ کا کوئی دوست یا کلاس فیلو کوئی کام والدین یا اساتذہ سے چھپا کر کرنے کو کہے۔

☆ اگر کسی بڑی کلاس کا لڑکا خواہ مخواہ آپ کو بھائی بنانے کی کوشش کرے یا عمر میں کوئی بڑا آدمی ناجائز مراعات دے یا آپ سے رابطہ بڑھانے کی کوشش کرے۔

☆ اگر کوئی دوست یا کوئی اور آپ کو سگریٹ آفر کرے۔

---

* انسان کی امتیازی خاصیت اس کی سوچنے کی صلاحیت' اس کی Thinking ہے۔

"That those who think must govern those that toil". (Goldsmith)

چوتھا حصہ

روشن دریچے Message Cards

(اساتذہ کی توجہ کے لیے)

- مٹی کا دیا اور دسمبر کا گلاب A Teacher's Self-image
- خود کلامی A Teacher's Self-talk
- شخص اور شخصیت Person vs Personality
- مقام اور کام Position vs Porformance
- استاد کے تین رول
- مس / میڈم آپ کا شکریہ
- سر آپ کا شکریہ
- سخت جان بیج
- اپنے حصے کا دیا
- گمنام محسنوں کو سلام
- اہل شہادت و اہل احسان
- شکر عطا

مٹی کا دیا اور دسمبر کا گلاب

(ایک استاد کی Self-image)

میں
مٹی کا
وہ دیا ہوں
جس کی دھیمی لو
اندھیرے میں
کسی درماندہ مسافر کا
انتظار کرتی رہتی ہے

میں
سرد ہواؤں میں
کھلا
دسمبر کا
وہ گلاب ہوں
جس کی خوشبو
خزاں میں بھی
باقی رہتی ہے
باوجود خزاں
بوئے یاسمن باقیست

مجھے خدا نے
ایسا
بنایا ہے
کہ

مجھ سے
بچہ کی
کوئی کمی
نہیں دیکھی جاتی
مزہ تو جب ہے
گرتوں کو
تھام لے ساقی

مجھے
کوئی بچہ
اجنبی نہیں لگتا
خواہ وہ
کسی گھر میں
پیدا ہوا ہو
میرے رب نے
میرے self کے
دائرہ کو
بہت extend
کر دیا ہے

لاتقنطو (القرآن)
کبھی مایوس نہ ہو
میں

وہ انسان ہوں
جو کبھی
مایوس نہیں ہوتا
نہ
اپنے آپ سے
اور نہ
کسی اور سے
ان سے بھی نہیں
جو
بار بار
مایوس
کرتے رہتے ہیں

بعض
زمینوں میں
سونے کے ذرات
ذرا گہرائی میں
ملتے ہیں
بعض
تناور درختوں
کے بیج
ذرا دیر میں

پھوٹتے ہیں
میں سنگلاخ
چٹانوں میں
بیج
ڈالتا رہتا ہوں
بارش کے
پہلے قطرہ کے
انتظار میں
پتھروں کا سینہ
patience
شق کر دیتی ہے
محبت
بہار کے موسم کی طرح
اپنے پھول
اپنے ساتھ لاتی ہے
میں کہ ہوں
چراغ آخر شب
میرے بعد
اجالا ہے
اندھیرا نہیں

خود کلامی

(ایک استاد کی Self-image)

استاد
دو قسم کے ہوتے ہیں
Impressive
اور Inspiring
میرا تجربہ ہے
جو استاد
دل میں اتر جائے
بالآخر
teaching بھی اسی کی
effective ہوتی ہے

میں جانتا ہوں
کلاس میں
استاد کے قدم رکھتے ہی
اور پہلا لفظ
ادا کرنے سے پہلے
اس کے attitude کا
message
طالب علم تک
پہنچ جاتا ہے
طالب علم کے دل کا
ریڈار radar
استاد کے
اندر کی
ہر تبدیلی کو
ریکارڈ
کرتا رہتا ہے
لمحہ بہ لمحہ
اور کبھی
غلطی نہیں کرتا

سچ ہے
علم کی کمی
خلوص سے پوری ہو جاتی ہے
لیکن
خلوص کی کمی
کسی چیز سے
پوری نہیں ہوتی

مجھے احساس ہے
آج کا طالب علم
جو
Knowledge کے
explosion میں
آنکھ کھولتا ہے
اور electronic media
کے explosion میں
سانس لیتا ہے
mentally بڑا
sharp اور
acutely sensitive ہے
وہ نہ صرف
استاد کی
competencies کو
مسلسل
تولتا رہتا ہے
اس کی نظر
استاد کی شخصیت
اس کے life style
اس کی values
پر بھی رہتی ہے
اپنے مشاہدہ کی روشنی میں
ہر روز میں
اپنے آپ کو
یاد دلاتا رہتا ہوں

کہ استاد کی کوئی خصوصیت
کوئی quality
ذہانت' ذاتی وجاہت (glamour)
talent
academic excellence
professional expertise
تجربہ experience یا
seniority/rank/grade
اس کو
اس کے students کی
نظروں سے
گرنے سے
نہیں بچا سکتی
اگر وہ انہیں
اپنی performance سے
متاثر نہیں کرتا
اگر وہ انہیں اپنے
commitment سے
Inspire نہیں کر سکتا
رگوں دوڑنے پھرنے کے
ہم نہیں قائل
جب آنکھ ہی سے نہ ٹپکا تو پھر لہو کیا ہے

Achievement کی اہمیت اپنی جگہ
لیکن
میں زیادہ اہمیت
effort کو دیتا ہوں
کہ انسان کی ذمہ داری
کوشش ہے
کامیابی نہیں
زندہ ہر ایک چیز ہے
کوشش ناتمام سے

ماحول کے constraints
اپنی جگہ
لیکن ماحول کا
کوئی constraint
انسان کے
conviction سے بڑا
نہیں ہوتا
رکاوٹ کی کوئی دیوار
انسان کے حوصلہ
سے زیادہ
اونچی نہیں ہوتی
پھر
ایک طرح کے
constraints میں بھی
ہر انسان کا response
یکساں نہیں ہوتا
کرگس کا جہاں اور ہے
شاہیں کا جہاں اور
فرق ہے اچھے انسان اور
عظیم انسان میں
اچھی شاعری اور عظیم شاعری میں
فرق ہے اچھے استاد
اور عظیم استاد میں
عظیم استاد
تعلیم کا
زندگی کا
ایک Vision رکھتا ہے
اس کی creativity کا
ایک focus ہوتا ہے
اس کے بھی کچھ اپنے
خواب ہوتے ہیں
وہ کسی جوئے شیر کی
تلاش میں
تیشہ زنی کرتا رہتا ہے
جوئے شیر و تیشہ و
سنگ گراں ہے زندگی

وہ جسے
اپنا ideal
نہ ملے
دیر سویر
reconcile کر ہی لیتا ہے
لیکن وہ
سفر نصیب جسے
self-image کی تعبیر
نہ مل سکے
جس کا
creative potential
بروئے کار نہ آسکے
وہ
زندگی بھر
ایک گھمبیر بے چینی
divine discontent
کے صحرا میں
بھٹکتا رہتا ہے
الجھ جاتا ہے
اور
الجھاتا رہتا ہے
کوئی اور pleasure
اسے
pleasure نہیں لگتا
کوئی اور کامیابی
اس کی
کچھ contribute
کرنے کی پیاس
نہیں بجھا پاتی
میری پیاس
self actualization
کی پیاس ہے
میری پہچان
خوب تر کی
جستجوئے مسلسل
quality quest
ہے
ہر صبح
میری اپنی growth کے لئے
ایک نیا پیام
لاتی ہے
ہرروز
میرے ذہن کا
ایک نیا دریچہ
کھلتا ہے
میں کوئی نئی بات
سوچتا ہوں
کوئی نیا
تجربہ کرتا ہوں
خبر سے
نظر کی طرف
میرا سفر
جاری رہتا ہے
قدافلح من زکھا (القرآن)
بیشک وہ کامیاب ہے
جو اپنے نفس کے امکانات
کو بروئے کار لایا
He is indeed successful
who causes it (the self)
to grow

شخص اور شخصیت

Person vs Personality

فرق ہے
شخص
person
اور
شخصیت
personality
میں
فرق ہے
ذاتی امتیازات
personal
attributes
اور
شخصیتی امتیازات
personality
کی
qualities
میں
ذاتی امتیازات
حسن صورت
ذہانت
academic
excellence
professional
expertise
creative
talent
کی
attraction
اور
ان کی
اہمیت
اپنی جگہ

لیکن
teaching ہو
یا کوئی اور
دائرہ کار
satisfying
ہونے کا
تعلق
personality
Profile
سے ہے
کسی کے ساتھ
زندگی
اس کے
glamour
کسی
personal
social
cultural یا
distinction
کے ساتھ نہیں
personality
کے ساتھ
بسر
کی جاتی ہے
satisfying
personality
ہوتی ہے
کوئی اور
attribute
نہیں
خواہ وہ کتنا ہی
impressive یا
attractive ہو

زندگی میں
سکون
ٹھہراؤ
روشنی
خوشبو
personality
سے
آتی ہے
پھر
personality
کو بھی
grow
کرنا ہوتا ہے
personality
کو بھی
ripe
ہونا
ہوتا ہے
گھر ہو
یا
دفتر
career
کی
vertical
movement ہو
یا
horizontal
movement
شخصیت یا
personality
کی
growth
کے بغیر

بات نہیں بنتی
personality
کی
growth کی
پہچان ہے
Maturity
سمجھ
روشنی طبع
حسن طبیعت
سوزدروں
tolerance
patience
sense of
priorities
sense of
values اور
زندگی کا ایک vision
ہر دائرہ میں
effective
performance
اور
effective
role-model
بننے
کی
پہلی ضرورت ہے
personality
ripeness کی
richness
روشنی!
اے روشنی!
personality
o,personality!

مقام اور کام

Position vs Performance

فرق ہے
مقام
position
اور
کام
performance میں
کسی
social
system
میں
کسی کی
low
یا
high
placement
اسے
ازخود
چھوٹا
یا
بڑا
نہیں بنا دیتی
عہدہ/گریڈ/رینک
پہچان ہے

تقسیم کار کی
کسی سسٹم میں
ذمہ داری کی
نوعیت کی
it's an
administrative
arrangement
دراصل
all seniority
is
functional
انسان
چھوٹا
یا
بڑا
بنتا ہے
اپنی
performance
کے
حوالے سے
اپنی
کارکردگی سے
اپنی سوچ سے

اپنے
رویوں سے
اپنی
شخصیت سے
جو اس کی
performance
کے پیچھے
ہوتی ہے
بالآخر
انسان کی
پہچان
اسکی
performance
بنتی ہے
position
یا
placement کی
ہر بلندی اور
ہر پستی
آخرکار
level
ہو جاتی ہے

یاد
خوشبو
روشنی
صرف
performance کی
باقی
رہتی ہے
عزت
آبرو
ذہنی سکون
confidence
competence
قوت
برکت
performance
-oriented
زندگی
میں ہے
جوئے شیرو
تیشہ و
سنگ گراں
ہے زندگی

استاد کے تین رول

استاد
مدرس
Instructor
معلم
Educator
اور
مربی
Mentor
ہوتا ہے
بحیثیت مدرس
استاد
نصاب پڑھاتا ہے
معلم کی
حیثیت سے
استاد
طالب علم کو
سوچنا سمجھنا
معلومات اور علم میں

فرق کرنا
علم کو تلاش
کرنا
سکھاتا ہے
اور
مربی کے
رول میں
استاد
طالب علم کو
آدمی سے
انسان
بناتا ہے
Character building
کرتا ہے
اور بناتا ہے
باعث
خیر کثیر

مس / میڈم آپ کا شکریہ

مس / میڈم
آپ کے پڑھانے کے
اسٹائل سے
ہمیں اندازہ ہوا
کہ
Creative Teaching
کیا ہوتی ہے
معلومات اور علم میں
کیا فرق ہے
اور کیا فرق ہے
علم حاصل کرنے
اور
علم پیدا کرنے میں

مس / میڈم
آپ سے پڑھا تو
پتہ چلا کہ
استاد کا Role model
کیا ہوتا ہے
اور کیا فرق ہوتا ہے

مدرس Instructor
معلم Educator
اور مربی
میں Mentor
مس / میڈم
آپ کو دیکھا
تو
ہم نے جانا کہ
حسن طبیعت کیا ہوتا ہے
سوز دروں کیا چیز ہے
خلوص کے کیا معنی ہیں
Commitment
کسے کہتے ہیں
کیا فرق ہے
خبر میں اور
نظر میں
اور کیا مطلب ہے
گرتوں کو تھام لینے کا
مس / میڈم
زندگی کے سفر میں

یہ آگہی
یہ Awareness
ہماری راہیں
مسلسل روشن
رکھے گی
کتنی بڑی
بات ہے
ذہن کے دریچے کھولنا
کتنا عظیم
احسان ہے
آدمی سے
انسان بنانا
مس / میڈم
آپ کا شکریہ
ہزار بار شکریہ
God bless you
God bless you
Now and forever
Now
And forever!

سر آپ کا شکریہ

سر
آپ کا شکریہ
آپ نے ہمیں
Learning to learn
Learning to think
اور
learning to evaluate
کے مفہوم سے
آشنا کیا
آپ نے ہمارے جذبہ تجسس
Curiosity کو
ابھارا
آپ نے ہمیں
مطالعہ سے مشاہدہ سے
تجربے سے
تحقیق
Research سے
علم کو تلاش کرنا
سکھایا
اور

سب سے بڑھ کر
اپنی زندگی سے
اپنے
لائف اسٹائل سے
وہ
درس زندگی دیا
جو کبھی پرانا
نہ ہو گا
جو کبھی
irrelevant نہ ہو گا
جس کی Value
جس کی ضرورت
وقت کے ساتھ ساتھ
بڑھتی ہی جائے گی
اپنے
Role Model
سے
درس زندگی دینا
جینے کا
سلیقہ سکھانا

Art of living
سے آشنا کرنا
زندگی کی
core commitments
کی
Awareness دینا
پوری شخصیت کو
build-up کرنا
پوری self-image
کو Positive
آب ورنگ دینا
کتنا ضروری
اور
کتنا بڑا کام ہے
میرے عظیم استاد
اور عظیم تر
انسان
آپ کا شکریہ
ہزار بار شکریہ

سخت جان بیج

برائی ہی نہیں پھیلتی
نیکی بھی پھیلتی ہے۔
کبھی کبھی رواداری میں کی ہوئی
ایک معمولی سی نیکی بھی
بہت بڑی نیکیوں کی بنیاد بن جاتی ہے
کبھی کبھی
چلتے پھرتے
بے خیالی میں کی ہوئی
ایک چھوٹی بات
کسی کے دل میں اتر جاتی ہے
اور بھلائے نہیں بھولتی۔
کبھی محبت اور شفقت کی ایک نظر سے
زندگی بدل جاتی ہے
ذرا سی ہمدردی سے
ٹوٹے ہوئے دل جڑ جاتے ہیں۔
اور دکھی دلوں کو
آرام آجاتا ہے۔
لہٰذا ایک چھوٹی سی نیکی کو'
معمولی سی بھلائی کو'
تھوڑی سی ہمدردی کو
تھوڑا نہ سمجھو'
اندھیرے میں ایک کرن
اور پیاسے کیلئے ایک بوند بھی
بہت ہوتی ہے۔

لیکن بھلائی کے کاموں میں
بے صبری سے نہیں'
صبر سے چوکھا رنگ آتا ہے۔

انسان جو کچھ ہوتا ہے'
وہ ایک روز میں نہیں بنا ہوتا۔
اس لیے ایک روز میں اس کا
بدلنا بھی مشکل ہوتا ہے۔
اسی وجہ سے
اچھے کاموں کی
ظاہری بے اثری سے
مایوس نہ ہونا چاہیے۔
یہ ضروری نہیں کہ
آج کا برا آدمی ہمیشہ برا رہے
انسان کی فطرت میں برائی نہیں
نیکی کی طرف لوٹنا اس کی مٹی میں ہے۔
اسلئے ہر وہ شخص جو نیکی سے محبت کرتا ہے
کسی برے آدمی سے مایوس نہ ہو گا
اور نہ اس سے نفرت کرے گا۔
پتہ نہیں کب گم کردہ راہ دل
ایمان کی روشنی سے روشن ہو جائے۔
چونکہ نیکی وہ بیج ہے
جو ذرا دیر سے پھوٹتا ہے
اور نہ بھی پھوٹے تو بڑا سخت جان ہوتا ہے۔
مدتوں کیچڑ میں'
ریت میں'
بنجر زمین میں'
پتھروں میں'
سنگلاخ تہوں میں پڑا
بارش کے دو قطروں کا
انتظار کرتا رہتا ہے۔

انسان اچھا نہیں بنتا' نہ بنے۔
لیکن اچھائی کے احساس کو
دل سے نوچ پھینکنے پر اسے قدرت حاصل
بھٹکے ہوئے دل میں بھی کھٹک برابر رہتی
برے سے برا آدمی بھی پہلے برائی کرنے
کوئی جواز ڈھونڈتا ہے'
پھر برائی کرتا ہے۔
آخر کیوں؟
اس لیے کہ
برائی کو برائی سمجھ کے
انسان کے لیے ممکن ہی نہیں۔
انسان چوٹیں سہہ لیتا ہے
لیکن ضمیر کی چوٹ نہیں سہی جاتی۔
دل میں کس نے جھانکا ہے
ضمیر کو کون دیکھ سکتا ہے'
کیا خبر کہ اندر سے کوئی کیسا ہے۔
اس لیے کیا یہ بہتر نہیں کہ
ہر ایک سے پر امید رہا جائے
اس وقت بھی امید کے ٹمٹماتے دیے
آس لگائے رہا جائے
جب دوسرے اندھیرے سے ہار کر
دل چھوڑ بیٹھے ہوں۔
بیج ڈالتے رہنا
اپنے کام سے کام رکھنا
ہماری ذمہ داری ہے
نتیجہ
ہماری ذمہ داری نہیں

اپنے حصے کا دیا

چینی
معلم اخلاق
کنفیوشس
نے کہا
بہتر ہے
مٹی کا
ایک چھوٹا سا
دیا
جلا دینا
اندھیرے کو
مسلسل
برا کہتے رہنے سے

بہتر ہے
گھپ اندھیرے
میں
سرراہ
ایک چھوٹی سی
موم بتی
جلا دینا
کسی
سورج کا
انتظار
کرتے رہنے سے
کسی اجنبی
مشعل بردار
جلوس کی
راہ
تکتے رہنے سے

خودغرضیوں کی
ڈسی ہوئی
ارض وطن کی
ہر
اندھیری راہ
ہر
تاریک گلی
اپنے ایدھی کا
انتظار
کر رہی ہے
ارض پاکستان کی
ہر
شب گزیدہ
بستی
سے
ایک دردناک
صدا
آرہی ہے
میرے بیٹو!
میری بیٹیو!
کہاں ہو
کہاں ہو
دیا جلاؤ
دیا جلاؤ
اپنے حصے
کا!
اپنے حصے
کا!

گمنام محسنوں کو سلام

قائداعظم کے دست راست اور تحریک پاکستان کے پرجوش کارکن نواب بہادر یار جنگ نے ایک بار کہا تھا: ''ہمیں ان لوگوں کی ضرورت ہے جو کھاد بن کر زمین میں جذب ہوتے ہیں اور جو مٹی اور پانی میں مل کر رنگین پھول اور میٹھے پھل پیدا کرتے ہیں۔ ہم بنیاد کے ان پتھروں کو چاہتے ہیں جو ہمیشہ کے لئے زمین میں دفن ہو کر اور مٹی کے نیچے رہ کر اپنی اور عمارت کی مضبوطی کی ضمانت قبول کرتے ہیں''۔

میں ایسے گمنام مجاہدوں کو سلام کرتا ہوں۔ قومیں ایسے ہی خاموش مجاہدوں سے بنتی ہیں۔ ایسے خاموش مجاہد جو خوشی سے گمنامی کی زندگی اور گمنامی کی موت قبول کر لیتے ہیں۔ ایسے جاں نثار جو شہرت طلبی کے جال میں نہیں پھنستے۔ ایسے خدمت گزار جو اپنے نفس کے ناروا مطالبوں سے بلند ہوتے ہیں۔ قوم کے ان محسنوں کے نام سے دنیا واقف نہیں ہوتی۔ ان کے نام تاریخ میں نہیں لکھے جاتے۔ طاقت کا نشہ انہیں نہیں ہوتا دھن دولت کی مستی کا مزہ وہ نہیں جانتے۔ بس اپنی دھن میں مست اپنا کام کئے جاتے ہیں۔

میں قوم کے ان گمنام محسنوں کو سلام کرتا ہوں۔

اہل شہادت اور اہل احسان!

جس سرحد کو اہل شہادت میسر نہ آئیں وہ مٹ جاتی ہے۔ جس آبادی میں اہل احسان نہ ہوں اسے خانہ جنگی اور خانہ بربادی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ جس تمدن کو اہل جمال کی خدمات حاصل نہ ہوں وہ خوشنما اور دیرپا نہیں ہوتا۔ (آواز دوست)

شکر عطا!

عطا کا پہلا حق یہ ہے کہ انسان اس کا شکر ادا کرے۔ دل شکر سے لب ریز ہو تو روشن ہو جاتا ہے شکوہ کیجئے تو بجھ جاتا ہے۔ ناشکر گزار ہو تو پتھر بن جاتا ہے۔ شکرگزار ہمیشہ روشن ضمیر اور روشن دماغ ہوتا ہے۔ ناشکر گزار بے ضمیر اور بددماغ ہو جاتا ہے۔ (آواز دوست)

پانچواں حصہ (الف)

درس زندگی

(مکالمے)

- خدمت
- خوش اخلاقی
- عدل
- احسان
- صبر
- برداشت Tolerance
- صبر Patience قرآن حکیم کی روشنی میں
- صحت کے بنیادی اصول

خدمت

میزبان آج کا موضوع خدمت ہے۔

سوال: خدمت کا کیا مطلب ہے؟

جواب: خدمت کا مطلب ہے کسی کے کام آنا۔ کسی کا کام کرنا۔ یا کوئی ایسا کام کرنا جس سے دوسروں کو فائدہ پہنچے۔

سوال: کیا کسی کا بھلا چاہنا بھی خدمت ہے؟

جواب: جی ہاں کسی کا بھلا چاہنا بھی ایک طرح کی خدمت ہے۔

سوال: کیا کسی کو Encourage کرنا بھی خدمت ہے؟

جواب: جی ہاں! کسی ساتھی یا کلاس فیلو کو Encourage کرنا بھی خدمت کی ایک صورت ہے۔

سوال: ایک مشہور مثل ہے۔ خدمت میں عظمت۔ کیا یہ صحیح ہے؟

جواب: جی ہاں سو فیصد صحیح ہے۔

سوال: کیسے؟

جواب: خدمت کرنا کوئی آسان کام نہیں۔ جو خدمت کرتا ہے بالاخر اسے بڑائی حاصل ہوتی ہے۔

سوال: فارسی کی ایک مثل ہے۔ ہرچہ خدمت کرداو مخدوم شد جس نے خدمت کی وہ مخدوم ہوا۔ اس کا کیا مطلب ہے؟

جواب: جو خدمت کرتا ہے اسے خادم اور جس کی خدمت کی جائے اسے مخدوم کہتے ہیں۔ فارسی کی اس مثل کا مطلب ہے کہ جو خدمت کرتا ہے آخرکار اس کی خدمت بھی کی جاتی ہے۔

سوال: کیا خدمت سے محبت حاصل ہوتی ہے؟

جواب: یقیناً

سوال: وہ کیسے؟

جواب : جو خدمت کرتا ہے وہ خود بخود اچھا لگنے لگتا ہے۔ اسے اپنے اوپر Confidence بہت ہوتا ہے۔ اس کی Self-image روز بروز بہتر ہوتی جاتی ہے۔

سوال : کیا خدمت میں طاقت ہے؟

جواب : بلاشبہ خدمت میں بہت بڑی قوت ہے۔ خاموش خدمت بڑی بڑی نفرتوں کو محبت میں بدل دیتی ہے۔ Devotion سے بڑے بڑے کارنامے انجام پاتے ہیں اور بڑے مشکل کام آسان ہو جاتے ہیں۔

سوال : کیا خدمت میں مضبوطی ہے؟

جواب : جی ہاں ! خدمت میں سچائی کی طرح مضبوطی ہے۔ جو خدمت کرتا وہ بہت مضبوط بن کر ابھرتا ہے۔

سوال : کیا خدمت اور صحت کا کوئی تعلق ہے؟

جواب : جی ہاں ! جو خدمت کرتا ہے۔ جو محبت کرتا ہے جو اپنے کام میں مگن رہتا ہے۔ اس کی صحت اچھی رہتی ہے۔

سوال : خودغرضی اور حسد سے جسمانی اور ذہنی صحت بری طرح متاثر ہوتی ہے۔

جواب : خودغرضی اور حسد سے جسمانی اور ذہنی صحت بری طرح متاثر ہوتی ہے۔

سوال : کیا خدمت میں کامیابی ہے؟

جواب : بیشک خدمت میں کامیابی ہے۔ اللہ تعالی کا وعدہ ہے۔ لا یضیع اجرالمحسین خدمت وہ احسان ہے جو کبھی ضائع نہیں جاتا جو خدمت کرتا ہے وہ زندگی کی ہر منزل میں ہر طرح کامیاب رہتا ہے۔

خوش اخلاقی

میزبان: آج کا موضوع ہے خوش اخلاقی
سوال: خوش اخلاقی کا کیا مطلب ہے؟
جواب: خوش اخلاقی کا مطلب ہے دوسروں کے ساتھ اچھی طرح پیش آنا۔
سوال: خوش اخلاقی کیوں ضروری ہے؟
جواب: اگر تم دوسروں کے ساتھ اچھی طرح پیش آؤ گے تو دوسرے بھی تمہارے ساتھ اچھی طرح پیش آئیں گے اس طرح سب ہنسی خوشی رہیں گے۔ دوستی کی فضاء قائم ہو گی۔
سوال: خوش اخلاقی کی ضد کیا ہے؟
جواب: بدتمیزی - بداخلاقی
سوال: خوش اخلاقی کا سب سے بڑا فیض کس کو پہنچتا ہے؟
جواب: خوش اخلاقی کا سب سے بڑا فائدہ اسے پہنچتا ہے جو خوش اخلاقی سے کام لیتا ہے۔
سوال: بداخلاقی یا بدتمیزی کا سب سے زیادہ نقصان کس کو پہنچتا ہے؟
جواب: بدتمیزی یا بداخلاقی کا سب سے زیادہ نقصان خود بدتمیز یا بداخلاق کو پہنچتا ہے خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا۔
سوال: کیسے؟
جواب: بدتمیز یا بداخلاق انسان خواہ چھوٹا ہو یا بڑا اسے کوئی پسند نہیں کرتا۔ وہ اپنے پرائے سب کی نظروں سے گر جاتا ہے۔ کوئی اس سے ملنا جلنا پسند نہیں کرتا۔ وہ اکیلا رہ جاتا ہے۔
سوال: تو کیا خوش اخلاقی بہت بڑی خوش قسمتی ہے؟
جواب: جی ہاں! خوش اخلاقی بہت بڑی خوش قسمتی ہے۔ خوش اخلاقی سے خدا بھی خوش ہوتا ہے اور خلق خدا بھی۔
سوال: خوش اخلاقی کے بارے میں خدا کا کیا حکم ہے؟

جواب: ولا تصعر خدک للناس (سورہ لقمان)

اور لوگوں سے بے رخی نہ کرو

سوال: خوش اخلاقی کے بارے میں رسول اللہ نے کیا فرمایا ہے؟

جواب: خوش اخلاقی کے بارے میں بہت سی احادیث ہیں۔

سوال: مثلاً؟

جواب: ایک بار صحابہ نے رسول اللہ سے پوچھا انسان کو جو چیزیں اللہ تعالی نے دی ہیں ان میں سے کون سی بہتر ہے۔ آپ نے فرمایا الخلق الحسن یعنی خوش خلقی۔ ایک اور حدیث میں رسول اللا نے نیکی کا معیار بھی خوش اخلاقی کو قرار دیا۔

سوال: وہ کون سی حدیث ہے؟

جواب: ان من خیارکم احسنکم اخلاقا"

ترجمہ "بیشک تم سے زیادہ نیک وہی شخص ہے جس کا اخلاق اچھا ہے" اسی طرح ایک اور حدیث میں رسول اللہؐ نے ایمان کی کسوٹی بھی اخلاق ہی کو قرار دیا۔

سوال: اس حدیث کے اصل الفاظ کیا ہیں؟

جواب: اکمل المومنین ایمانا" احسنھم خلقا

ترجمہ: "مومنوں میں سب سے زیادہ مکمل ایمان ان کا ہے جن کے اخلاق اچھے ہیں۔ رسول اللہؐ نے بار بار فرمایا میں سب سے زیادہ محبت اس سے کرتا ہوں جو تم میں سے زیادہ خوش اخلاق ہے"

سوال: اس حدیث کے اصل الفاظ کیا ہیں؟

جواب: ان من احبکم الی احسنکم اخلاقا"

"تم میں مجھے پسند وہ ہے جس کے اخلاق اچھے ہیں

○ ○ ○

عدل

میزبان: آج کا موضوع ہے عدل

سوال: عدل کس زبان کا لفظ ہے؟

جواب: عدل عربی زبان کا لفظ ہے

سوال: عدل کے لیے اردو لفظ کیا ہے؟

جواب: انصاف

سوال: کیا دونوں لفظوں کے معنی ایک ہی ہیں؟

جواب: جی نہیں

سوال: پھر کیا فرق ہے؟

جواب: عدل کا لفظ عربی میں بہت وسیع معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔

سوال: مثلاً؟

جواب: عربی میں عدل چار معنوں میں استعمال ہوتا ہے توازن' انصاف' برابری اور بدلہ

سوال: کیا عدل کا لفظ قرآن حکیم میں استعمال ہوا ہے؟

جواب: جی ہاں! عدل کا لفظ قرآن حکیم میں ان چار معنوں میں استعمال ہوا ہے۔

سوال: کیا قرآن حکیم میں عدل کے لیے کوئی اور لفظ بھی استعمال ہوا ہے؟

جواب: قرآن حکیم میں عدل کے معنوں میں دو اور لفظ بھی استعمال ہوئے ہیں۔

سوال: وہ دو الفاظ کیا ہیں؟

جواب: قرآن میں میزان اور قسط کے الفاظ بھی عدل ہی کے مفہوم میں استعمال ہوتے ہیں۔

سوال: میزان کے کیا معنی ہیں؟

جواب: میزان کے معنی ہیں۔ ترازو' تولنا' برابر کرنا' توازن

سوال: قرآن کریم میں وہ کونسی آیات ہیں جن میں عدل کا ذکر ہے؟
جواب: قرآن حکیم میں عدل کا ذکر بہت سی آیات میں آیا ہے۔
سوال: مثلاً؟
جواب: مثلاً ایک آیت ہے وامرت لاعدل بینکم
"اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں تمہارے درمیان عدل کروں"
سوال: مجھے سے کون مراد ہے؟
جواب: مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے لیے آیا ہے۔
سوال: تو اس آیت کا مطلب کیا ہے؟
جواب: اس آیت میں اللہ جل شانہ نے رسول اللہ سے فرمایا کہ آپ لوگوں میں عدل کریں۔
سوال: یہ آیت کس سورۃ میں ہے؟
جواب: یہ آیت سورۃ شوری ہے۔
سوال: کونسی؟
جواب: پندرھویں آیت
سوال: اس آیت کا مطلب کیا ہے؟
جواب: اس کا مطلب ہے جس کسی کو جس پوزیشن میں جو فیصلہ کرنے کا جتنا اختیار ہے وہ فیصلہ انصاف کے ساتھ کرے۔
سوال: عدل کے بارے میں کوئی اور آیت ہے؟
جواب: عدل کے بارے میں ایک اور آیت ہے۔ واذا قلتم فاعدوا
ترجمہ "اور جب تم بولو تو عدل کی بات بولو"
سوال: یہ آیت کس سورۃ کی ہے؟
جواب: سورۃ انعام کی
سوال: کونسی؟
جواب: سورۃ انعام آیت نمبر 152 ہے۔

سوال: اس آیت کا مطلب کیا ہے؟

جواب: اس کا مطلب یہ ہے کہ جو بات بھی منہ سے نکلے وہ سچی صحیح اور انصاف کی ہو۔ The whole truth خاص طور پر جب کوئی گواہی دی جا رہی ہے اس آیت کا دوسرا ٹکڑا ہے ولو کان ذاقربی

سوال: تو پوری آیت کا کیا مطلب ہے؟

جواب: جو کہو سچ کہو، انصاف کی بات کہو، دوستی، دشمنی اپنے غیر کا لحاظ کئے بغیر۔

سوال: عدل کا احسان سے کیا تعلق ہے؟

جواب: بہت گہرا تعلق ہے۔ عدل سماجی زندگی کی بنیادی شرط ہے۔ عدل کے بغیر نہ آپس کے تعلقات قائم رہ سکتے ہیں نہ سماجی ادارے موثر طریقے سے کام کرسکتے ہیں لیکن صرف عدل ہی کافی نہیں۔ عدل معاشرے کی بنیاد ہے تو احسان اس کا جمال و کمال اس لیے اللہ جل و شانہ نے عدل کے ساتھ ساتھ احسان کرنے کا بھی حکم دیا ہے۔

سوال: وہ آیت کون سی ہے؟

جواب: ان اللہ یامر بالعدل والاحسان

ترجمہ "بے شک اللہ عدل و احسان کا حکم دیتا ہے"

سوال: یہ آیت کس سورۃ کی ہے؟

جواب: سورۃ النحل کی ہے؟

سوال: کونسی؟

جواب: آیت نمبر90

سوال: عدل کا ترازو سے کیا تعلق ہے؟

جواب: قرآن حکیم میں عدل اور میزان یعنی توازن ایک ہی معنوں میں استعمال ہوئے ہیں۔

سوال: مثلاً؟

جواب: والسماء رفعها و وضع المیزان ○ الا تطغوا فی المیزان ○

سوال: اس کا ترجمہ؟

جواب: اس نے آسمان کو بلند کیا اور میزان قائم کر دی۔ اس کا تقاضا ہے کہ تم میزان میں خلل نہ ڈالو۔

سوال: یہ آیت کس سورۃ کی ہے؟

جواب: یہ آیت سورۃ رحمان میں ہے۔

سوال: کونسی؟

جواب: اس کا نمبر 8 ہے۔

سوال: اس آیت والسماء رفعها و وضع المیزان الاتطغو فی المیزان کا مطلب کیا ہے؟

جواب: اس آیت کے دو حصے ہیں پہلے حصے والسماء رفعها و وضع المیزان کا مطلب ہے کہ اس نے یعنی اللہ جل شانہ نے آسمان کو بلند کیا۔ اور میزان قائم کر دی۔ دوسرے حصے لا تطغو فی المیزان کے معنی ہیں کہ تم میزان میں خلل نہ ڈالو۔

سوال: پوری آیت کا اصل مقصد کیا ہے؟

جواب: اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کائنات کا نظام میزان و عدل یعنی توازن پر قائم کیا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ اس میزان و عدل کو انسانی زندگی میں ملحوظ رکھا جائے۔

سوال: ہماری روزانہ کی زندگی میں اس آیت کا اطلاق کیسے ہو گا؟

جواب: اپنے ساتھ انصاف اور دوسروں کے ساتھ انصاف کرنے سے۔

سوال: اپنے ساتھ انصاف سے کیا مراد ہے؟

جواب: اپنے ساتھ انصاف سے مراد ہے کہ خدا نے ہمیں جو صلاحیتیں عطا کی ہیں ان کو بروئے کار لائیں اپنی توانائی اور وقت کو ضائع نہ کریں۔ کھانے' پینے' کھیلنے' آرام کرنے اور پڑھنے لکھنے میں اعتدال سے کام لیں۔ ہر کام میں

افراط و تفریط دونوں انتہاؤں سے بچیں۔

سوال: دوسروں سے انصاف سے کیا مراد ہے؟

جواب: جو حق جس کا ہے اس کو دیں کسی کے ساتھ کہیں کسی موقع پر کوئی زیادتی نہ کریں۔ عدل کے بغیر کوئی رشتہ، کوئی تعلق، کوئی ادارہ، کوئی نظام قائم نہیں رہ سکتا۔

○ ○ ○

احسان

میزان: آج کا موضوع ہے احسان

سوال: احسان کا کیا مطلب ہے؟

جواب: احسان کا مطلب ہے کسی کے ساتھ ایسی بھلائی کرنا جو اس کا حق نہ ہو اور کرنے والے کا فرض نہ ہو۔

سوال: کیا فرض اور احسان میں فرق ہے؟

جواب: جی ہاں! بہت واضح فرق ہے۔

سوال: کیا؟

جواب: جو کام قانونی طور پر یا اخلاقی طور پر ضروری ہے وہ فرض ہے لیکن جو بھلائی، جو خدمت، اپنی مرضی سے اختیاری طور پر بغیر کسی obligation کے کی جائے وہ احسان ہے۔

سوال: کیا خدمت اور احسان میں فرق ہے؟

جواب: جی ہاں! خدمت اور احسان میں بھی باریک سا فرق ہے۔

سوال: کیا؟

جواب: ہو سکتا ہے کہ کوئی خدمت فرض بھی ہو اس صورت میں جہاں فرض کی خدمت کی حد ختم ہوتی ہو اس سے آگے اپنی مرضی سے جو خدمت کی جائے وہ احسان ہے۔ احسان کرنا بہت بڑی بات ہے۔

سوال: جو احسان کرے اسے کیا کہتے ہیں؟

جواب: جو احسان کرتا ہے اسے محسن کہتے ہیں سب سے بڑا محسن خود اللہ تعالیٰ ہے جو رب اللعالمین رحمان اور رحیم ہے اللہ جل شانہ نے قرآن مجید میں بار بار احسان کرنے کی تاکید کی ہے۔

سوال: مثلاً؟

جواب: ان اللہ یحب المحسنین ○ واللہ یحب المحسنین ○ لا یضیع اجر المحسنین ○

سوال: ترجمہ؟

جواب: بیشک اللہ احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ یقیناً اللہ احسان کرنے والوں کے اجر کو ضائع نہیں کرتا۔

سوال: احسان کے موضوع پر کوئی حدیث؟

جواب: رسول اللہؐ نے فرمایا کہ مخلوق خدا کا کنبہ ہے خدا کے نزدیک بہترین انسان وہ ہے جو خدا کے کنبہ کے ساتھ احسان کرتا ہے۔

سوال: احسان کا احسان کرنے والے پر کیا اثر پڑتا ہے؟

جواب: بہت اچھا اثر پڑتا ہے

سوال: کیسے؟

جواب: جو خوشی احسان کر کے حاصل ہوتی ہے وہ خوشی اس خوشی سے بدر جہا زیادہ ہوتی ہے جو محض فرض ادا کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔ چنانچہ جو احسان کرتا ہے وہ بہت مطمئن رہتا ہے۔ خدمت میں اور احسان میں بڑی طاقت ہوتی جو خدمت کرتا یا احسان کرتا ہے وہ اپنے آپ کو بہت مضبوط محسوس کرتا ہے۔ جو احسان کرتا ہے اس کی لوگ عزت ہی نہیں کرتے اس کے لئے جان دینے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ مختصر یہ کہ بے لوث احسان کرنے کا سب سے زیادہ فیض بالاخر خود اس کو پہنچتا ہے جو احسان کرتا ہے۔

○ ○ ○

صبر

میزبان: آج کا موضوع ہے صبر

سوال: صبر کو انگریزی میں کیا کہتے ہیں؟

جواب: صبر کے لئے انگریزی لفظ Patience ہے

سوال: صبر کیا ہے؟

جواب: کسی تکلیف کو سہنا کسی زیادتی کو برداشت کرنا صبر ہے

سوال: کیا درگذر کرنا بھی صبر ہے؟

جواب: جی ہاں! درگذر کرنا کسی کی زیادتی کو معاف کرنا۔ بدلہ لینے کی طاقت رکھتے ہوئے بھی بدلہ نہ لینا صبر ہے بلکہ اصل صبر یہی ہے۔

سوال: صبر کی اہمیت کیا ہے؟

جواب: صبر و تحمل' دوستی' رشتہ داری بلکہ ہر قسم کے قریبی تعلقات کی ضمانت ہے۔

سوال: کس طرح؟

جواب: دوستی میں' رشتے داری میں اونچ نیچ تو ہوتی رہتی ہے۔ کبھی ایک طرف سے کبھی دوسری طرف سے۔ اگر ایسے موقعوں پر صبروتحمل اور درگذر سے کام نہ لیا جائے تو دوستی یا رشتہ داری زیادہ دیر تک نہیں چل سکتی۔
مختصر یہ کہ ہر قسم کے قریبی تعلقات صبر و تحمل سے باقی رہتے اور عفو و درگذر سے مستحکم ہوتے ہیں۔ جھگڑالو' بدمزاج اور حاسد انسان کو دوست تو دوست اپنے بہن بھائی بھی پسند نہیں کرتے۔

میزبان: صبر میں طاقت ہے (Patience is Power)

سوال: کس طرح؟

جواب: جو صبر کرتا ہے جو برداشت کرتا ہے Tolerate کرتا ہے جو لڑتا جھگڑتا نہیں وہ ذہنی دباؤ (Tension) کا شکار نہیں ہوتا۔ اس کی جسمانی اور ذہنی توانائی ضائع نہیں ہوتی۔ اس کا وقت بھی ضائع نہیں ہوتا۔ وہ صبر و شکر سے راضی

یہ رضائے الٰہی اپنے کام میں لگا رہتا ہے اور بالاخر کامیاب ہوتا ہے۔ صبر میں بڑی طاقت ہے ان اللہ مع الصبرین "اللہ صبر کرنے والوں کا ساتھ دیتا ہے"

میزبان: صبر سے خوشی حاصل ہوتی ہے Patience keeps you happy

سوال: کس طرح؟

جواب: ذہنی سکون کی وجہ سے' حق پر ہونے کی وجہ سے

میزبان: صبر کامیابی کی کنجی ہے ایک چینی کہاوت ہے Patience wins

سوال: کس طرح؟

جواب: جنگ ہو یا امن' فرد ہو یا قوم' قوت برداشت ہی سے آخری فیصلہ ہوتا ہے Patience کسی کمزوری یا مجبوری کا نام نہیں۔ قوت برداشت نام ہے۔ زندگی کے سفر میں قدم قدم پر آزمائشوں اور مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے جو صبر سے کام لیتا ہے جو تکالیف برداشت کرنے کا حوصلہ رکھتا ہے۔ بالاخر کامیابی سے ہمکنار ہوتا ہے۔

میزبان: صبر کا تعلق صحت سے بھی ہے۔

سوال: کیسے؟

جواب: بے صبری سے' بے چینی سے' جسمانی اور ذہنی دباؤ Tension بڑھتا ہے اور صحت متاثر ہوتی ہے جو صبر و شکر سے رہتا ہے جس کو برداشت کی عادت ہوتی ہے جو لڑتا جھگڑتا نہیں۔ وہ ذہنی طور پر بے چین نہیں رہتا۔ وہ ذہنی دباؤ کا شکار نہیں ہوتا۔ اس کی بھوک متاثر نہیں ہوتی۔ وہ آرام سے سوتا ہے اس طرح کی صحت اچھی رہتی ہے۔

○ ○ ○

برداشت

میزبان: آج کا موضوع ہے برداشت' رواداری

سوال: برداشت کو انگریزی میں کیا کہتے ہیں۔

جواب: برداشت کیلئے انگریزی لفظ Tolerance ہے۔

سوال: Tolerance کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: Tolerance کی تین قسمیں ہیں۔

سوال: کون کون سی؟

جواب: پہلی Physical Tolerance

دوسری Social Tolerance

تیسری Intellectual Tolerance

سوال: Physical Tolerance کا کیا مطلب ہے؟

جواب: Physical Tolerance کا مطلب ہے کہ انسان کے اندر اتنی قوت مدافعت (Resistance) ہو کہ وہ معمولی تکلیفوں' عام بیماریوں' روزمرہ کے جذباتی دباؤ Stresses اور Tensions کو حوصلے سے برداشت کر سکے۔

سوال: کیا جسمانی قوت برداشت کا تعلق ذہن سے بھی ہے؟

جواب: جی ہاں' برداشت کا تعلق بڑی حد تک ذہن سے ہے۔ جس چیز کو ہم ذہنی طور پر قبول کر لیتے ہیں یا جس چیز کی ضرورت یا اہمیت کے بارے میں ہم ذہنی طور پر Convince ہو جاتے ہیں۔ اسے جسمانی طور پر برداشت کرنا آسان ہو جاتا ہے Physically Tough ہونے کے لیے Mentally Tough ہونا ضروری ہے۔ زندگی کی دوڑ میں Soft اور ضرورت سے زیادہ Sensitive انسان کے لیے کوئی جگہ نہیں۔

سوال: Social Tolerance کیا ہے؟

جواب: چھوٹے بڑے ہر سوشل گروپ میں سمجھ دار اور ناسمجھ' شائستہ اور بدتمیز ہمدرد اور حاسد' خوش مزاج اور بدمزاج' صلح پسند اور جھگڑالو غرض ہر

Personality Pattern کے لوگ ہوتے ہیں۔

سوال: اس فرق کی وجہ؟

جواب: ذہانت اور مزاج کا فرق تو Built-in فطری ہوتا ہے۔ البتہ عادتوں اور Manners کا فرق اکثر و بیشتر گھریلو ماحول اور ابتدائی تربیت کی وجہ سے پایا جاتا ہے۔

سوال: پھر Social Tolerance کیا ہے؟

جواب: اپنی خوشی سے مختلف لوگوں کو صبر و تحمل سے برداشت کرنے اور ان کے ساتھ ضروری حد تک Adjust کرنے کا نام Social Tolerance ہے۔

سوال: اس کی کیا اہمیت ہے؟

جواب: Social Tolerance سماجی زندگی کی پہلی ضرورت ہے۔ کوئی سوشل گروپ انفرادی اختلافات کو خوش دلی سے برداشت کئے بغیر کارگر نہیں ہو سکتا۔

سوال: Interllectual Tolerance کا کیا مطلب ہے؟

جواب: جس طرح ایک سوشل گروپ میں ذہانت' مزاج اور عادات کا فرق ہوتا ہے اس طرح اس گروپ میں رنگ' ذات' نسل' زبان' عقیدہ' مذہب' علاقہ اور کلچر کا فرق بھی ہو سکتا ہے' ایک بڑے سوشل گروپ میں تو ان میں سے ایک یا ایک سے زیادہ چیزوں کا مختلف ہونا کم و بیش یقینی سی بات ہے۔ اس صورت میں Intellectual Tolerance کا تقاضا ہے کہ گروپ کے لوگ اس قسم کے ہر فرق کو بنیادی انسانی حقوق Fundamental Human Rights کے طور پر قبول کریں۔ اور ہر قسم کے رابطوں اور معاملات کی راہ میں اس فرق کو رکاوٹ نہ بننے دیں۔

سوال: اگر اس قسم کی Tolerance نہ ہو تو اس کا نتیجہ کیا ہو گا؟

جواب: اگر کسی معاشرہ میں Social اور Intellectual Tolerance نہ ہو تو ایسا معاشرہ مسلسل اندرونی کشمکش اور Tension کی وجہ سے بہت جلد ٹوٹ پھوٹ

کا شکار ہو جائے گا پاکستان ایسے جمہوری ملک کی بقاء اور ترقی کا انحصار جہاں نسل، زبان، عقیدہ، علاقہ اور کلچر کا فرق کسی نہ کسی شکل میں ہر جگہ موجود ہے بڑی حد تک رواداری اور ایک دوسرے کی برداشت پر ہے۔

○ ○ ○

صبر قرآن حکیم کی روشنی میں

میزبان: آج کا موضوع ہے قرآن حکیم کی روشنی میں

سوال: کیا مطلب ہے؟

جواب: موضوع کا مطلب ہے کہ صبر کے بارے میں قرآن حکیم کیا کہتا ہے۔

سوال: صبر کے معنی کیا ہیں۔

جواب: صبر کا لفظ عربی میں دو معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔

سوال: کون کون سے؟

جواب: ایک تو برداشت کرنے، سہنے کے مفہوم میں۔ دوسرے ثابت قدمی کے معنوں میں۔

سوال: اس کی مثال یا مثالیں؟

جواب: مثلاً چوتھے سپارہ کی تیسری سورۃ کی آیت ہے۔

یایھا الذین امنوا اصبروا وصابروا ○

ترجمہ "اے ایمان والو صبر کرو اور ثابت قدم رہو" اسی پارہ اور اسی سورت کی ایک اور آیت ہے ان اللہ یحب الصبرین

ترجمہ "خدا ثابت قدم رکھنے والوں کو پسند کرتا ہے" اللہ تعالی نے قرآن حکیم میں صبر کرنے کی بار بار تاکید کی ہے۔

سوال: مثلاً؟

جواب: مثلاً دسویں پارہ میں ہے ان اللہ مع الصابرین

ترجمہ "بے شک اللہ صبر کرنے والوں" ثابت قدم رہنے والوں کے ساتھ

ہے" اور اتیسویں پارہ میں ہے۔

فاصبر، صبرا جمیلا (ترجمہ) اچھی طرح صبر کرتے رہو اکیسویں پارہ کی ایک آیت ہے۔

○ ○ ○

صحت کے بنیادی اصول

سوال: صحت کا پہلا اصول کیا ہے؟

جواب: صحت کا پہلا اصول پرسنل ہائی جین Personal Hygiene ہے۔

سوال پرسنل ہائی جین کا کیا مطلب ہے؟

جواب پرسنل ہائی جین پرسن Person سے نکلا ہے۔ پرسن بہ معنی ذات، پرسنل کا مطلب ہوا ذاتی اور ہائی جین کا مطلب ہے صحت، صفائی۔ پرسنل ہائی جین کا مطلب ہوا ذاتی یا جسمانی صحت و صفائی۔

سوال پرسنل ہائی جین کہاں سے شروع ہوتی ہے؟

جواب پرسنل ہائی جین ہاتھوں کی صفائی سے شروع ہوتی ہے۔ پرسنل ہائی جین میں تمام جسم کی صفائی شامل ہے۔ خاص طور پر دانتوں کی صفائی۔

سوال خاص طور پر دانتوں کی صفائی کیوں؟

جواب اس لیے کہ دانتوں کی صفائی اچھی صحت کے لیے لازمی شرط ہے۔

سوال صحت کا دوسرا اصول کیا ہے؟

جواب: صحت کا دوسرا صحیح غذا ہے۔

سوال: صحیح غذا سے کیا مراد ہے؟

جواب: صحیح غذا سے مراد یہ ہے کہ ہم جو کچھ کھائیں پئیں اس میں اس تناسب سے وہ تمام غذائی اجزاء موجود ہوں جو جسم کو توانائی دینے کے لیے ضروری ہیں۔

سوال: ایسی غذا کو کیا کہتے ہیں؟

جواب: متوازن یا متناسب غذا Balanced diet

سوال: متوازن غذا کیسے حاصل ہو؟

جواب: سب طرح کی چیزیں کھانے پینے سے خاص طور پر دودھ اور انڈا

سوال: خاص طور پر دودھ اور انڈا کیوں؟

جواب: کیونکہ دودھ مکمل غذا ہے۔

سوال: اور انڈا؟

جواب: انڈا بھی نہایت غذائیت رکھتا ہے۔

سوال: دالیں اور سبزیاں؟

جواب: دالیں بھی اچھی غذا ہیں۔ سبزیاں تو لازمی طور پر کھانی چاہئیں۔

سوال: سب سبزیاں؟

جواب: جی ہاں - جس موسم میں جو سبزی پیدا ہوتی ہے وہ سب باری باری استعمال کرنی چاہئیں خاص طور پر سبز پتوں والی سبزیاں۔

سوال: اور پھل؟

جواب: جی ہاں - پھل بھی ضرور کھانے چاہئیں بہتر ہے کہ موسم کے سب پھل کھائے جائیں۔

سوال: کھانا کھانے کا سب سے اچھا طریقہ کیا ہے؟

جواب: یہ کہ جو کچھ کھایا جائے بھوک سے کھایا جائے' وقت پر اطمینان سے ہر وقت منہ چلاتے رہنا اچھا نہیں ہوتا۔

سوال: کیا کھانا دوڑتے بھاگتے جلدی جلدی کھانا چاہئے؟

جواب: نہیں - کھانا اطمینان سے بیٹھ کر چبا چبا کر کھانا چاہئے۔

سوال: کھانا کس قسم کے موڈ میں کھانا چاہئے؟

جواب: خوشگوار موڈ میں۔

سوال: کھانا کھاتے وقت کس قسم کی باتیں کرنی چاہئیں؟

جواب: لائیٹ Light' ہلکی پھلکی

سوال: کیا غصہ یا پریشانی کی حالت میں کھانا کھانا چاہئے؟
جواب: نہیں - غصہ یا پریشانی کی حالت میں کھایا ہوا کھانا بدن کو نہیں لگتا۔
سوال: کیا کھانا کھاتے وقت پڑھنا چاہئے؟
جواب: جی نہیں
سوال: کیا کھانا کھانے کے فورا" بعد کھیلنا چاہئے؟
جواب: جی نہیں
سوال: کیوں نہیں؟
جواب: کھانا کھانے کے فورا" بعد معدہ کو زیادہ دوران خون کی ضرورت ہوتی ہے اس لیے کھانا کھانے کے فورا" بعد پڑھنا' کھیلنا یا نہانا مناسب نہیں۔
سوال: کھانا کس طرح کھایا جائے؟
جواب: کھانا کھاتے وقت دونوں طرف کی داڑھوں کو استعمال کرنا چاہئے۔
سوال: کیا چیونگم کا شوق کرنا چاہئے؟
جواب: چیونگم کوئی غذا نہیں۔
سوال: کیا کولڈ ڈرنکس لینی چاہئے؟
جواب: بیشتر کولڈ ڈرنکس میں بھی غذائیت نہیں ہوتی خالص جوس وغیرہ کی اور بات ہے۔
سوال: کیا چائے پینا چاہئے؟
جواب: دوا کے طور پر غذا کے طور پر نہیں۔
سوال: کیوں نہیں؟
جواب: کیونکہ چائے میں بھی غذائیت نہیں ہوتی اس لیے کم از کم بچوں کو چائے ہرگز نہیں پینی چاہئے۔
سوال: پھر کیا پئیں؟
جواب: دودھ
سوال: دودھ پینے کا سب سے اچھا طریقہ کیا ہے؟

جواب : سپ Sip کر کے

سوال : سپ Sip کر کے کیوں؟

جواب : سپ کرنے سے دودھ میں منہ کا وہ لعاب شامل ہو جاتا ہے جو اسے ہضم کرنے میں مدد دیتا ہے۔

سوال : دودھ زیادہ گرم ہو تو کوئی حرج نہیں؟

جواب : حرج تو ہے' دودھ ہو یا کوئی اور کھانا زیادہ گرم تو نقصان دہ ہوتا ہے۔

سوال : اور زیادہ مرچ مصالحے دار کھانے؟

جواب : زیادتی ہر چیز کی بری ہوتی ہے۔

سوال : صحت کی تیسری شرط کیا ہے؟

جواب : صاف پانی

سوال : دن میں کتنا پانی پیا جائے؟

جواب : کم از کم چھ گلاس' گرمیوں میں دس بارہ

سوال : گرمیوں میں زیادہ کیوں؟

جواب : کیونکہ پسینہ کے ذریعے جسم سے زیادہ پانی خارج ہو جاتا ہے' گرمیوں میں پانی میں تھوڑا سا نمک بھی ملا لینا چاہئے۔

سوال : نمک کیوں؟

جواب : چونکہ پسینہ کے ذریعے جسم سے نمکیات بھی خارج ہو جاتی ہیں۔

سوال : کھانے کے ساتھ کتنا پانی پینا چاہئے؟

جواب : کھانے کے شروع میں تو بالکل نہیں کھانے کے دوران پانی پینا بہتر ہے۔

سوال : کیا بہت زیادہ ٹھنڈا پانی پینے سے نقصان ہوتا ہے؟

جواب : ہر چیز کی زیادتی نقصان دہ ہوتی ہے۔

سوال : صاف پانی کہاں سے آئے؟

جواب : پانی کو فلٹر کر کے پیا جائے ورنہ پانی کو پہلے ابال لینا بہتر ہو گا۔

سوال : صحت کی چوتھی ضرورت کیا ہے؟

جواب : صاف ہوا۔

سوال : ہر وقت؟

جواب : جی ہاں - صبح و شام' گھر میں' سکول میں' ہر جگہ صاف ہوا چاہئے۔

سوال : کیا جاڑوں میں کمرہ بند کر کے سونا چاہئے؟

جواب : کمرہ بالکل بند کر کے اس طرح سونا کہ ہوا کی آمدورفت ہی بند ہو جائے مضر ہے جاڑوں میں بھی نہ صرف روشندان کھلے ہونے چاہئیں بلکہ آمنے سامنے کا ایک دروازہ اور کھڑکی بھی۔

سوال : کیوں؟

جواب : تاکہ کراس وینٹی لیشن (Cross Ventilation) ہوتا رہے۔

سوال : کیا جاڑوں میں منہ لپیٹ کر سونا چاہئے؟

جواب : ہرگز نہیں - منہ کھلا ہونا چاہئے اور سانس ناک سے لینا چاہئے۔

سوال : ناک سے کیوں؟

جواب : کیونکہ سانس لینے کا یہی صحیح طریقہ ہے۔

سوال : صحت کا پانچواں تقاضا کیا ہے؟

جواب : ورزش (Excercise)

سوال : جسم کو درست رکھنے کے لیے کچھ ورزش (Exercise) کی ضرورت بھی ہوتی ہے؟

جواب : جی ہاں - جسم کو درست رکھنے کیلئے ورزش کی بھی اشد ضرورت ہے۔

سوال : اور کھیل؟

جواب : یقیناً کھیل کی بھی' آؤٹ ڈور' ان ڈور اسپورٹس سے خوب ورزش ہو جاتی ہے۔

سوال : کس عمر میں ورزش کرنی چاہئے؟

جواب : ہر عمر میں ورزش کی ضرورت ہوتی ہے۔

سوال : صحت کی چھٹی ضرورت کیا ہے؟

جواب : مینٹل ہائی جین (Mental Hygiene)

سوال : مینٹل ہائی جین کا مطلب کیا ہے؟

جواب : مینٹل ہائی جین کا مطلب ہے کہ انسان کا ذہن بھی پاک صاف ہو۔

سوال : ذہن پاک و صاف ہونے سے کیا مراد ہے؟

جواب : انسان جو کچھ سوچتا ہے اس کا اثر براہ راست اس کی صحت پر پڑتا ہے منفی جذبات صحت کو برباد کر دیتے ہیں۔

سوال : منفی جذبات کیا ہوتے ہیں؟

جواب : غصہ، نفرت، حسد منفی جذبات ہیں

سوال : صحت کی کوئی اور ضرورت؟

جواب : صحت کی سب سے بڑی ضرورت اعتدال اور ڈسپلن ہے۔

سوال : اعتدال سے کیا مراد ہے؟

جواب : اعتدال کا مطلب ہے بیچ کا راستہ، اعتدال سے مراد ہے کہ کھانے، پینے سونے، جاگنے، ورزش کرنے میں اعتدال سے کام لیا جائے یعنی نہ بہت زیادہ نہ بہت کم، حدیث نبوی ہے کہ خیرالامور اوسطھا یہ اصول صحت کا بھی ہے۔

سوال : ڈسپلن کا صحت سے کیا تعلق ہے؟

جواب : بڑا گہرا تعلق ہے بغیر ڈسپلن کے صحت برقرار نہیں رہ سکتی۔

سوال : صحت کے حوالے سے ڈسپلن کا کیا مطلب ہے؟

جواب : صحت کے حوالے سے ڈسپلن کا مطلب ہے کہ جو کام بھی کیا جائے کھانا، پینا، سونا، جاگنا، کھیلنا وہ اعتدال سے اور وقت پر کیا جائے اور قاعدے سے کیا جائے۔

سوال : صحت کی کوئی اور ضرورت؟

جواب : شکرگزاری اور صحت کی دعا

○ ○ ○

پانچواں حصہ (ب)

مخزن افکار

(مذاکرے)

- جوئے شیر و تیشہ و سنگ گراں ہے زندگی
- سخت کوشی سے ہے تلخ زندگانی انگبیں
- اپنے من میں ڈوب کر پاجا سراغ زندگی
- صنوبر باغ میں آزاد بھی ہے پابہ گل بھی ہے
- کرگس کا جہاں اور ہے شاہیں کا جہاں اور
- تری خاک میں شرار زندگی نہیں ہے
- جی خوش ہوا ہے راہ کو پرخار دیکھ کر
- کامیاب کون ہے؟ ناکام کون؟
- قوموں کا عروج و زوال

جوئے شیر و تیشہ و سنگ گراں ہے زندگی

میزبان حضرات، آج کے مذاکرہ کا موضوع ہے

جوئے شیر و تیشہ و سنگ گراں ہے زندگی

سب سے پہلے میں رفیق صاحب کو اظہار خیال کی دعوت دیتا ہوں

رفیق جوئے شیر و تیشہ و سنگ گراں ہے زندگی

یہ مصرعہ اقبال کی لافانی نظم "خضر راہ" سے ماخوذ ہے

شاعر کے سوال

زندگی کا راز کیا ہے؟

کے جواب میں خضر نے زندگی پر جو بھرپور اور پر مغز تبصرہ کیا ہے، اس نظم کے چوتھے شعر کا یہ دوسرا مصرعہ ہے

برتر از اندیشہ سود و زیاں ہے زندگی
ہے کبھی جاں اور کبھی تسلیم جاں ہے زندگی

تو اسے پیمانہ امروز و فردا سے نہ ناپ
جاوداں پیہم رواں، ہر دم جواں ہے زندگی

اپنی دنیا آپ پیدا کر اگر زندوں میں ہے
سر آدم ہے ضمیر کن فکاں ہے زندگی

زندگانی کی حقیقت کوہکن کے دل سے پوچھ
جوئے شیر و تیشہ و سنگ گراں ہے زندگی

اقبال کے فلسفہ زندگی کو یہ نظم بڑی خوبصورتی سے بیان کرتی ہے اور اس نظم کی جان زیر بحث مصرعہ ہے۔

جوئے شیر و تیشہ و سنگ گراں ہے زندگی

میزبان اب میں رفیع صاحب سے درخواست کروں گا کہ وہ بحث کو آگے

بڑھائیں۔

رفیع اس مصرعہ میں زندگی کا پورا لائحہ عمل موجود ہے۔ زندگی کی پہلی حقیقت یہ ہے کہ یہ ایک سنگ گراں ہے' ایک چیلنج ہے' ایک امتحان ہے۔

قلزم ہستی سے تو ابھرا ہے مانند حباب
اس زیاں خانے میں تیرا امتحان ہے زندگی

زندگی کی دوسری حقیقت یہ ہے کہ اس سنگ گراں میں جوئے شیر بھی خوابیدہ ہے جوئے شیر استعارہ ہے۔ زندگی کے بے انتہا تخلیقی اور ارتقائی امکانات سے۔

آشکار ہے یہ اپنی قوت تسخیر سے

اور تیشہ استعارہ ہے سخت کوشی اور جانفشانی کی زندگی سے۔ تیشہ ہی سے اس سنگ گراں کو چیر کر جوئے شیر نکالی جا سکتی ہے۔

میزبان آخر میں نعمان صاحب سے گزارش کروں گا کہ وہ طلبہ اور نوجوانوں کے حوالے سے موضوع زیر بحث پر کچھ روشنی ڈالیں۔

نعمان طلبہ کے لیے زندگی سے مراد تعلیمی زندگی ہے۔ تعلیم ایک طویل اور صبر آزما عمل ہے۔ جو پوری توجہ اور مسلسل جدوجہد چاہتا ہے۔ سخت کوشی کے رویئے کے بغیر تعلیمی ترقی ممکن نہیں جو یہ "کوہ کنی" کر لے جس کے تیشہ کی ضرب کاری ہو اس کا انعام بھی بہت ہے۔ جوئے شیر بھی اسی کو ملتی ہے۔

اردو کے مشہور ادیب و مفکر رشید احمد صدیقی کا ایک بڑا خوبصورت اور فکر انگیز فقرہ ہے۔

زندگی آزمائش بھی ہے اور انعام بھی

یہ قول بھی اسی حقیقت کی غمازی کرتا ہے کہ

جوئے شیر و تیشہ و سنگ گراں ہے زندگی

○ ○ ○

سخت کوشی سے ہے تلخ زندگانی انگبیں

میزبان حضرات آج کے مذاکرہ کا عنوان ہے
سخت کوشی سے ہے تلخ زندگانی انگبیں
سب سے پہلے میں نعمان صاحب سے درخواست کروں گا کہ وہ بحث کا آغاز کریں۔

نعمان زیر بحث موضوع بال جبرئیل کے شعر

ہے شباب اپنے لہو کی آگ میں جلنے کا نام
سخت کوشی سے ہے تلخ زندگانی انگبیں

کا دوسرا مصرعہ ہے
بہتر ہو گا کہ پہلے اس کے الفاظ پر غور کیا جائے
تلخ زندگانی سے مراد یہ ہے کہ زندگی ایک کڑوی، کسیلی، مشکل، صبر آزما چیز ہے، اس کو سخت کوشی سے انگبیں شہد ایسا میٹھا یا خوشگوار بنایا جا سکتا ہے۔ اس پورے مصرعہ میں سخت کوشی کا لفظ بنیادی اہمیت رکھتا ہے سخت کوشی کو فکر اقبال میں ایک بنیادی تصور کی اہمیت حاصل ہے۔

میزبان اس امر کی وضاحت کے لیے میں شفیق کو زحمت دوں گا۔

شفیق 1905ء میں علامہ اقبال یورپ گئے یہ کوئی تفریحی دورہ نہ تھا۔ مطالعاتی سفر تھا۔ یورپ میں دو تین سال قیام کے دوران انہوں نے فلسفہ اور قانون کی اعلی ڈگریاں ہی حاصل نہیں کیں بلکہ یورپ کا تہذیبی و تمدنی مطالعہ بھی کیا۔ وہ زمانہ یورپ میں سامراجی قوتوں کے انتہائی عروج کا زمانہ تھا۔ ایشیا اور افریقہ کے بیشتر ممالک یورپ کی سامراجی طاقتوں کے پنجہ ء استبداد میں گرفتار تھے خصوصاً" مسلمان ملکوں کی تو بری حالت تھی۔ وہ سیاسی اور معاشی طور پر ہی نہیں نفسیاتی طور پر بھی مغلوب ہو چکے تھے۔ ان میں ایک طرح کا احساس

کمتری اور احساس مجبوری پیدا ہو گیا تھا۔ اقبال نے ساری صورتحال کا اسلامی تعلیمات اور تاریخ کی روشنی میں مطالعہ کر کے اس کا حل خودی اور تصور سخت کوشی کی شکل میں پیش کیا۔

سلیم فلسفہ خودی کیا ہے؟

شفیق سادہ اور عام فہم زبان یہ کہا جا سکتا ہے کہ خودی اپنی خداداد صلاحیتوں کو پہچاننے' ابھارنے اور خودشناسی اور خوداعتمادی کے ذریعے سے اپنی شخصیت کو پروان چڑھانے کا نام خودی ہے۔ اور سخت کوشی اس کا عملی پہلو ہے۔

نعیم کیا سخت کوشی اور محنت و جفاکشی ایک ہی چیز ہے۔

شفیق نہیں - سخت کوشی ایک نظریئے کی حیثیت سے محض محنت و مشقت سے آگے کی چیز ہے۔ مثلاً حالی نے مسدس حالی میں بھی مسلمانوں کو محنت اور مشقت کی تعلیم دی ہے۔

مشقت کی ذلت جنہوں نے اٹھائی
جہاں میں ملی ان کو آخر بڑائی

لیکن اقبال کا نظریہ یہ ہے کہ افراد اور قوموں کو سخت کوشی اور جفاکشی کا رویہ اختیار کرنا چاہئے۔ اور ستاروں پر کمندیں ڈالنے کا حوصلہ پیدا کرنا چاہیئے۔ اقبال کہتے ہیں۔

محروم رہا دولت دریا سے وہ غواض
کرتا نہیں جو صحبت ساحل سے کنارا

چنانچہ صحبت ساحل سے کنارا کرنے اور عمق دریا میں غواصی کرنے کا خطرہ مول لینے کو تیار رہنا چاہئے۔ اسی لیے وہ نوجوانوں سے کہتے ہیں۔

وہی جواں ہے قبیلے کی آنکھ کا تارا
شباب جس کا ہے بے داغ ضرب ہے کاری

"ضرب کاری" کو اقبال ایک اصول زندگی کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ بغیر تگ و تاز کے ذوق کے، بغیر مہم جوئی کی اسپرٹ کے، نہ قومیں ابھرتی ہیں نہ افراد ابھرتے ہیں۔

میزبان آخر میں، شمیم صاحب سے درخواست کروں گا کہ وہ اس مذاکرہ پر تبصرہ کریں۔

شمیم میں صرف یہ کہنا چاہوں گا کہ سخت کوشی کے فلسفہ پر اقبال نے اپنے فارسی کلام میں بھی بہت کچھ کیا ہے۔ سخت کوشی ان کا خاص موضوع ہے خودی کی زندگی سخت کوشی کی زندگی ہوتی ہے۔

اقبال کا مصرعہ

اگر خواہی حیات اندر خطرزی

ان فلسفہ عمل کا نچوڑ ہے۔ خطر پسندی ذوق تسخیر کی علامت ہے۔ زیر بحث شعر

ہے شباب اپنے لہو کی آگ میں جلنے کا نام
سخت کوشی سے ہے تلخ زندگانی انگبیں

کے حوالے سے میں طلبہ سے کہوں گا کہ وہ سخت کوشی کے رویئے کو اپنے کردار کی بنیاد بنائیں۔

میزبان جناب والا ! طلبہ اپنی تعلیمی زندگی میں سخت کوشی کے رویئے کو کیسے اپنا سکتے ہیں؟

پرنسپل اس شعر کے مخاطب نوجوان طلبہ ہی ہیں طلبہ سخت کوشی کے رویہ کو اپنے لائف اسٹائل یا طرز زندگی میں اپنا سکتے ہیں اس طرح کہ وہ اپنے آپ کو غیرضروری آسائشوں کا عادی نہ بنائیں۔ اپنی جسمانی اور ذہنی قوت برداشت کو بڑھائیں۔ ضروری جسمانی اور ذہنی مشقت سے نہ گھبرائیں۔ تعلیم میں شارٹ کٹ نہ ڈھونڈیں۔ نوٹس بنانا ہو تو خود بنائیں۔ ریفرنس بکس

(حوالے کی کتابیں) خود دیکھیں۔ مشکل موضوعات پر مشکل کتابیں پڑھنے سے گریز نہ کریں۔ امتحان کی تیاری اتنی مکمل کریں کہ پرچے کے مشکل سوالوں کا جواب آسانی سے دے سکیں۔ سب سے بڑی بات یہ کہ لکیر کے فقیر نہ بنیں۔ سوچنے اور سمجھنے' تفکر و تدبر کی عادت ڈالیں اور اپنی تخلیقی قوتوں کو بیدار کریں اور ان کو آگے بڑھائیں۔ یہی خودی کا راستہ ہے۔

○ ○ ○

اپنے من میں ڈوب کر پا جا سراغ زندگی

میزبان مجلس اقبال کے اس مذاکرہ کا عنوان ہے۔
اپنے من میں ڈوب کر پا جا سراغ زندگی
یعنی ہم طلبہ کے لیے خودی کا مفہوم کیا ہے۔ میں سب سے پہلے رفیع سے درخواست کروں گا کہ وہ بحث کا آغاز کریں۔

رفیع جس طرح ایک بیج میں ایک پیڑ چھپا ہوا ہوتا ہے۔ اسی طرح ہر فرد میں کچھ صلاحیتیں چھپی ہوئی یا سوئی ہوئی ہیں۔ ابتدا میں فرد کو بھی پتہ نہیں ہوتا کہ اس کے اندر ترقی کے کون سے امکانات خوابیدہ ہیں۔ شخصیت کی ان خوابیدہ یا چھپی ہوئی صلاحیتوں اور امکانات کو تلاش کرنا اور پھر ان کو ترقی دینا خودی ہے۔

جمال میں سمجھتا ہوں کہ جس طرح ایک فرد کی خودی ہوتی ہے اسی طرح قوم کی بھی ایک خودی ہوتی ہے۔

رفیع اور ایک فرد کی خودی کی طرح ایک قوم کی خودی بھی ایک امتیازی نشان رکھتی ہے اپنی ذات کے خوابیدہ امکانات کو تلاش کرنا اور ان کو ترقی دینا زندگی کا مقصد وحید ہے۔

اسلم خودی، کی ترقی کا پیمانہ کیا ہے؟

رفیع اس کا جواب بھی عرض کرتا ہوں۔ دیکھیے جب ہم اسکول میں آئے تھے تو ہم وہ نہیں تھے جو آج ہیں۔ اب ہمیں اپنے اوپر زیادہ اعتماد ہے اب ہمیں ذات کا زیادہ شعور ہے۔ ہمیں اپنی صلاحیتوں کا زیادہ احساس ہے اب ہمارے اندر آگے بڑھنے، جدوجہد کرنے اور اپنی شخصیتوں کو ترقی دینے کا زیادہ حوصلہ ہے۔ اسی کا نام خودی کی بیداری ہے۔

اسلم لیکن ہم میں سے ہر لڑکے کی خودی کی بیداری کی رفتار یکساں کیوں نہیں؟ کہیں اس لیے تو نہیں کہ ہر ایک کی فطری صلاحیتوں میں کافی فرق ہے؟

رفیع نہیں، میرا تو خیال ہے کہ اتنا فرق ذہانت یا صلاحیت میں نہیں جتنا محفل وجوہ سے خودی کو بیدار کرنے کی امنگ میں ہے۔

اسلم تو پھر یہ امنگ کیسے پیدا ہوا؟

رفیع ہر قسم کی ترقی کا پہلا مرحلہ خود شعوری (Self Awareness) اور خود اعتمادی (Self confidence) ہے I can کہہ سکنا خودی کی بیداری کی طرف پہلا قدم ہے خود شعوری سے I will کہنے کا حوصلہ ہوتا ہے۔ اقبال کا کمال یہی ہے کہ انہوں نے قومی سطح پر خوداعتمادی بحال کی اور خود شعوری بیدار کی بلکہ پیدا کی۔

احساس کمتری خودی کی نفی ہے۔ اس صدی کے شروع میں جب اقبال نے خودی کا نظریہ پیش کیا تو ہندی مسلمان شدید احساس کمتری کا شکار تھے۔ نہ انہیں اپنی قوتوں کا علم تھا اور نہ اپنی صلاحیتوں کا شعور۔ وہ قومی سطح پر خودداری اور خوداعتمادی سے محروم تھے۔ اس لیے اقبال نے مسلمانوں کو اپنے آپ کو پہچاننے اور اپنے امکانات کو بروئے کار لانے کا درس دیا۔

اسلم براہ کرم اقبال کے وہ شعر سنائیے جو اس وقت آپ کے ذہن میں ہیں۔

رفیع میرا اشارہ 1912ء میں لکھی گئی نظم "شمع و شاعر" کے ایک بند کی طرف ہے۔

آشنا اپنی حقیقت سے ہو اے دہقاں ذرا
دانہ تو کھیتی بھی تو باراں تو حاصل بھی تو
آہ کس کی جستجو رکھتی ہے آوارہ تجھے
راہ تو رہرو بھی تو رہبر بھی تو، منزل بھی تو
کانپتا ہے دل تیرا اندیشہ طوفاں سے کیا
ناخدا تو، بحر تو، کشتی بھی تو، ساحل بھی تو
وائے نادانی کہ تو محتاج ساقی ہو گیا
مے بھی تو، ساقی بھی تو مینا بھی تو، محمل بھی تو

اس میں واضح طور پر اپنے اوپر اعتماد کرنے اور اپنی صلاحیتوں کے سہارے آگے بڑھنے کی تلقین ہے۔ جو 1912ء کے دور کی غلامانہ ذہنیت کو کھلا چیلنج ہے۔

میزبان مذاکرہ کا وقت ختم ہوتا ہے آپ حضرات کا بے حد شکریہ

○ ○ ○

صنوبر باغ میں آزاد بھی ہے پابہ گل بھی ہے

میزبان سامعین گرامی! آج کے مذاکرہ کا موضوع یہ شعر ہے۔

صنوبر باغ میں آزاد بھی ہے پابہ گل بھی ہے
انہیں پابندیوں میں حاصل، آزادی کو تو کر لے

مسئلہ یہ ہے کہ آزادی کا پابندیوں سے کیا رشتہ ہے یا دوسرے لفظوں میں

پابندیوں سے آزادی کس طرح حاصل ہوتی ہے اس تصور کے مختلف پہلوؤں پر غور کرنے کے لیے یہ مذاکرہ منعقد کیا جا رہا ہے میں سب سے پہلے حامد کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ شعر کی وضاحت سے بحث کا آغاز کریں۔

حامد زیر بحث شعر جس کا پہلا مصرعہ ہے

صنوبر باغ میں آزاد بھی ہے پابہ گل بھی ہے

یہ اقبال کی نظم "پھول" کا تیسرا شعر ہے میں پہلے اس شعر کا لفظی مطلب بیان کرتا ہوں صنوبر ایک قسم کا سرو ہے جو بلند قامت اور سیدھا ہوتا ہے اس کی جڑیں گل یعنی مٹی میں بہت گہرائی تک پھیلی ہوتی ہیں باغ میں صنوبر کے بلند و بالا درخت کو دیکھ کر شاعر کہتا ہے کہ صنوبر اس لیے بلند و بالا ہے کہ وہ پابہ گل ہے اس کے پاؤں یعنی اس کی جڑیں زمین میں جکڑی ہوئی ہیں گویا پابہ گل ہونے نے اسے آزادی دی ہے۔

یہ تو شاعرانہ استدلال ہے اصل میں اقبال صنوبر کی مثال سے یہ کہنا چاہتے ہیں کہ آزادی بغیر پابندیوں کو قبول کیے حاصل نہیں ہو سکتی بلکہ بعض پابندیاں ہی آزادی کی ضمانت ہوتی ہیں۔

میزبان اب میں محمود سے درخواست کروں گا کہ وہ اس امر کی وضاحت کریں کہ پابندیاں کس طرح آزادی کی ضمانت بنتی ہیں۔

محمود میں اس تعلق کی وضاحت کرنے کی کوشش کروں گا جو آزادی اور پابندی میں ہے اصل میں پابندی سے اقبال کا اشارہ نظم و ضبط اور تربیت و تنظیم کی طرف ہے نظم و ضبط اور تربیت و تنظیم سے قوت میں اضافہ ہوتا ہے کارکردگی بڑھتی ہے اور استحکام ملتا ہے جس فرد کی زندگی میں ضبط و نظم ہو، ترتیب ہو وہ یقیناً کامیابی سے ہمکنار ہوتا ہے۔

میزبان کس طرح براہ کرم اس کی وضاحت کیجئے۔

محمود ضبط سے قوت ضائع نہیں ہوتی اور نظم سے قوت میں اضافہ ہوتا ہے

اقبال نے اپنے شعر میں جس پابندی کا ذکر کیا ہے وہ یہی ضبط و نظم ہے تربیت و تنظیم یا ڈسپلن سے ایک فرد ہی نہیں سارا معاشرہ ترقی کرتا ہے۔

انسانی تہذیب و ترقی کی کہانی انسانی ذہن اور اس کی زندگی کی ترتیب و تنظیم کی کہانی ہے انسان نے جتنا اپنے آپ کو منظم کیا اس کی قوتوں میں اتنا ہی اضافہ ہوا مثالیں تو بے شمار ہیں لیکن میں ایک بہت قریب کی مثال دیتا ہوں سکول میں کون لڑکا زیادہ ترقی کرتا ہے وہی جس کی زندگی میں نظم زیادہ ہے ضبط زیادہ ہے ترتیب و تنظیم زیادہ ہے جس کو منزل کا احساس زیادہ ہے جس کو سمت کا شعور زیادہ ہے جو اپنے Time اور Duration کو Manage کر سکتا ہے۔ اس کے برعکس جو لڑکا اپنی قوتوں اپنی صلاحیتوں کی تنظیم و ترتیب نہیں کر پاتا جس کی زندگی میں نظم و ضبط کی کمی ہوتی ہے جو اپنے وقت اور اپنی توانائیوں کو ضائع کرتا ہے وہ پیچھے رہ جاتا ہے اور بہت پیچھے رہ جاتا ہے اور آپ جانتے ہیں۔

درماندہ کے لینے کو آتا نہیں کوئی

میزبان آخر میں نعمان صاحب سے درخواست کروں گا کہ وہ بحث کا جائزہ لیں۔

نعمان ماشاء اللہ مقررین نے بڑے اچھے نکتے پیدا کئے ہیں میں ان پر صرف یہ اضافہ کروں گا کہ اسلام میں ضبط و نظم کی اہمیت بہت زیادہ ہے اسلامی عبادات اور شعائرِاسلام مسلمانوں میں منجملہ اور چیزوں کے ضبط و نظم بھی پیدا کرتے ہیں۔

میزبان آپ سب حضرات کا شکریہ یہ ہے۔

صنوبر باغ میں آزاد بھی ہے پابہ گل بھی ہے
انہیں پابندیوں میں حاصل آزادی کو تو کر لے

○ ○ ○

کرگس کا جہاں اور ہے شاہیں کا جہاں اور

میزبان حضرات آج کے مذاکرہ کا موضوع ہے
کرگس کا جہاں اور ہے شاہیں کا جہاں اور
اس پر تحقیقی گفتگو کے لیے میں شاہد صاحب کو دعوت دیتا ہوں۔

شاہد زیر بحث موضوع بال جبرئیل کی نظم حال و مقام کے آخری شعر کا دوسرا مصرعہ ہے پورا شعر یوں ہے۔

پرواز ہے دونوں کی اسی ایک فضا میں
کرگس کا جہاں اور ہے شاہیں کا جہاں اور

میزبان اب میں سعید صاحب سے اظہار خیال کی درخواست کرتا ہوں

سعید

پرواز ہے دونوں کی اسی ایک فضا میں
کرگس کا جہاز اور ہے شاہیں کا جہاں اور

فکر اقبال کے ایک اہم نکتے کو ظاہر کرتا ہے اور وہ یہ کہ انسان ماحول سے بلند ہوتا ہے اور ہو سکتا ہے چنانچہ یکساں ماحول میں رہتے ہوئے بھی ایک انسان کا عمل دوسرے سے مختلف ہوتا ہے۔

میزبان اس لیے کہ وہ خود اندر سے مختلف ہوتا ہے اس کی سوچ مختلف ہوتی ہے اس کی ترجیحات مختلف ہوتی ہیں۔

اس شعر میں کرگس اور شاہین دو کردار دائی رویئے ہیں شاہیں کا لفظ ایک علامت کے طور پر اقبال کے کلام میں بار بار آتا ہے۔

12 دسمبر 1936ء کو لکھے ہوئے ظفر احمد صدیقی کے نام کے ایک خط میں خود اقبال نے اس امر کی وضاحت کی ہے کہ انہوں نے شاہین کو ایک مثالی مسلمان کی علامت کے طور پر کیوں استعمال کیا؟

میزبان براہ کرم اقبال کے اپنے الفاظ Quote کیجئے۔

سعید عرض کرتا ہوں اقبال نے اس خط میں لکھا۔

شاہین کی تشبیہ محض شاعرانہ نہیں ہے اس پرندہ میں اسلامی فقر کی تمام خصوصیات پائی جاتی ہیں۔

- خوددار اور غیرت مند ہے کہ غیر کے ہاتھ کا مارا ہوا شکار نہیں کھاتا۔
- لاتعلق ہے کہ آشیانہ نہیں بناتا۔
- خلوت پسند ہے۔
- تیز نگاہ ہے۔

اقتباس ختم ہوا۔ اس سلسلہ میں آپ کی توجہ اس امر کی طرف بھی مبذول کرانا چاہوں گا کہ شاہیں ظاہری طور پر بھی شاندار اور پروقار Impressive ہوتا ہے۔

کرگس کی خصوصیات اور صفات اس کے بالکل الٹ ہیں ظاہری طور پر بھی اور باطنی طور پر بھی۔

میزبان اس شعر میں دو اور لفظ بھی استعمال ہوئے ہیں فضا اور جہاں

پرواز ہے دونوں کی اسی ایک فضا میں
کرگس کا جہاں اور ہے شاہیں کا جہاں اور

فضا اور جہاں سے کیا مراد ہے۔

سعید فضا اور جہاں سے مراد رویہ کردار یا شخصیت ہے۔

میزبان پھر شعر کا اصل مفہوم کیا ہوا۔

سعید یہ کہ ایک سی فضا میں ایک سے ماحول ایک سے حالات میں بھی اس شخص کا عمل (Behaviour) جس کا کردار شاہیں کا سا ہے اس فرد کے عمل (Behaviour) سے بالکل مختلف ہو گا جس کا کردار کرگس کا سا ہے شعر کا نکتہ یہ ہے کہ اصل چیز فضا ماحول یا حالات نہیں انسان کا کردار اس کی خودی اس

کی شخصیت ہے انسان کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ وہ اپنے ماحول کے دباؤ Compulsions اور Pressures سے بلند بھی ہو سکتا ہے اور جو ہو جاتا ہے وہی جواں قبیلے کا آنکھ کا تارا بنتا ہے۔

○ ○ ○

تیری خاک میں شرار زندگی نہیں ہے

میزبان اقبالیات کے سلسلے میں آج کے مذاکرہ کا عنوان ہے۔
"تیری خاک میں شرار زندگی نہیں ہے"
اس موضوع پر توضیحی گفتگو کے لیے میں سب سے پہلے اشعر صاحب کو دعوت دیتا ہوں۔

اشعر مذاکرہ کا عنوان اقبال کے ایک فارسی شعر

اگر امروز تو تصویر دوش است
بخاک تو شرار زندگی نیست

کے دوسرے مصرعے کا لفظی ترجمہ ہے پورے شعر کا مطلب کچھ یوں بیان کیا جا سکتا ہے اگر تمہارا حاصل تمہارے "ماضی" کی تصویر ہے اور تم آج بھی بعینہ وہ ہو جو کل تھے یعنی تم بہتر طور پر بدلے نہیں تو اس کے معنی یہ ہوئے کہ تمہاری خاک میں شرار زندگی نہیں ہے یعنی تم صحیح معنوں میں زندہ نہیں ہو۔

میزبان کیا اس شعر میں ماضی سے رشتہ توڑنے کی تلقین کی گئی ہے؟
نہیں۔ اقبال نے ماضی سے رشتہ توڑنے کو کبھی نہیں کہا انسان کی جڑیں اس کے ماضی میں ہوتی ہیں کلچر نام ہی روایتوں (Traditions) کے تسلسل کا ہے اقبال نے اس تسلسل کو برقرار رکھنے پر بھی بڑا زور دیا ہے

پیوستہ رہ شجر سے امید بہار رکھ

انہی کا شعر ہے لیکن اقبال ماضی کو زنجیر نہیں بنانا چاہتے صرف پس منظر یا حوالہ رکھنا چاہتے ہیں جس کی روشنی میں آگے بڑھا جا سکے اس لیے وہ بااصرار کہتے ہیں۔

آئین نو سے ڈرنا طرز کہن پہ اڑنا
منزل یہی کٹھن ہے قوموں کی زندگی میں

میزبان کمال آپ کا کیا خیال ہے؟

کمال میں اشعر سے اتفاق کرتے ہوئے کہوں گا کہ فکر اقبال کا بنیادی نکتہ یہی ہے کہ ضمیر لالہ میں چراغ آرزو روشن ہو اور چمن کا ذرہ ذرہ شہید جستجو ہو اقبال کی نظم چاند اور تارے کا موضوع بھی یہی ہے۔

اس راہ میں مقام بے محل ہے
پوشیدہ قرار میں اجل ہے
چلنے والے نکل گئے ہیں
جو ٹھہرے ذرا کچل گئے ہیں

اور "خضر راہ" میں زندگی کے عنوان سے یہ فکر انگیز اشعار ملتے ہیں۔

تو اسے پیمانہ امروز و فردا سے نہ ناپ
جاوداں پیہم دواں ہر دم جواں ہے زندگی
اپنی دنیا آپ پیدا کر اگر زندوں میں ہے
سر آدم ہے ضمیر کن فکاں ہے زندگی
آشکارا ہے یہ اپنی قوت تسخیر سے
گرچہ اک مٹی کے پیکر میں پنہاں ہے زندگی

میزبان اب میں مجلس اقبال کے صدر اپنے محترم اور فاضل استاد پروفیسر عرفان

علوی صاحب سے درخواست کروں گا کہ وہ اس موضوع پر اظہار خیال فرمائیں۔

عرفان زیر بحث موضوع اقبال کے جس فارسی شعر سے ماخوذ ہے وہ اقبال کے فارسی مجموعہ "پیام مشرق" کے شروع میں آتا ہے اور ایک قطعہ کا دوسرا شعر ہے دو شعروں کا وہ قطعہ یوں ہے۔

دمادم نقشہائے تازہ ریزد
بیک صورت قرار زندگی نیست
اگر امروز تو تصویر دوش است
بخاک تو شرار زندگی نیست

یعنی زندگی لمحہ بہ لمحہ نئی صورت اختیار کرتی رہتی ہے زندگی کو کسی ایک صورت میں قرار نہیں ہے چنانچہ اگر تمہارا آج تمہارے کل کی تصویر ہے تو تمہاری خاک میں شرار زندگی نہیں ہے اس سے پہلے کہ میں اس آخری شعر کے مضمرات پر گفتگو کروں ضروری معلوم ہوتا ہے اس شعر کے پس منظر پر کچھ روشنی ڈالی جائے۔

یہ شعریوں تو "پیغام مشرق" کا ہے جو 1923ء میں چھپی تھی لیکن اس میں جو فلسفہ خودی ہے وہ "اسرار خودی" کی بازگشت ہے اقبال کی یہ شہرہ آفاق فارسی نظم 1915ء میں شائع ہوتی تھی اور یہی وہ کتاب ہے جس میں اقبال کے بنیادی تصورات وضاحت سے بیان ہوئے ہیں اس لیے اس کے تاریخی پس منظر کو جاننا ضروری ہے۔

مسلمانوں کے سیاسی زوال پر مہر تو 1492ء میں سقوط غرناطہ کے المیہ کے موقع پر لگی لیکن تہذیبی زوال اس سے کئی صدی پہلے شروع ہو چکا تھا اور مسلمان مفکروں اور مدبروں نے اس کے اسباب پر غور و فکر کرنا بھی شروع کر دیا تھا اس سلسلہ میں پہلا نمایاں نام ابن خلدون کا ہے جس نے تاریخ کے

مشہور عالم مقدمہ میں اس مسئلہ کا تجزیہ کیا سترہویں صدی میں مجدد الف ثانیؒ اٹھارویں صدی میں شاہ ولی اللہ اور انیسویں صدی میں جمال الدین افغانیؒ اور مصر کے محمد عبدہ نے اسباب زوال پر اظہار خیال کیا۔ موجودہ صدی کے شروع میں اقبال نے اس مسئلہ پر کافی گہرائی میں جا کر غور کیا اقبال کو ایک اور بھی غیر معمولی Advantage حاصل تھا انہیں قدیم و جدید مشرقی و مغربی فلسفہ پر پورا عبور حاصل تھا اور چند سال یورپ میں رہ کر انہوں نے خود جدید تہذیب کا بغور مطالعہ کیا تھا وہ اس کی خامیوں سے بے خبر نہ تھے چنانچہ انہوں نے نیشنلزم "علاقائی قوم پرستی کے مغربی تصور پر" اور اس کی اخلاقی اقدار پر سخت لب و لہجہ میں تنقید کی ہے۔

تمہاری تہذیب اپنے خنجر سے آپ ہی خودکشی کرے گی
جو شاخ نازک پہ آشیانہ بنے گا ناپائیدار ہو گا

واضح رہے کہ علامہ نے یہ شعر 1907ء میں لکھا تھا جب وہ جرمنی میں فلسفہ میں پی ایچ ڈی کے لیے اپنا تحقیقی مقالہ لکھ رہے تھے لیکن اقبال کی تحقیق کا اصل منشاء تو یہ معلوم کرنا تھا کہ اسلامی ملت کو کس طرح زندہ و تابندہ کیا جا سکتا ہے چنانچہ وہ گہرے تفکر و تدبر کے بعد اس نتیجے پر پہنچے کہ اقوام مشرق خاص طور پر مسلمانوں کی خودی کو بیدار اور مستحکم کرنے کی ضرورت ہے اور یہ کہ مسلمانوں کو فکری آزادی کی بھی اشد ضرورت ہے تاکہ وہ اسلامی اصولوں قدروں اور رویوں کو جدید سیاسی سماجی اور معاشی اداروں کی شکل میں تشکیل دے سکیں اس امر کے لیے اجتہاد کی ضرورت تھی تاکہ تہذیبی ترقی کا سفر جاری رہے اس کے لیے اقبال نے زور دے کر کہا کہ اجتہاد کرتے ہوئے خوب سے خوب تر کی جستجو میں ہر دم جواں پیہم دواں زندگی کے بدلتے ہوئے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے۔ آگے بڑھو اور بڑھتے جاؤ

اگر امروز تو تصویر دوش است
بخاک تو شرار زندگی نیست

کا مطلب یہی ہے کہ اگر تمہارا آج بالکل ویسا ہے جیسا کل تھا یعنی اس میں کوئی جوہری تبدیلی نہیں آئی تو گویا تمہاری خاک میں شرار زندگی نہیں ہے یعنی تم مر چکے ہو اس شعر میں دو لفظ امروز (آج) اور دوس (گزرا ہوا کل) بھی توجہ طلب ہیں یعنی جو تبدیلی آتی ہے وہ دن بدن لحہ بہ لحہ آتی ہے۔

ثبات ایک تغیر کو ہے زمانے میں

میزبان سر آپ نے اس شعر کے پس منظر پر اور اس کے مضمرات پر بڑی عالمانہ گفتگو کی اس کے لیے میں آپ کا ممنون ہوں اب آخر میں آپ سے یہ گزارش کروں گا کہ آپ اس امر پر بھی روشنی ڈالیں کہ اقبال کے اس شعر کا اطلاق ہم طلباء کی زندگی پر کس طرح ہو سکتا ہے۔

پروفیسر عرفان کوئی مجھ سے پوچھے کہ طلباء کے نام اقبال کا پیغام کیا ہے تو میں بے ساختہ "پیام مشرق" کے یہی اشعار پڑھوں گا۔

دمادم نقشہائے تازہ ریزو
بیک صورت قرار زندگی نیست
اگر امروز تو تصویر دوش است
بخاک تو شرار زندگی نیست

طلباء کی زندگی کا تو سب سے واضح مقصد ہی روشنی کی تلاش خوب سے خوب تر کی جستجو اپنی شخصیت کے ارتقاء کے لیے مسلسل کاوش ہوتا ہے اس شعر میں تصور ارتقاء چھپا ہوا ہے کو بتایا گیا ہے کہ ترقی ایک تدریجی عمل Process ہے اگر ایک طالب علم ہر روز شعوری طور پر ذہنی اخلاقی جسمانی ارتقاء کے لیے جدوجہد کرتا رہے تو اس کا مستقبل یقیناً تابناک ہو گا طلباء کو خاص طور

سمجھ لینا چاہئے کہ تعلیم و تربیت بھی ایک مسلسل عمل ہے یہ ایک دو دن یا دو
چار ماہ کی بات نہیں کہ امتحان آیا تو پڑھ لیا کچھ رٹ لیا باقی وقت خواب
خرگوش کے مزے لیے، تعلیمی عمل مسلسل جاری رہتا ہے اس لیے کتابی
امتحان کی تیاری بھی مسلسل جاری رہنی چاہئے یہاں میں ایک اور نکتے کی
وضاحت بھی کرنا چاہوں گا آج کے کل سے بہتر ہونے کا انحصار Quantitative
تبدیلی پر نہیں Qualitative تبدیلی پر ہوتا ہے اس لیے طلباء کو معلوم ہونا
چاہئے کہ Qualitative Change صرف نصابی کتابوں کے خلاصے رٹ لینے سے
نہیں آئے گی معلومات اور علم میں فرق ہے طلباء کو صرف معلومات ہی میں
اضافہ کرنے پر اکتفاء نہیں کرنا چاہئے بلکہ علم میں اضافہ کرنے کی کوشش کرنی
چاہئے اور علم میں اضافہ کسی مضمون کے بنیادی تصورات کو سمجھے بغیر ممکن
نہیں چنانچہ علم حاصل کرنے کے لیے سوچنا اور سمجھنا لازمی ہے اور ہر مضمون
کا زیادہ سے زیادہ توسیعی مطالعہ کرنا بھی ضروری ہے تعلیم ایک تخلیقی
Creative عمل ہے Reproductive کارروائی نہیں جیسا کہ عموماً سمجھا جاتا ہے
تعلیم کا آخری امتحان یہ ہے کہ وہ کس حد تک معلم کی تخلیقی صلاحیتوں کو
ابھارتی ہے اسی لیے اقبال نے طلباء کو مشورہ دیا تھا کہ علم حاصل کرو اور علم
پیدا کرو۔

آخر میں میں یہ بھی کہوں گا "آج" کو "کل" سے بہتر بنانے کے لیے
طلباء کو اپنے کردار پر نظر رکھنی ہو گی اپنے لائف اسٹائل کو بھی طالب علمانہ
بنانا پڑے گا اور اپنی ترجیحات کو بھی تعلیم کے نقطہ نظر سے مرتب کرنا ہو گا۔
مختصر یہ کہ "آج" کو "کل" سے بہتر بنانے کا عمل Quality Improvement
Continuous جس کے کئی پہلو Dimensions ہیں۔

تو رہ نورد شوق ہے منزل نہ کر قبول

جی خوش ہوا ہے راہ کو پر خار دیکھ کر

میزبان حضرت ! آج ہم ایک نہایت خیال انگیز موضوع پر بحث کر رہے ہیں جس کی عملی اہمیت بھی بہت زیادہ ہے بحث کا عنوان ہے۔

جی خوش ہوا ہے راہ کو پر خار دیکھ کر

سب سے پہلے میں سلمان صاحب سے درخواست کروں گا کہ وہ گفتگو کا آغاز کریں۔

سلمان زیر بحث موضوع غالب کا ایک مصرعہ ہے پورا شعر یوں ہے۔

ان آبلوں سے پاؤں کے گھبرا گیا تھا میں
جی خوش ہوا ہے راہ کو پر خار دیکھ کر

اس شعر میں یہ فقرہ "جی خوش ہوا ہے" پورے شعر کی جان ہے راہ کو پر خار یعنی کانٹوں سے بھرا دیکھ کر نہ صرف نہ گھبرانا بلکہ مزید برآں خوش ہونا زندگی کے ایک خاص رویئے بلکہ ایک خاص فلسفہ حیات کی غمازی کرتا ہے۔

میزبان عرفان صاحب! آپ کا کیا خیال ہے۔

عرفان میں سمجھتا ہوں کہ راستے کو کانٹوں سے بھرا دیکھ کر خوش ہونا صرف نہ گھبرانے سے بہت آگے کی منزل ہے قابل غور نکتہ یہ ہے کہ شاعر کانٹوں کا خیر مقدم کرتا ہے۔

میزبان آخر کیوں؟

عرفان سوچ اور کردار کی وجہ سے ایک تو پاؤں میں آبلے پڑے ہوئے ہیں اوپر سے جو راہ ہے وہ پر خار ہے گویا مزید تکلیف یا مزید آزمائش کا سامان ہے اس موقع پر مایوسی یا بددلی کا رد عمل بھی ہو سکتا ہے بلکہ وہ زیادہ نیچرل ہے اب یہ شاعر کی سوچ ہے کہ وہ اس بظاہر بدتر صورتحال کے بھی روشن پہلو کو دیکھتا ہے کہ راستہ کانٹوں سے بھرا ہوا ہے تو کیا کم از کم پاؤں کے چھالوں سے تو

نجات ملے گی گویا مشکل ترین صورتحال سے دو چار ہو کر بھی وہ پریشان نہیں ہوتا بلکہ مردانہ وار اس کا مقابلہ کرنے کے لیے وہ آگے بڑھتا ہے راہ کے کانٹوں کو چاروناچار برداشت کرنا ایک بات ہے اور ان کو دیکھ کر خوش ہونا اور بات ہے اور بڑی عظیم بات ہے۔

میزبان اب میں اس مجلس کے مہمان خصوصی محترم پرنسپل صاحب سے گزارش کروں گا کہ وہ طلباء کے حوالے سے اس موضوع پر کچھ روشنی ڈالیں۔

پرنسپل میں یہ عرض کروں گا کہ زندگی کی راہ کا کوئی کانٹا ڈرنے سے، بچنے سے پریشان ہونے سے اپنی جگہ سے نہیں ہٹتا اور یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ کانٹا کسی شکل میں بھی ہو سکتا ہے اس کی ایک صورت وسائل کی کمی، ماں باپ کی شفقت سے محرومی بھی ہو سکتی ہے۔ حاسدوں کا حسد اور دشمنوں کی دشمنی بھی کانٹے کی ایک شکل ہے تعلیمی سہولتوں کا فقدان بھی کانٹا ہی ہے غرض کانٹوں کی ہزار شکلیں ہیں ہر شخص کی راہ کے کانٹے علیحدہ ہوتے ہیں لیکن سب کا نتیجہ یکساں ہوتا ہے یعنی رکاوٹ، آزمائش، امتحان جسمانی یا ذہنی اذیت ایسے تمام موقعوں پر اور ایسی تمام صورتوں میں صحیح رویہ یہی ہوتا ہے کہ صورتحال کا جرات اور دانشمندی سے صبر و تحمل سے مقابلہ کیا جائے بلکہ اس پر غالب آنے کی کوشش کی جائے۔

مشہور امریکی مصنف ایمرسن نے اپنے نظریہ تلافی of Compensation Law میں اس نکتہ کی وضاحت کی ہے کہ قدرت جب کچھ چھینتی ہے تو کچھ دیتی بھی ہے کوئی کانٹا راستہ میں ڈالتی ہے تو کوئی اور اٹھاتی بھی ہے کوئی Handicap ہوتا ہے تو قدرت کوئی اور قوت یا صلاحیت وافر مقدار میں دے کر اس کی تلافی بھی کرتی ہے اگر راہ پرخار ہوتی ہے تو کہیں چھاؤں بھی ہوتی ہے۔

سفر ہے شرط، مسافر نواز بہتیرے

اور اگر چھاؤں بھی نہیں ہے تو نہ سہی آخر تپتی دھوپ میں بھی تو لوگوں نے بڑے بڑے لمبے سفر کئے ہیں لہٰذا کسی ہینڈی کیپ کو ہینڈی کیپ، کسی معذوری کو معذوری، کسی مجبوری کو مجبوری، کسی رکاوٹ کو رکاوٹ نہیں بننے دینا چاہئے کہ دلیروں اور جرات مندوں کا شیوہ یہی ہے۔

طلباء کو خاص طور پر مشکل پسندی کی عادت ڈالنی چاہئے۔ شیخ سعدی کا قول ہے "اگر سلامتی کے خواہاں ہو تو وہ ساحل پر ہے لیکن اگر موتیوں کی تلاش ہے تو وہ پھر قعر دریا میں ملیں گے"

میزبان آپ سب حضرات کا بے حد شکریہ!

زندگی

برتر از اندیشہ سود و زیاں ہے زندگی
ہے کبھی جاں اور کبھی تسلیم جاں ہے زندگی
اپنی دنیا آپ پیدا کر اگر زندوں میں ہے
سر آدم ہے ضمیر کن فکاں ہے زندگی
زندگانی کی حقیقت کوہکن کے دل سے پوچھ
جوئے شیر و تیشہ و سنگ گراں ہے زندگی
آشکارا ہے یہ اپنی قوت تسخیر ہے
گرچہ اک مٹی کے پیکر میں نہاں ہے زندگی
خام ہے جب تک تو ہے مٹی کا انبار تو
پختہ ہو جائے تو ہے شمشیر بے زنہار تو

(اقبال)

○ ○ ○ ○

کامیاب کون اور ناکام کون؟

صدر حضرات آج کے مذاکرے کا موضوع ہے زندگی میں کامیاب کون اور ناکام کون ہوتا ہے میں اشرف سے درخواست کروں گا کہ وہ بحث کا آغاز کریں۔

اشرف میرا خیال ہے کہ پیسہ کامیابی کی پہلی شرط ہے جن والدین کے پاس پیسہ ہوتا ہے وہ اپنے بچوں کو اعلی سکولوں میں بھیجتے ہیں ان کو اعلی تعلیم ملتی ہے وہ زندگی میں اعلی مقام حاصل کر لیتے ہیں۔

انور میں اشرف سے اختلاف کروں گا اگر ایسا ہوتا تو تمام امیروں کے لڑکے سب سے زیادہ لائق ہوتے اور جو جتنا مالدار ہوتا اس کے اتنے زیادہ مارکس کرتے چونکہ ایسا نہیں اس لیے یہ نتیجہ نکالنا مشکل نہیں کہ تعلیمی کامیابی کے لیے پیسہ بنیادی چیز نہیں' اکثر غریب لڑکے امتحانات میں اعلی کامیابیاں حاصل کرتے رہتے ہیں۔

صدر اکرم آپ کی رائے کیا ہے؟

اکرم میرے خیال میں ذہانت اہم چیز ہے اصل فرق ذہانت سے پڑتا ہے۔

اختر میں کچھ عرض کروں۔

صدر فرمایئے

اختر مجھے اشرف اور اکرم دونوں سے اختلاف ہے میرا خیال ہے کہ نہ پیسے سے اتنا فرق پڑتا ہے نہ ذہانت سے۔

اشرف کیوں نہیں۔

اختر دیکھیے ! اگر محض ذہانت سے فرق پڑا کرتا تو ہر لڑکا اپنی ذہانت کے مطابق کامیاب ہوا کرتا ماہرین نفسیات کہتے ہیں کہ ایسا نہیں ہے اکثر ذہانت میں بی اور سی گریڈ کے لڑکے اے گریڈ کے لڑکوں سے زیادہ نمایاں کامیابی حاصل کرتے ہیں ہمارا اپنا تجربہ بھی

یہی ہے کہ بہت سے ذہین لڑکے شرارتیں ہی کرتے رہتے ہیں اور ان سے کم ذہین لڑکے اور عام اسکولوں میں پڑھے لڑکے ان سے بازی لے جاتے ہیں۔

صدر آخر کیوں؟

عارف اس کا جواب میں دیتا ہوں ذہانت کا تھوڑا بہت فرق محنت اور لگن سے پورا ہو جاتا ہے اور وسائل کی کمی کی تلافی بھی محنت اور شوق سے ہو جاتی ہے قائداعظم اور علامہ اقبال نے اپنی ابتدائی تعلیم بہت نامساعد حالات میں شروع کی علامہ اقبال کا بچپن بہت غریبی میں گزرا قائداعظم نے ایک بار کہا تھا کہ میں اسٹریٹ لائٹ میں پڑھا ہوں بہت سے سپاہیوں این سی اوز اور جے سی اوز کے بچے جرنیل بنے ہیں اس سے کیا ظاہر ہوتا ہے کہ علم یا ترقی کسی کی میراث نہیں جو محنت کرے گا اسے پائے گا۔

صدر آخر میں بشیر سے کہوں گا کہ وہ اپنے خیالات کا اظہار کریں۔

بشیر میرے خیال میں اصل چیز یہ ہے کہ آدمی کی سوچ ٹھیک ہو اور سوچ کا ٹھیک ہونا بغیر علم و تجربے کے ممکن نہیں اس لیے کامیاب وہ ہو گا جس کا رویہ ٹھیک ہے جس کی سوچ ٹھیک ہے جس کا شعور زیادہ ہے۔

○ ○ ○

قوموں کا عروج و زوال

میزبان صدر مجلس حاضرین گرامی!

آج کے مذاکرے کا عنوان ہے قوموں کا عروج و زوال انسانی تہذیب کی داستان ہزاروں سالوں پر پھیلی ہوئی ہے مصری سندھی یونانی رومی اور اسلامی تہذیبیں ابھریں اور ڈوبیں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ عروج و زوال کے اسباب کیا ہیں؟

ایک قوم ایک تہذیب ابھرتی ہے تو کیوں ابھرتی ہے اور جب اس کے اقبال کا آفتاب غروب ہوتا ہے تو کیوں غروب ہوتا ہے۔

میزبان میں اشرف سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کریں۔

اشرف قوموں کے عروج و زوال کے مسئلہ پر سب سے پہلے تیرھویں صدی میں ایک مسلمان مورخ ابن خلدون نے روشنی ڈالی بعد کے مفکروں نے بھی اس اہم مسئلہ پر غور کیا ہے بیشتر کا خیال یہ ہے کہ قوموں کے عروج و زوال کا تعلق اخلاق و کردار سے ہے جب کوئی قوم آگے بڑھتی ہے تو اس کے اندر عزم ہوتا ہے جوش و ولولہ ہوتا ہے قومی عصبیت ہوتی ہے قومی مفاد کے لیے قربانی دینے اور ایثار کرنے کا جذبہ ہوتا ہے۔ اقبال کا شعر ہے۔

سخت کوشی سے ہے تلخ زندگانی انگبیں

میزبان انور آپ کا کیا خیال ہے؟

انور میں سمجھتا ہوں کہ مادی وسائل کی بڑی اہمیت ہے بغیر مادی وسائل کے کوئی قوم آگے نہیں بڑھ سکتی اور ترقی کے میدان میں کارہائے نمایاں انجام نہیں دے سکتی۔

اکرم میں انور سے اختلاف کروں گا وسائل کی دولت کی اہمیت تو ہے لیکن بنیادی اہمیت نہیں اس کی مثال ہمارے سامنے ہے سوئٹزر لینڈ کے وسائل بہت کم ہیں اور وہاں ایک اونس لوہا بھی پیدا نہیں ہوتا لیکن انہوں نے گھڑی کی صنعت میں حیرت انگیز ترقی کی ہے یہی حال جاپان کا ہے جاپان کے قدرتی وسائل بہت تھوڑے ہیں لیکن پوری قوم محنتی اور جفاکش ہے انہوں نے تھوڑے وسائل ہی سے کام لیا ہے بلکہ دوسرے ملکوں کے وسائل سے بھی کام لیا ہے عربوں کے پاس لاطینی امریکہ اور افریقہ کے بعض ملکوں کے پاس وسائل کی کمی نہیں کسی اور چیز کی کمی ہے۔

میزبان وہ کیا چیز ہے؟

اختر میں عرض کرتا ہوں کہ وہ چیز علم ہے سائنس اور ٹیکنالوجی ہے محنت اور مشقت بھی اس وقت ہی کام آتی ہے جب اس کے پیچھے علم اور ٹیکنالوجی کی طاقت ہو خود مسلمانوں کی تاریخ اس بات کی شہادت دیتی ہے کہ مسلم تہذیب کے عروج کا دور یعنی

دسویں اور گیارہویں صدی ان کے علوم و فنون میں کمال کا دور بھی ہے۔

صدر میں آخر میں عارف سے درخواست کروں گا کہ وہ بحث پر اختتامی تبصرہ کریں۔

عارف میں سمجھتا ہوں کہ سب مقرروں نے حقیقت کے ایک ایک پہلو سے پردہ اٹھایا ہے میں یہ کہوں گا کہ قوموں کے عروج و زوال میں قومی کردار اہم رول ادا کرتا ہے محنت مشقت جفاکشی عزم اور حوصلے سے ٹیکنالوجی بھی حاصل ہوتی ہے اور قومی تعمیر بھی ہوتی ہے دوسری جنگ میں جاپان اور جرمنی مکمل طور پر تباہ ہو گئے تھے یہ ان قوموں کا حوصلہ جفاکشی اور ایثار کا جذبہ معاملات اور تعلقات میں دیانت اور تعاون کا رویہ تھا کہ ان قوموں نے دوبارہ اپنا کھویا ہوا مقام حاصل کر لیا یہی چیز چین کی عظیم ترقی کی بنیاد ہے۔

اخلاق کی دو قسمیں ہیں ایک بنیادی اخلاق دوسرا اسلامی اخلاق' بنیادی اخلاق یعنی دیانت جفاکشی انصاف پسندی اور رواداری قومی مفاد کے لیے ایثار ہر قوم کی تہذیبی ترقی کی بنیادی شرط ہے خواہ وہ مسلم ہوں یا غیر مسلم اسلامی اخلاق بنیادی اخلاق سے آگے کی چیز ہے اسلامی اخلاق اپنی قوم کے لیے ہی نہیں ساری اقوام کے لیے ساری دنیا کے انسانوں کے لیے عدل' احسان' ایثار' خدمت اور محبت کی تعلیم دیتا ہے افسوس کی بات ہے کہ اسلامی اخلاق تو کجا ہم بنیادی اخلاق سے بھی من حیث القوم بڑی حد تک محروم ہو گئے ہیں اور یہی روگ ہمارے زوال کا سبب ہے ہمیں ایمان کی روشنی میں علم کی قوت اور کردار کی توانائی کی ضرورت ہے اور یہی اسلام کا تقاضا ہے۔

یقین محکم عمل پیہم محبت فاتح عالم
جہاد زندگانی میں ہیں یہ مردوں کی شمشیریں

○ ○ ○

چھٹا حصہ

پاکستانیات

- نظریہ پاکستان منزل بہ منزل
- قائد اعظم اور نظریہ پاکستان
- قائد اعظم اور طلباء
- قائد اعظم اور تعلیم

نظریہ پاکستان منزل بہ منزل

مارچ 1944ء میں علی گڑھ یونیورسٹی میں تقریر کرتے ہوئے قائداعظمؒ نے کہا تھا کہ "پاکستان اسی روز وجود میں آگیا تھا جس دن ہندوستان میں پہلا ہندو مسلمان ہوا"۔ قائداعظمؒ کے اس قول میں دو قومی نظریہ کی بنیادی توجیہ ہے۔ یہاں اس نظریہ کی ارتقائی تاریخ مختصر طور پر پیش کی جاتی ہے۔

برصغیر ہند و پاک میں مسلمانوں کی سیاسی تاریخ 712 عیسوی میں محمد بن قاسم کے جہاد سے شروع ہوتی ہے۔ مسلمان فاتحین یہاں رہے' بسے بھی' اسے انہوں نے وطن بھی بنایا۔ 1857ء میں سقوط دہلی تک تقریباً ہزار سال انہوں نے یہاں حکومت بھی کی۔ لیکن مہاجر مسلمان اور مقامی مسلمان جو ہندو سے مسلمان ہوئے تھے سماجی اور معاشرتی اعتبار سے ہمیشہ ہندوؤں سے علیحدہ ہی رہے۔ وہ ہندو قومیت اور تہذیب میں کبھی جذب نہیں ہوئے۔ دو قومیتوں کے دھارے مذہبی اور تہذیبی سطح پر تیل اور پانی کی رووں کی طرح ساتھ ساتھ چلتے رہے لیکن ملے کبھی نہیں۔ جب تک مسلمانوں کی سیاسی اور معاشی طاقت مضبوط رہی یہ معاشرتی اور تہذیبی علیحدگی کوئی مسئلہ بن کر سامنے نہیں آئی لیکن 1707ء میں اورنگ زیب کی وفات کے بعد مسلمانوں کے سیاسی اقتدار کا شیرازہ بکھرتے ہی ہندوؤں نے مرہٹوں کی قیادت میں قومی بنیاد پر مسلمانوں کی حکومت کے خلاف پرانی سیاسی دشمنی کو ایک منصوبے کے تحت منظم کرنا شروع کیا۔ ہندو قومیت کی اس جارحانہ تحریک کا نشانہ براہ راست مسلمان بنتے رہے۔

ہندو مسلم قومیتوں کے ٹکراؤ کے اثرات کو سب سے پہلے غالباً شاہ ولی اللہ دہلویؒ نے محسوس کیا۔ وہ پہلے مفکر تھے جنہوں نے برصغیر میں مسلم قومیت کی ملی بنیادوں پر تنظیم کی ضرورت محسوس کی اور مسلمانوں کو اصل اسلام کی طرف لوٹنے کی دعوت دی اور اسلام کے معاشرتی اور معاشی اصولوں کی زمانے کے حالات کے مطابق وضاحت کی اور اسلام کو ایک متحرک قوت اور دین کے طور پر پیش کیا۔ انہوں نے یہ عملی سیاسی قدم بھی اٹھایا کہ ذاتی خطوط لکھ کر احمد شاہ ابدالی کو مرہٹوں کی تخت و تاج

اور مسلمانوں کی حالت زار سے آگاہ کیا اور اسلام کے نام پر مدد کی درخواست کی۔ چنانچہ 1761ء اور بعد کے معرکوں میں ابدالی نے مرہٹوں کو عبرتناک شکستیں دیں۔ مرہٹے اور ہندو میدان جنگ میں تو ہار گئے لیکن ہندو اور مسلم قومیتوں کی جو جنگ کھل کر شروع ہو چکی تھی وہ ختم نہیں ہوئی بلکہ جنگل کی آگ کی طرح پھیلتی ہی چلی گئی۔

اٹھارہویں صدی کے وسط میں شاہ ولی اللہ کی فکری تحریک ہندوستان میں مسلمانوں کے علیحدہ قومی وجود کا پہلا اہم اشارہ تھی۔ پھر انیسویں صدی کے شروع میں سید احمد شہیدؒ کی تحریک جہاد اور بنگال میں تیتو میر اور حاجی شریعت اللہ کی تحریکیں مسلمانوں کے علیحدہ قومی وجود کی لہریں تھیں۔

1857ء کے بعد مسلمانوں کے میرکارواں سرسید احمد خان تھے وہ مسلمانوں کے قومی مفاد کے لئے تگ و دو کر رہے تھے۔ لیکن ہندو مسلم اتحاد کے خلاف بھی نہیں تھے۔ لیکن بہت جلد انہیں اندازہ ہوگیا کہ ہندو مسلمان ایک ساتھ نہیں چل سکتے۔ حالی نے حیات جاوید میں ایک واقعہ لکھا ہے کہ جب 1867ء میں بنارس کے ہندوؤں نے اردو ہندی کا جھگڑا کھڑا کیا اور سخت متعصبانہ رویہ اختیار کیا تو سرسید نے بنارس کے کمشنر مسٹر شیکسپئر سے صاف کہہ دیا کہ ہندو مسلمان متحد نہیں رہ سکتے۔ سرسید کے الفاظ یہ تھے۔

"اب مجھے معلوم ہوگیا ہے کہ دونوں قومیں کسی کام میں دل سے شریک نہیں ہوسکیں گی۔ ابھی تو بہت کم ہے آگے آگے اس سے زیادہ مخالفت اور عناد ان لوگوں کے سبب جو تعلیم یافتہ کہلاتے ہیں بڑھتا نظر آتا ہے جو زندہ رہے گا دیکھے گا"۔

قابل غور نکتہ یہ ہے کہ سرسید نے دو قوموں کا لفظ استعمال کیا ہے اور ہندو مسلمانوں میں مزید اختلافات کی پیش گوئی کی ہے۔ جو حرف بہ حرف صحیح ثابت ہوئی۔ سرسید نے ہندو ذہن کو اچھی طرح پرکھ لیا تھا۔ چنانچہ اسی وجہ سے انہوں نے مسلمانوں کو 1885ء میں قائم کی گئی ہندوؤں کی انڈین نیشنل کانگریس میں شرکت سے

باز رکھا۔

سرسید احمد خان نے اپنی زندگی کے آخری دور میں مغربی طرز کی جمہوریت کو مسلمانوں کے لئے مہلک قرار دیا اور ہندوستان کو برصغیر قرار دیتے ہوئے مختلف قوموں کا وطن قرار دیا' بلکہ سرسید کی ایک تقریر تو ایسی بھی ہے کہ جس میں پاکستان کی نظریاتی ہیئت تشکیل پاتی نظر آتی ہے۔

1894ء میں جالندھر میں تقریر کرتے ہوئے سرسید نے کہا' ہماری تعلیم پوری اس وقت ہوگی جب ہماری تعلیم ہمارے ہاتھ میں ہوگی۔ ہم آپ اپنی تعلیم کے مالک ہوں گے۔ بغیر یونیورسٹی کی غلامی کے ہم آپ اپنی قوم میں تعلیم پھیلائیں گے۔ فلسفہ ہمارے دائیں ہاتھ میں ہوگا اور نیچرل سائنس بائیں ہاتھ اور لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ کا تاج سرپر' آخری جملے سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ سرسید مسلمانوں کے لئے ایک ایسی مملکت کا خواب دیکھ رہے تھے جس کی بنیاد مذہب پر ہوگی۔ اس تفصیل سے یہ واضح ہوگیا ہے کہ نظریہ پاکستان کے پہلے معمار سرسید تھے۔ ان ہی کے مبارک ہاتھوں سے ہندوستان میں مسلمانوں کی نئی ذہنی اور سیاسی زندگی کا آغاز ہوا۔ انہی نے علی گڑھ تحریک کی بنیاد ڈالی جو پاکستان کی اساس ہے۔

1892ء میں البرٹ بل نافذ ہوا۔ اس کے بعد سے ہندو مسلمانوں کے تعلقات کشیدہ رہنے لگے اور ایک دوسرے کی رسوم اور تہواروں پر جھگڑے ہونے لگے' اس صورت حال پر عبدالحلیم شرر نے رسالہ تہذیب 23 اگست 1890ء کے شمارے میں لکھا۔ "ہمارے خیال میں اگر ایسا وقت آگیا ہے کہ کسی فرقے کی مذہبی رسوم بغیر دوسرے کی توہین و دل شکنی کے پوری نہیں ہوسکتیں اور نہ اتنا صبرو تحمل ہے کہ دوسرا فریق ان باتوں کی طرف توجہ نہ دے تو بہتر ہے کہ ہندوستان کے اضلاع ہندو مسلمان باہم تقسیم کرلیں اور اپنی آبادی علیحدہ کرلیں"۔ مولانا عبدالحلیم شرر کا یہ آخری جملہ کہ ہندوستان کے اضلاع ہندو مسلمان آپس میں تقسیم کرلیں' پاکستان کی منزل کی طرف واضح نشان دہی کرتا ہے۔

1905ء میں تقسیم بنگال کے بعد ہندوؤں نے جو مخالفانہ رویہ اختیار کیا اس سے مسلمان لیڈروں کو پہلی بار احساس ہوا کہ ان کا بھی علیحدہ سیاسی پلیٹ فارم ہونا چاہیے۔ پھر منٹو مارلے اصلاحات کی بھی آمد آمد تھی۔ چنانچہ اکتوبر 1906ء میں آغا خاں کی سربراہی میں ایک وفد وائسرائے سے ملا اور مسلمانوں کے لئے جداگانہ حق انتخاب کا مطالبہ پیش کیا' دسمبر 1906ء میں ڈھاکہ میں نواب سلیم اللہ خان کے گھر مسلم لیگ قائم ہوئی۔ 1909ء میں منٹو مارلے اصلاحات نے مسلمانوں کا جداگانہ انتخاب کا حق مان لیا اور دوسرے تحفظات بھی دیئے۔ یہ پاکستان کی طرف پہلا آئینی قدم تھا۔ لیکن مکمل آزادی کا خیال ابھی کوسوں دور تھا۔ 1914ء کے اوائل میں لندن کے اخبار ڈیلی ایکسپریس میں ایک نقشہ شائع ہوا جس میں قسطنطنیہ سے سہارن پور تک شمالی ہند کا علاقہ ایک تیر سے ملا ہوا تھا۔ جس کو مسلم کاریڈور کا نام دیا گیا تھا۔ اس کا مصنف ٹائمز آف انڈیا کا سابق ایڈیٹر لوول فریزر تھا۔ یہ بھی مسلمانوں کے ہندوستان سے علیحدہ امکانی وطن کی طرف اشارہ تھا۔ 1915ء میں بزم شبلی سے خطاب کرتے ہوئے چوہدری رحمت علی نے کہا تھا کہ ہندوستان کا شمال مغربی حصہ مسلم اکثریت کا علاقہ ہے' اسے مسلم ریاست میں بدلا جائے۔ 1916ء میں میثاق لکھنؤ ہوا۔ یہ مسٹر جناح کی کوششوں سے ہندو اور مسلمانوں کے سیاسی اتحاد کی پہلی اور آخری ٹھوس کوشش تھی۔ اس میں جداگانہ انتخاب کا اصول کانگریس نے بھی مان لیا تھا لیکن بعض سیاسی مفکر اس وقت بھی اس خیال پر مصر تھے کہ ہندوستان کو ہندو مسلم ریاستوں میں تقسیم کر دینا ہی ہند کے سیاسی مسئلہ کا بہترین حل ہے۔

1917ء میں سوشلسٹ انٹرنیشنل کانفرنس اسٹاک ہوم کے موقع پر علی گڑھ کے خیری برادران نے تقسیم ہند کا خیال پیش کیا۔ 1920ء میں بدایوان (یو پی) کے اخبار ذوالقرنین میں محمد عبدالقادر نے گاندھی کے نام ایک کھلا خط شائع کرایا جس میں تقسیم ہند کی تجویز کی گئی تھی۔ یہاں تک کہ اس میں اضلاع کی فہرست بھی دی گئی تھی۔ 1921ء میں مولانا حسرت موہانی کے بیانات سے اور 1922ء میں نادر علی ناگپوری کے

کتابچے سے تقسیم ہند کی تائید ہوتی ہے۔ 1923ء میں ڈیرہ اسماعیل خان کے سردار محمد
گل خان نے فرنٹیر انکوائری کمیٹی کے سامنے بیان دیتے ہوئے تقسیم ہند کی تجویز پیش
کی کہ پشاور سے آگرے تک کا علاقہ مسلمانوں کو دیا جائے۔ 14 دسمبر 1924ء کے اخبار
ٹریبون میں خود کانگریسی رہنما لاجپت رائے نے تقسیم ہند کے حق میں لکھا۔

22 مئی 1925ء کے کامریڈ میں مولانا محمد علی جوہر نے صوبہ سرحد میں اصلاحات کی
حمایت کرتے ہوئے لوول فریزر کے مسلم کاریڈرو کا حوالہ بھی دیا۔ جس پر ہندوؤں نے
بڑی لے دی کی۔ 1926ء میں مولانا عبیداللہ سندھی نے تقسیم ہند کے خیال کا اعادہ
کیا۔ اکتوبر 1928ء میں مولانا عبیداللہ نے لندن کے اخبار ٹائمز میں لکھا' پھر دسمبر
1928ء میں آل پارٹیز کنونشن کلکتہ میں ہر صوبے کے لئے آزادی کی تجویز پیش کی۔ یکم
جنوری 1929ء کو آل پارٹیز کانفرنس میں آغا خان نے پھر اسی تجویز کو دہرایا۔

لیکن اب تک یعنی دہلی میں آل پارٹیز کانفرنس 1929ء تک تقسیم ہند کے جو
خیالات سامنے آئے وہ بیشتر غیرسیاسی مفکروں کے ذاتی تاثرات کی حیثیت رکھتے تھے۔
ان کی بہت زیادہ سیاسی اہمیت نہیں تھی۔ مارچ 1927ء میں ہندوستان کا آئندہ آئینی
ڈھانچہ تیار کرنے کے لئے سائمن کمیشن آیا۔ جس کے مقابلے میں نہرو رپورٹ تیار
ہوئی۔ جناح اس وقت تک بھی کانگریس سے مفاہمت کرنے کو تیار تھے۔ نہرو رپورٹ
نے مسلمانوں کو سخت مایوس کیا چنانچہ 1928ء کے آغاز اور 1929ء کے وسط میں آل
پارٹیز مسلم کانفرنس میں پھر مسلمانوں کے لئے آئینی تحفظات کی پختہ بنیاد تلاش کرنے
کی کوشش شروع کی گئی۔ اپریل 1930ء میں آل انڈیا مسلم کانفرنس نے انڈین
کنفیڈریشن کے اندر رہتے ہوئے صوبائی خودمختاری کا مطالبہ کیا۔ 29 دسمبر 1930ء کو
الہ آباد میں علامہ اقبال ؒ کی صدارت میں مسلم لیگ کا جو جلسہ ہوا اس کے خطبہ میں
اقبال نے پہلے تو وہی کہا جو مسلم لیگ کا سرکاری موقف تھا' ان کے یہ الفاظ تھے "
مسلمانوں کا یہ مطالبہ کہ ہندوستان کے وفاق کے اندر ان کو حکومت خوداختیاری دے
دی جائے بالکل جائز ہے"۔

اقبالؒ کا امتیاز یہ ہے کہ انہوں نے صرف لیگ کے نقطہ نظر کو بیان کرنے پر ہی بس نہیں کیا بلکہ اپنی ذاتی رائے کو بھی بڑے مدلل انداز میں ہندوستان کے آئینی مسئلہ کے واحد حل کے طور پر پیش کیا۔ اسی لئے انہیں تصور پاکستان کا خالق کہا جاتا ہے۔

اقبال کے اپنے الفاظ یہ تھے:

"میری ذاتی رائے یہ ہے کہ پنجاب، سرحد، سندھ اور بلوچستان پر مشتمل ایک واحد ازاد مسلم ریاست تشکیل کی جائے خواہ سلطنت برطانیہ سے اس کا تعلق ہو یا نہ ہو ایسی شمال مغربی ریاست کی تخلیق ہندوستانی مسلمانوں یا کم از کم شمال مغربی ہند کے مسلمانوں کے لئے مقدر ہوچکی ہے"۔

1930ء میں ہندوستان کے شمال مغرب میں ایک مکمل آزاد مسلم ریاست کے قیام کی تجویز اقبالؒ کی ذاتی تجویز تھی۔ اس کو مسلم لیگ کی سرکاری سرپرستی حاصل نہیں تھی۔ 32-1931ء کی گول میز کانفرنس میں یک جہتی نہیں تھی۔ عام رجحان فیڈریشن یا کنفیڈریشن کی طرف تھا۔ خود اقبالؒ نے تیسری گول میز کانفرنس نومبر 1932ء میں کہا تھا۔

"علیحدہ مرکز کی ضرورت نہیں، صوبے خودمختار، آزاد ہوں"۔

اقبالؒ نے جس آزاد شمالی مغربی ریاست کا تصور پیش کیا تھا اس کا کوئی نام تجویز نہیں کیا گیا تھا، غالباً اس کی وجہ یہی تھی کہ یہ ایک خیال تھا مطالبہ نہ تھا۔ جب بعض انگریزوں اور ہندوؤں نے ان کی تجویز کو تقسیم کے معنی پہنائے تو 10 اکتوبر 1932ء کے ٹائمز لندن میں اقبالؒ نے وضاحت کی کہ یہ محض تجویز تھی مطالبہ نہ تھا۔

لیکن 15 دسمبر 1932ء کو نیشنل لیگ لندن کے جلسے میں اقبال نے ایک بار پھر مدلل انداز میں علیحدہ ریاست کے قیام کو بہترین امکانی حل بتایا۔ گول میز کانفرنس میں ہندوؤں کے متعصبانہ رویئے سے مایوس ہوکر دسمبر 1932ء تک اقبالؒ اس نتیجے پر پہنچ چکے تھے کہ "اب الگ مطالبہ کے سوا کوئی چارہ نہیں رہا"۔

جنوری 1933ء میں کیمبرج کے چوہدری رحمت علی اور ان کے تین ساتھیوں نے

ایک کتابچہ شائع کیا۔ ”اب یا کبھی نہیں“ Now or Never جس میں متحدہ ہندوستانی قومیت کو واضح طور پر مسترد کیا گیا تھا۔ گول میز کانفرنس میں زیرِ غور وفاقی آئین کی شدید مخالفت کی گئی تھی اور کشمیر، پنجاب، سرحد، سندھ، بلوچستان پر مشتمل ایک آزاد مملکت کی تشکیل پر زور دیا گیا تھا۔ اس کتابچہ میں لفظ ”پاکستان“ بھی وضع کیا گیا تھا۔ بقول رحمت علی لفظ ”پاکستان“ فارسی کا لفظ بھی ہے اور اردو کا بھی۔ اس میں پنجاب، الف افغانیہ (سرحد) سے، کاف کشمیر سے، سین سندھ سے اور تان بلوچستان سے لیا گیا۔ پاکستان کے لفظی معنی ہیں ”پاک لوگوں کا وطن“۔

گول میز کانفرنس کے دوران چوہدری رحمت علی نے انگلستان میں اقبالؒ سے ملاقات بھی کی تھی۔ اس سے پہلے ایک گمنام طالب علم کی حیثیت سے انہوں نے 1915ء میں اسلامیہ کالج لاہور کی بزم شبلیؒ کی افتتاحی تقریر کے موقعہ پر بھی آزاد مسلم ریاست کا تذکرہ کیا تھا۔

1935ء میں گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ آیا۔ جس میں صوبوں کی محدود خودمختاری اور مرکز میں وفاق کا اہتمام تھا جو یکم اپریل 1937ء سے جزوی طور پر نافذ بھی ہوا۔ اس کے تحت صوبائی حکومتوں کے انتخابات ہوئے۔ کانگریس اور لیگ دونوں نے الیکشن لڑے۔ جناحؒ 1937ء میں ایک بار پھر اور آخری بار مصالحت کے لئے تیار ہوئے لیکن ہندوؤں نے مفاہمت کرنے سے انکار کر دیا۔ کانگریس نے آٹھ صوبوں میں وزارت بنائی اور جولائی 1937ء سے اکتوبر 1939ء تک حکومت کی۔ اس عرصے میں مسلم اقلیتوں پر وہ ظلم ڈھائے گئے کہ دنیا چیخ اٹھی۔ ہندو کانگریس کے عملی رویئے سے ہندوستان بھر کے مسلمان اور ان کے لیڈر اس نتیجہ پر پہنچے کہ ہندوؤں کے ساتھ کسی قسم کی سیاسی مفاہمت ممکن نہیں۔ چنانچہ مسلمانوں نے اپنے قومی مفادات کے تحفظ کے لئے واضح راہ عمل کی تلاش شروع کر دی۔ 1938ء میں حیدر آباد کے سید عبداللطیف نے چار منطقوں پر مشتمل وفاق کی تجویز پیش کی۔ 1939ء میں پنجاب کے نام سے پانچ ملکوں کی کنفیڈریشن کی تجویز پیش کی۔ یہ سات حصوں کے وفاق کی سکیم

تھی۔

1939ء میں علی گڑھ کے دو پروفیسروں نے تین آزاد ریاستوں کی تجویز پیش کی۔ پاکستان، بنگال اور ہندوستان۔ جو معاہدوں کے ذریعے آپس میں اور برطانیہ سے منسلک ہوں، ہندوستان کی سیاسی فضاء میں کسی نہ کسی شکل میں علیحدگی کے یہ خیالات اڑ رہے تھے کہ 1938ء میں کراچی صوبائی مسلم لیگ نے اپنے جلسے میں ایک قرارداد کے ذریعے قرارداد پاکستان کی بنیاد ڈالی۔ اس قرارداد میں مکمل حق خودارادی کا عزم کیا گیا تھا اور پہلی بار قوم کا لفظ استعمال ہوا تھا۔ ستمبر 1939ء میں آل انڈیا مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی نے آئینی تجویزوں کی چھان بین کے لئے کمیٹی مقرر کر دی۔ 22 مارچ 1940ء تک قرارداد کے مسودے پر غور ہوتا رہا۔ 23 مارچ کو یہ قرارداد اقبال پارک لاہور کے ایک جلسے میں بنگال کے وزیراعظم اے کے فضل الحق نے پیش کی۔ چوہدری خلیق الزمان کی تائید کے بعد دوسرے صوبوں کے مندوبین نے تقریریں کیں، اس موقع پر بہترین تقریر خود قائداعظمؒ کی تھی جس میں قرارداد پاکستان کے پس منظر اور دو قومی نظریہ پر بڑی مدلل بحث تھی۔ اس قرارداد کو قرارداد لاہور کا نام دیا گیا۔ اس میں ہند کے شمال مغرب اور شمال مشرق میں دو آزاد مملکتوں کے قیام کی تجویز رکھی گئی تھی۔ اپریل 1941ء میں مدراس میں اس قرارداد کو مسلم لیگ کا باقاعدہ نصب العین بنایا گیا۔ ابھی تک اس میں ریاستوں کا لفظ موجود تھا۔ اپریل 1946ء میں دہلی میں ہندوستان بھر کے لیگی ممبروں کا کنونشن ہوا جس میں حسین شہید سہروردی کی قرارداد پر ریاستوں کی بجائے ریاست کا لفظ کر دیا گیا۔ گویا ایک متحدہ پاکستان کا عہدنامہ بن گیا۔ اسی قرارداد پاکستان کے مطابق 3 جون 1947ء کو تقسیم ہند کا اعلان کر دیا گیا اور پاکستان ایک آزاد، خودمختار اسلامی مملکت کی حیثیت سے 14 اگست 1947ء کو وجود میں آگیا۔ ہمیشہ قائم رہنے کے لئے۔ انشاء اللہ۔

○ ○ ○

قائداعظمؒ اور نظریہ پاکستان

نظریہ پاکستان کی بنیاد دو قومی نظریہ ہے' خوش قسمتی سے اس موضوع پر خود قائداعظمؒ نے مختلف موقعوں پر تفصیل سے اظہار خیال کیا ہے۔ ان بیانات اور تقریروں کے منتخب ٹکڑے پیش کئے جاتے ہیں۔

مسلم قومیت کی بنیاد

پاکستان اسی دن وجود میں آگیا تھا جب ہندوستان میں پہلا ہندو مسلمان ہوا تھا۔ یہ اس زمانے کی بات ہے جب یہاں مسلمانوں کی حکومت بھی قائم نہیں ہوئی تھی۔ مسلمانوں کی قومیت کی بنیاد کلمہ توحید ہے' وطن نہیں اور نہ ہی نسل۔ ہندوستان کا جب پہلا فرد مسلمان ہوا تو پہلی قوم کا فرد نہیں رہا ہے ایک جداگانہ قوم کا فرد ہوگیا۔ ہندوستان میں ایک نئی قوم وجود میں آگئی۔ (مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے طلباء سے خطاب۔ 8 مارچ 1944ء)۔ اسی تقریر میں آگے چل کر آپ نے فرمایا:۔

آپ نے غور فرمایا کہ پاکستان کے مطالبے کا محرک جذبہ کیا تھا؟ مسلمانوں کے لئے ایک جداگانہ مملکت کی وجہ جواز کیا تھی؟ تقسیم ہند کی ضرورت کیوں پیش آئی؟ اس کی وجہ نہ ہندوؤں کی تنگ نظری ہے نہ انگریزوں کی چال۔ یہ اسلام کا مطالبہ تھا۔

اس تقریر سے اس گمراہ کن خیال کی بھی تردید ہوتی ہے کہ پاکستان کے مطالبے کو ہندوؤں کی تنگ دلی نے جنم دیا یا یہ محض معاشی خوشحالی حاصل کرنے کا ذریعہ اقتدار کا حصول بھی ضروری تھا۔ معاشی اور اقتصادی خوشحالی بھی مدنظر تھی' لیکن اس سے بھی اہم تر مسئلہ اور اصل مسئلہ مسلمانوں کے قومی وجود' مسلمانوں کے بحیثیت مسلمان زندہ رہنے اور ترقی کرنے کا مسئلہ تھا۔ جو بغیر پاکستان کے حصول کے ممکن نہیں تھا۔

"نظریہ پاکستان اور دو قومی نظریئے کی وضاحت قائداعظم□ نے 23 مارچ 1940ء کو قرارداد پاکستان پر تقریر کرتے ہوئے ان الفاظ میں کی۔

"مسلمان ایک اقلیت نہیں ہیں۔ مسلمان ایک قوم ہیں، قومیت کی تعریف جس طرح کی جائے مسلمان اس تعریف کی رو سے ایک الگ قوم کی حیثیت رکھتے ہیں اور اس بات کا حق رکھتے ہیں کہ ان کی اپنی الگ مملکت اور اپنی جداگانہ خودمختار ریاست ہو۔ ہم مسلمان چاہتے ہیں کہ برصغیر کے اندر ہم ایک آزاد قوم بن کر اپنے ہمسایوں کے ساتھ ہم آہنگی اور امن و امان کے ساتھ زندگی بسر کریں۔ ہماری تمنا ہے کہ ہماری قوم اپنی روحانی، اخلاقی، تمدنی، اقتصادی، معاشرتی اور سیاسی زندگی کو کامل ترین نشوونما اور مقصد کے لئے وہ اپنا طریق عمل اختیار کرسکے جو اس کے نزدیک بہترین ہو اور ہمارے نظریات اور نصب العین سے ہم آہنگ ہو"۔ آپ نے مزید فرمایا:۔

اسلام اور ہندو دھرم محض دو مذاہب نہیں ہیں بلکہ درحقیقت وہ مختلف معاشرتی نظام ہیں۔ ان کے پیرو آپس میں شادی بیاہ نہیں کرتے اور نہ ایک دسترخوان پر کھانا کھاتے ہیں، ان کا تعلق واضح طور پر دو مختلف تہذیبوں سے ہے اور ان تہذیبوں کی بنیاد ایسے تصورات اور حقائق پر رکھی گئی ہے جو ایک دوسرے کی ضد ہیں بلکہ متصادم رہتے ہیں۔

انسانی زندگی کے متعلق ہندوؤں اور مسلمانوں کے خیالات اور تصورات ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ ان کے تاریخی حوالے سے ماخذ مختلف ہیں۔ ان کی رزمیہ نظمیں، ان کے قومی ہیرو اور قابل فخر تاریخی کارنامے سب مختلف اور الگ الگ ہیں۔ اکثر ایک کا عظیم رہنما دوسری قوم کی بزرگ و برتر ہستیوں کا دشمن ثابت ہوتا ہے۔ ایک قوم کی فتح دوسری کی شکست ہوتی ہے، پس دونوں ہر لحاظ سے علیحدہ قومیں ہیں۔

○ ○ ○

قائداعظمؒ اور طلباء

بحیثیت قائد کے قائداعظمؒ کو خوب معلوم تھا کہ قوم کے کس حصے سے کیا کام لینا ہے اور کیسے لینا ہے۔ 1946ء کے الیکشن سے مسلم لیگ کی سیاسی جدوجہد ایک فیصلہ کن مرحلے میں داخل ہوئی۔ قائداعظمؒ نے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی اور ملک کے دوسرے حصوں کے مسلم طلباء کو تحریک پاکستان سے روشناس کیا اور انہیں پاکستان کے حصول کی جدوجہد کے لئے تیار کرنا شروع کیا۔ تحریک پاکستان کے ولولے' جوش' قربانی اور ایثار کے ساتھ نئے ذہن نئی فکر کی ضرورت بھی تھی تاکہ تحریک پاکستان کے مقاصد کی روشنی گھر گھر پہنچ جائے۔ نوجوان طلباء اس کام کو بہتر طور پر انجام دے سکتے تھے۔ چنانچہ قائداعظمؒ نے طلباء کو تحریک پاکستان کا ہراول دستہ بنایا۔

لیکن طلباء کی قوت کو کام میں لانا کوئی سستا سیاسی کرتب نہ تھا۔ قائداعظمؒ سستی سیاست کے حربے استعمال کر ہی نہیں سکتے تھے۔ وہ اعلیٰ مقاصد کو اعلیٰ طریقوں سے حاصل کرنے کے قائل تھے۔ انہوں نے طلباء کے جوش و خروش' ولولے اور ایثار کے جذبے ہی سے کام نہیں لیا بلکہ ان کی ذہنی اور جذباتی تربیت بھی کی۔ انہیں ان کی تعلیمی ذمہ داریوں سے آگاہ کیا۔ نظم و ضبط کا پابند ہونے کی تلقین بھی کی۔ انہیں نوجوان طلباء پر اتنا اعتماد تھا کہ انہوں نے فرمایا "مجھے امید ہے کہ آپ ہی میں سے بہت سے جناح پیدا ہوں گے۔ مجھے مستقبل سے کوئی اندیشہ نہیں اگر یہ تمہارے ہاتھ میں ہو"۔

لیکن جناح بننا کوئی آسان کام نہیں تھا۔ اس مشکل کام کو آسان کرنے کی راہیں بھی انہوں نے خود ہی بتائیں۔

مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن کے وفد سے آپ نے فرمایا:

"آپ مستقبل کے معمار قوم ہیں' اس لئے جو مشکل کام آپ کے سر پر کھڑا ہے اس سے نمٹنے کے لئے اپنی شخصیت میں نظم و ضبط پیدا کیجئے۔ مناسب تعلیم اور مناسب تربیت حاصل کیجئے۔ آپ کو پورا پورا احساس ہونا چاہیے کہ آپ کی ذمہ

داریاں کتنی زیادہ اور کتنی شدید ہیں۔ ان سے عہدہ برا ہونے کے لئے آپ کو تیار اور مستعد رہنا چاہیے"۔

مصروف عمل ہونے کی تاکید

میں آپ کو مصروف عمل ہونے کی تاکید کرتا ہوں۔ "کام' کام اور بس کام" پرسکون طریقے سے' صبر وبرداشت اور انکساری کے ساتھ اپنی قوم کی سچی خدمت کرتے جائیے۔

"جب تک آپ طالب علم ہیں' آپ اپنی کوشش کو محض تیاری تک محدود رکھیں اور عملی سیاست میں حصہ نہ لیں۔ آپ کو چاہیے کہ آپ تمام ہندوستان کے مسلم طلباء کو منظم کریں اور مسلمانان ہند کی سیاسی' اقتصادی' معاشرتی اور تعلیمی نشوونما اور ترقی کیلئے ایک لائحہ عمل بنائیں اور اسے عملی جامہ پہنائیں۔ آپ کا یہ فرض بھی ہے کہ آپ اسلامی تہذیب کو فروغ دیں اور آپ عملی سیاست میں حصہ نہ لیں۔ اس امر کی بھی وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔ اس سے میرا اصل مطلب یہ ہے۔

"میں چاہتا ہوں کہ آپ اپنے اندر وہ اوصاف پیدا کریں جن کے وسیلے سے آپ طالب علمی کی زندگی ختم کرنے کے بعد عملی سیاست کی جدوجہد میں کامیاب ہوں۔ آپ اس وقت اپنے آپ کو تیار کریں اور ضروری ساز و سامان یعنی علم و آگہی اور توفیق عمل سے آراستہ کریں"۔

آپ کی اولین اور اہم ترین ضرورت ہے مطالعہ! اس میں کوئی شبہ نہیں کہ مسلمان طلباء اور عام طور پر مسلمانوں میں عظیم الشان بیداری پیدا ہوگئی ہے۔ ترقی کی ضرورت کا احساس موجود ہے' جوش و خروش ہے' ولولہ ہے' لیکن ساتھ ہی جذباتی نعرے بھی سنائی دیتے ہیں۔ آپ اسی صورت میں دوسروں کے خیالات بدل سکتے ہیں جبکہ پہلے آپ خود روشن ضمیر ہوں۔ آج کل دانائے راز ہونے کی خصوصی

ضرورت ہے کہ گمراہ کن باتیں زور شور سے کی جا رہی ہیں۔

تعلیم، پہلا فرض

آپ تعلیم پر پورا دھیان دیں۔ اپنے آپ کو عمل کے لئے تیار کریں۔ یہ آپ کا پہلا فرض ہے۔ آپ کی تعلیم کا ایک حصہ یہ بھی ہے کہ آپ دور حاضری کی سیاست کا مطالعہ کریں۔ یہ دیکھیں کہ آپ کے گرد دنیا میں کیا ہو رہا ہے۔ (کراچی 26 ستمبر 1948ء)

لیکن پاکستانی طلباء کے لئے صرف علم کافی نہیں تھا۔ کردار، عزم، حوصلے کی بھی ضرورت تھی۔ 30 اکتوبر 1947ء کو لاہور میں طلباء سے خطاب کرتے ہوئے قائداعظمؒ نے فرمایا:

"میں پاکستان کے ہر باشندے اور بالخصوص نوجوان طلباء کو یہ بات اچھی طرح بتا دینا چاہتا ہوں کہ وہ خدمت، ہمت اور برداشت کے سچے جذبے کا مظاہرہ کریں۔ بلند کرداری کی ایسی مثالیں قائم کریں کہ آپ کے ہم عصر اور آنے والی نسلیں آپ کی تقلید کریں"۔

قائداعظمؒ کی نظر میں طالب علم کا کام علم کی طلب و جستجو ہی نہیں بلکہ اپنے آپ کو جہاد کے لئے تیار کرنا بھی ہے۔ آپ نے اسی خطاب میں طلباء کو یہ تلقین بھی کی۔

"اپنے حوصلے کو ہر صورت میں بلند رکھئے، موت سے نہ ڈریئے، ہمارا مذہب یہی کچھ سکھاتا ہے کہ ہمیں موت کا مقابلہ بہادری سے کرنا چاہیے۔ مسلمان کے لئے اس سے بہتر اور کوئی وسیلہ نجات نہیں ہو سکتا کہ وہ صداقت کی خاطر شہید کی موت مر جائے"۔

○ ○ ○

قائداعظمؒ اور تعلیم

قائداعظمؒ کی قیادت ہمہ گیر تھی' قومی زندگی کا کوئی گوشہ ایسا نہ تھا جو ان کی رہنمائی کی روشنی سے روشن نہ ہو۔ تعلیم کے موضوع پر ان کے بیانات کا انتخاب پیش کیا جاتا ہے۔

تعلیم زندگی اور موت کا مسئلہ

ہماری قوم کے لئے تعلیم زندگی اور موت کا مسئلہ ہے۔ دنیا اتنی تیزی سے آگے بڑھ رہی ہے کہ اگر آپ نے اپنے آپ کو تعلیم یافتہ نہ بنایا تو نہ صرف یہ کہ آپ پیچھے رہ جائیں گے بلکہ خدانخواستہ بالکل ختم ہوجائیں گے"۔

"تعلیم کی اشاعت کے لئے بڑی سے بڑی قربانی سے بھی دریغ نہیں کرنا چاہیے۔ اس مقصد کی خاطر جتنی بھی مصیبتیں جھیلی جائیں کم ہیں"۔ (کراچی 26 ستمبر 1948ء)

تلوار سے بھی زیادہ طاقتور

3 جولائی 1943ء کو بلوچستان مسلم لیگ کے اجلاس کے موقع پر طلباء نے تلوار کو روایتی تحفے کے طور پر پیش کیا تھا۔ قائداعظمؒ نے اس کے جواب میں یہ معنی خیز فقرے کہے۔

"یہ تلوار جو آپ نے مجھے عنایت کی ہے صرف حفاظت کے لئے اٹھے گی۔ لیکن فی الحال جو سب سے ضروری امر ہے وہ تعلیم ہے۔ علم تلوار سے بھی زیادہ طاقتور ہے۔ جایئے اور علم حاصل کیجئے"۔

لیکن وہ برطانوی دور کے پرانے طرز تعلیم کی خامیوں سے بھی خوب واقف تھے۔ چنانچہ انہوں نے کل پاکستان تعلیمی کانفرنس کراچی کو 27 نومبر 1947ء کو یہ پیغام دیا۔

"ہمیں اپنی تعلیمی پالیسی اور پروگرام کو ایسے خطوط پر چلانا ہے جو ہمارے لوگوں کے مزاج کے مطابق ہو جو ہماری تاریخ و ثقافت سے ہم آہنگ ہو' جو دنیا میں ہونے

والی وسیع ترقیوں اور جدید تقاضوں کے مطابق ہو"۔

آپ نے زور دے کر کہا:

"پاکستان کی ترقی کا انحصار زیادہ طرزِ تعلیم پر ہے یعنی ہم کس طرح اپنے بچوں کو پاکستان کا سچا خدمت گار بناتے ہیں"۔

تعلیم کا مطلب محض کتابی تعلیم نہیں ہوتا اور ہمارے ہاں کتابی تعلیم بھی خیر سے بستر کمزور اور ناقص ہے۔ ہمیں جو کچھ کرنا ہے وہ یہ ہے کہ اپنے لوگوں کی توانائیوں کو ایک راہ پر لگائیں اور آنے والی نسلوں کے کردار کی تعمیر ابھی سے کریں۔ اس امر کی فوری اور اشد ضرورت ہے کہ ہمارے جوانوں کو سائنس اور ٹیکنالوجی کے شعبوں میں تعلیم دی جائے کیونکہ اسی سے ہمارے مستقبل کی معاشی زندگی کا معیار بلند ہوگا۔

تعلیم کے ساتھ کردار کی تربیت پر قائداعظمؒ نے ہر موقعہ پر تاکید کی۔ انہوں نے فرمایا۔

"بغیر کردار کے ڈگری کا حصول محض تضیع اوقات ہے"۔

تعلیم کے عمل میں ذہنی نشوونما کی تربیت کے ساتھ ساتھ جسمانی تربیت اور مضبوطی کی جو اہمیت ہے۔ اس کے بارے میں قائداعظمؒ نے فرمایا:

"آپ کے لئے میرا پیغام یہ ہے کہ جسمانی قوت پیدا کیجئے۔ لڑائی جھگڑے زبردستی کے لئے نہیں بلکہ سپاہیانہ قوت پیدا کرنے کے لئے تاکہ آپ عمر بھر قومی زندگی کے ہر شعبہ میں طاقت و توانائی کا سرچشمہ بنے رہیں"۔

(کل پاکستان اولمپک کھیل 23 مارچ 1948ء)

○ ○ ○

ساتواں حصہ

منارہ نور

- آنحضرتؐ بحیثیت معلم
- خطبہ حجتہ الوداع (اقتباس)
- صحاح ستہ (حدیث کی چھ صحیح کتابیں)
- خیر کثیر۔ علم
- رمضان اور روزہ
- نماز

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت معلم

امجد خواتین و حضرات!
اب ایک مذاکرہ پیش کیا جاتا ہے۔ عنوان ہے
"آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم بحیثیت معلم"
میں بشیر سے درخواست کروں گا کہ وہ گفتگو کا آغاز کریں۔

بشیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم جب منصب نبوت سے سرفراز ہوئے تو آپ نے اپنی بعثت کا مقصد خود بتایا۔
انما بعثت معلما "اور پھر اخلاق کے بارے میں فرمایا انما بعثت لا تمم مکارم الاخلاق "میں بھیجا گیا ہوں تا کہ بہترین اخلاق کی تکمیل کروں"
اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ افضل العلم اخلاق ہے گویا تعلیم کا سب سے بلند مقصد بہترین اخلاق کی تعمیر و تکمیل ہے۔
طلباء کے لیے اس میں ایک اشارہ ہے۔ تعلیم کا مقصد صرف کتابی معلومات جمع کرنا ہی نہیں بلکہ افضل تر مقصد کردار و اخلاق کی تعمیر و تکمیل ہے۔

عثمان رسول اللہ کے معلم اخلاق ہونے کے بارے میں قرآن حکیم میں صراحت سے موجود ہے۔ تیسرے پارے میں ہے۔
لقد من اللہ علی المومنین اذبعث فیهم رسول من انفسهم یتلوا علیهم ایته و یزکیهم و یعلمهم الکتاب والحکمته
(124 - 3)
"بے شک اللہ نے مومنوں پر احسان کیا کہ ان میں ان ہی میں سے رسول بھیجا جو ان کو اس کی آیات سناتا ہے اور ان کا تزکیہ کرتا ہے اور ان کو کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے۔"
اس آیت کریمہ سے رسول اللہ کی بعثت کے چار مقاصد متعین ہوتے ہیں۔

پہلا اللہ کی آیات پڑھ کر سنانا۔ یعنی اللہ کا کلام اور پیغام بعینہ لوگوں تک پہنچانا۔

دوسرا اللہ کے کلام کی تشریح کرنا زبان سے اور عمل سے۔

تیسرا حکمت کی تعلیم دینا۔

چوتھا تزکیہ کرنا یعنی انسانوں کی ذہنی و جذباتی تربیت

امجد شاہنواز! کچھ آپ بھی روشنی ڈالیے۔

شاہنواز قرآن حکیم میں ہمیں علم کے بارے میں جو دعا سکھائی گئی ہے وہ ہے رب زدنی علما "اے میرے رب، میرے علم میں اضافہ فرما۔"

یہ دعا بہت معنی خیز ہے اس میں مسلسل حصول علم کی ترغیب ہے، حصول علم کی کوئی انتہا نہیں، علم کی ہر منزل کے بعد بھی منزل ہوتی ہیں ارشاد خداوندی ہے۔

وفوق کل ذی علم علیم اور ہر علم والے سے بڑھ کر ایک علم والا ہے۔

تو رہ نورد شوق ہے منزل نہ کر قبول

امجد یہاں یہ مجلس برخاست ہوتی ہے۔

○ ○ ○

خطبہ حجتہ الوداع (ایک اقتباس)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آخری حج کے موقع پر فرمایا۔

1- لوگو! تمہارے خون، تمہارے مال اور تمہاری عزتیں اسی طرح قابل احترام ہیں جس طرح یہ دن، اس مہینے میں، اس شہر میں محترم ہیں۔

2- خبردار! میرے بعد گمراہ نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں کاٹنے لگو،

تمہیں خدا کے سامنے حاضر ہونا ہے۔ وہ تم سے تمہارے اعمال کی بازپرس کرے گا۔

3- لوگو! جاہلیت کی ہر بات کو میں اپنے قدموں کے نیچے پامال کرتا ہوں۔ جاہلیت کے تمام خون کے جھگڑے باطل کر دیئے گئے سب سے پہلے میں اپنے خاندان کے ربیعہ بن الحارث کا خون معاف کرتا ہوں۔

4- جاہلیت کے زمانے کا سود ختم کر دیا گیا ہے۔ سب سے پہلے میں اپنے خاندان کے عباس بن عبدالمطلب کا سود چھوڑتا ہوں۔

5- عورتوں کے بارے میں خدا سے ڈرو۔ تمہارا عورتوں پر اور عورتوں کا تم پر حق ہے۔

6- لوگو! میں تم میں دو چیزیں چھوڑ چلا ہوں اگر تم انہیں مضبوطی سے پکڑ لو گے تو کبھی گمراہ نہ ہو گے' وہ ہیں اللہ کی کتاب اور میری سنت۔

7- لوگو! نہ میرے بعد کوئی پیغمبر ہے اور نہ کوئی امت۔

8- تم اپنے پروردگار کی عبادت کرو۔ پانچ وقت کی نماز ادا کرو۔ سال بھر میں ایک ماہ کے روزے رکھو اور میرے احکام کی اطاعت کرو' تم اپنے رب کی جنت میں داخل ہو گے۔

9- لوگو! بیشک تمہارا رب ایک ہے' تمہارا باپ ایک ہے۔ عربی کو عجمی پر' سرخ کو سیاہ پر کوئی فضیلت نہیں' مگر تقویٰ کی بنا پر۔

10- ہر قرض ادا کیا جائے۔ ادھار چیز واپس کی جائے' ضامن تاوان کا ذمہ دار ہے۔

11- اگر کوئی نکٹا' سیاہ فام غلام بھی تمہارا امیر بنا دیا جائے اور وہ تم کو خدا کی کتاب کے مطابق لے کر چلے تو اس کی فرمانبرداری کرو۔

○ ○ ○

حدیث کی چھ صحیح کتابیں

(صحاح ستہ پر مذاکرہ)

سوال صحاح ستہ سے کیا مراد ہے؟

جواب حدیث کی چھ مستند کتابیں صحاح ستہ کہلاتی ہیں۔

سوال ان کے نام کیا ہیں؟

جواب بخاری، مسلم، ترمذی، ابوداؤد، نسائی اور ابن ماجہ

حدیث کی کتابوں کے یہ نام ان کے مؤلفوں کے نام پر ہیں ان میں سے ہر کتاب کو احتراماً" شریف کے لفظ کے ساتھ پکارا جاتا ہے۔ جیسے بخاری شریف، مسلم شریف، ترمذی شریف وغیرہ۔

سوال ان میں کچھ فرق ہے؟

جواب ان چھ میں سے بخاری اور مسلم کی زیادہ اہمیت ہے ان کو صحیحین کہا جاتا ہے۔

سوال صحیحین کا کیا مطلب ہے؟

جواب دو صحیح کتابیں۔

سوال کوئی اور فرق بھی ہے؟

جواب بہت نازک فرق ہے۔ مثلاً ایک اصول ترتیب کے لحاظ سے ہے بخاری و مسلم احادیث کا بنیادی ذخیرہ ہیں۔ ان کے ماخذ اور راوی زیادہ مستند اور معتبر ہیں۔ احادیث کے باقی چار مجموعے فقہی مسائل کے لحاظ سے ترتیب دیئے گئے ہیں۔ انہیں سنن کہتے ہیں۔

سوال سنن سے کیا مراد ہے؟

جواب سنن سنت کی جمع ہے۔ ترمذی شریف کو سنن ترمذی اور ابوداؤد کو سنن ابوداؤد کہتے ہیں۔ اسی طرح سنن نسائی اور سنن ابن ماجہ۔

سوال حدیث کسے کہتے ہیں؟

جواب حدیث کے لفظی معنی بات کے ہیں۔ اصطلاح میں حدیث ان باتوں کو کہتے ہیں جو حضورؐ نے خود کیں اور دوسروں کو کرنے کا حکم دیا یا صحابہ کو جو کچھ کرتے دیکھا اور اسے پسند فرمایا۔ رسول کریمؐ کے وہ عمل جو ہمیشہ آپ کے معمولات میں شامل رہے ان کو سنت کہتے ہیں۔

سوال کچھ بخاری شریف کے بارے میں بتائیے؟

جواب بخاری شریف کے مؤلف کا نام امام ابو عبیداللہ محمد بن اسماعیل تھا۔ 810ء میں بخارا میں پیدا ہوئے۔ اسی نسبت سے امام بخاری کہلاتے ہیں اور ان کی ترتیب دی ہوئی حدیث کی کتاب کا نام بخاری شریف ہے۔ یہ دو جلدوں میں ہے۔ امام بخاری نے چھ لاکھ احادیث میں سے چند ہزار حدیثیں چھانٹ کر اپنی کتاب میں جمع کی ہیں۔ خود امام بخاری نے اپنی کتاب کا نام الجامع الصحیح رکھا تھا۔

سوال بخاری شریف کی دو ایک حدیثیں سنائیے؟

جواب "بہادر وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے آپ کو قابو میں رکھے"
"سب سے پسندیدہ شخص وہ ہے جس کے اخلاق اچھے ہوں"
"شرم و حیا ایمان کا حصہ ہے"

سوال کچھ مسلم شریف کے بارے میں بتائیے؟

جواب مسلم شریف کے مرتب کا نام امام مسلم ہے۔ یہ خراسان کے شہر نیشاپور میں 824ء میں پیدا ہوئے۔ تین لاکھ احادیث میں سے چار ہزار احادیث منتخب کیں۔ بخاری اور مسلم کو ملا کر صحیحین کہا جاتا ہے اور ایسی حدیث کو جو دونوں میں ہو متفق علیہ کہتے ہیں۔

سوال کوئی متفق علیہ حدیث سنائیے؟

جواب مثلاً غصے کو ضبط کرنے کی فضیلت کے بارے میں حدیث دونوں میں ہے

اسے متفق علیہ کہا جائے گا۔

سوال مسلم شریف کی کوئی خاص حدیث سنائیے؟

جواب جو شخص اچھی مثال قائم کرے گا اسے اپنا اجر بھی ملے گا اور اس اچھی مثال کا ثواب بھی' اس طرح گناہ کے نتائج کا معاملہ ہے۔

سوال کوئی اور حدیث؟

جواب اپنے بھائی کے لیے وہی پسند کرو جو تم اپنے لیے پسند کرتے ہو۔

سوال ترمذی شریف کے بارے میں کچھ بتائیے؟

جواب ترمذی شریف کو سنن ترمذی کہتے ہیں۔ اس کے مولف کا نام امام ابو عیسی محمد بن عیسی ہے جو 831ء میں ترمذ میں پیدا ہوئے۔ اس لیے کتاب کا نام سنن ترمذی مشہور ہوا۔

سوال سنن ترمذی کی کوئی خاص حدیث سنائیے؟

جواب اللہ تعالی تمہاری صورت اور دولت کو نہیں دیکھتا۔ اس کی نظر تمہارے دلوں اور نیتوں پر ہوتی ہے۔ پھر آپ نے اپنے سینے کی طرف اشارہ کر کے فرمایا نیکی کا گھر یہ ہے۔ اسے آپ نے تین بار دہرایا۔

سوال سنن ابوداوٗد پر کچھ روشنی ڈالیے؟

جواب اس کے مولف کا نام سلیمان بن اشعث ہے۔ کنیت ابوداوٗد ہے 822ء میں سیستان میں پیدا ہوئے۔

سوال سنن ابوداوٗد کی کوئی حدیث؟

جواب اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔

سوال نسائی شریف کے بارے میں کچھ بتائیے؟

جواب سنن نسائی کے مؤلف کا نام احمد بن شعیب تھا' خراسان کے شہر نسار میں 836 میں پیدا ہوئے۔

سوال نسائی شریف کی کوئی خاص حدیث؟

جواب مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

سوال سنن ابن ماجہ کے مولف کا نام تحریر کریں۔

جواب سنن ابن ماجہ کے مولف کا نام ابو عبداللہ محمد بن بزید بن عبداللہ ابن ماجہ تھا۔ ماں کا نام ماجہ تھا۔ اس لیے ابن ماجہ کہلائے۔

سوال سنن ابن ماجہ کی کوئی خاص حدیث؟

جواب اے اللہ ! مجھے جو کچھ علم دیا ہے اسے نفع بخش بنا۔

نوٹ بعض علماء نے امام مالک کی کتاب موطا کو حدیث کی چھٹی مستند کتاب قرار دیا ہے۔ لیکن زیادہ کا اتفاق ابن ماجہ پر ہے۔

○ ○ ○

خیر کثیر۔ علم

مہمان خصوصی اور حاضرین گرامی !

آج یوم نزول قرآن کے مبارک موقع پر "علم" کے موضوع پر قرآن حکیم اور احادیث نبوی کے حوالے سے کچھ عرض کرنے کی اجازت چاہتا ہوں۔

جناب والا !

قرآن حکیم میں حکمت کو خیر کثیر کہا گیا ہے۔ یعنی علم و حکمت سے بھلائی اور بہتری کے بہت سے پہلو نکلتے ہیں اس میں کیا شک ہے کہ حکمت خیر کثیر ہے۔ قرآن حکیم ہی میں خود اللہ تعالیٰ جل شانہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جو دعائیں مانگنے کو کہا ان میں ایک یہ بھی ہے کہ رب زدنی علما" اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ تحصیل علم ایک مسلسل عمل ہے اس لیے اس میں ہر دم اضافے کی دعا کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔ علم و حکمت کی کوئی حد اور انتہا نہیں ہے۔ وفوق کل زی علم علیم ہر علم والے سے بڑھ کر ایک علم والا

ہے۔

علم اور تعلیم کے شرف و عظمت کی اس سے بڑھ کر کیا دلیل ہو سکتی ہے کہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بعثت کا ایک مقصد تعلیم دینا بھی ٹھہرایا اور اپنے آپ کو معلم کہا حدیث نبوی ہے انما بعثت معلما "میں معلم بنا کر بھیجا گیا ہوں۔"

اسلام روشنی کا داعی، روشنی کا پیامبر ہے۔ طلب علم کو اسلام میں ایک مذہبی فریضے کی حیثیت حاصل ہے۔ مشہور حدیث ہے طلب العلم فریضتہ علی کل مسلم و مسلمتہ یعنی "علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے" اور اس میں عمر کی بھی قید نہیں۔ ایک نہیں بہت سی احادیث ایسی ہیں جن سے علم کی اور حصول علم کی فضیلت ثابت ہوتی ہے ایک مرتبہ آپ نے فرمایا۔

جو شخص علم کی تلاش میں کسی راستے پر چلتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے۔ ایک اور موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

جو شخص علم کی طلب میں نکلتا ہے تو وہ لوٹتے وقت تک اللہ کے راستے میں ہوتا ہے۔ ایک حدیث میں عابد و زاہد پر عالم کو ترجیح دی گئی ہے۔

جناب والا!

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ علم میں صرف دینی علوم شامل ہیں یا فنی اور سائنسی علوم بھی؟ اسلام میں دین و دنیا، مادہ اور روح کی تفریق نہیں، قرآن میں سیرو فی الارض اور اللہ کی آیات یعنی نشانیوں کے مطالعے و مشاہدے اور تفکر و تدبر کی تلقین کی گئی ہے۔ افلا تفکرون اور افلا تدبرون کے فقرے بار بار آتے ہیں۔ اسلام کے اسی تعلیمی و تحقیقی نقطہ نظر سے تحصیل علم و حکمت کی وہ عظیم اور ہمہ گیر تحریک اٹھی جس نے گیارہویں اور بارہویں صدی میں

بغداد اور اندلس کو دنیا کا روشن ترین خطہ بنا دیا تھا۔ جدید مغرب کی علمی و تحقیقی سرگرمیوں کے سوتے مسلم اسپین ہی سے پھوٹے۔ یہ ساری دنیا کو معلوم ہے کہ دنیا کا سب سے پہلا انسائیکلوپیڈیا مسلمانوں ہی نے دسویں صدی عیسوی میں اخوان الصفا کے نام سے مرتب کیا تھا۔

جناب والا !

آخر میں' میں ایک معروف حدیث کی طرف اشارہ کروں گا۔ یعنی "علم حاصل کرو چاہے تمہیں چین تک جانا پڑے"۔

جناب والا !

اس حدیث کے بغور مطالعہ سے تین نکتے نکلتے ہیں اول یہ کہ حصول علم کے لیے جتنی زحمت و مشقت اٹھانی پڑے' اٹھانا چاہئے۔ چین اس زمانے کی معلوم دنیا کا بعید ترین ملک تھا۔ جہاں تک پہنچنا مشکل ترین مسئلہ تھا اس کے باوجود چین تک جانے کی ہدایت کی گئی۔

دوسرے یہ کہ اس میں غیرمذہبی سائنسی اور فنی علوم کے حصول کو اتنی اہمیت دی گئی ہے۔ ظاہر ہے کہ قرآن و حدیث کا مرکز تو مکہ مدینہ تھے اگر حصول علم کے لیے چین تک جانے کا کام کہا گیا ہے تو یقیناً یہ علم محض دینی علم نہیں ہو سکتا۔

غور فرمایئے' چین اس وقت تک اسلام کی روشنی سے فیض یاب نہیں تھا۔ وہاں کی زبان بھی عربی نہیں تھی۔ وہاں کے استاد بھی مسلمان نہیں ہو سکتے تھے۔ اس سے کیا ظاہر ہوتا ہے؟ یہی کہ سائنسی و فنی علوم کا مطالعہ کرنا غیرملکی زبانیں سیکھنا' غیر مسلم استادوں سے پڑھنا اور غیرمسلموں کی لکھی ہوئی کتابیں پڑھنا سب جائز ہے بلکہ نہایت ضروری ہے۔

حاضرین گرامی !

آج اس مبارک تقریب کے موقع پر اس حدیث پر غور کرنا ضروری ہے

تاکہ تحصیل علم کو ہم ایک عبادت سمجھیں' ہمارا سکول ہی ہمارا چین ہے۔
آخر میں آپ کو علامہ اقبال کا وہ قول یاد دلاؤں گا جو انہوں نے لندن میں
1932ء میں مسلم طلباء سے کہا تھا کہ

"علم حاصل کرو اور علم پیدا بھی کرو"

شکریہ

○ ○ ○

---

* Thinking دو قسم کی ہوتی ہے:

Convergent Thinking اور Divergent Thinking

* Divergent Thinking بھی دو قسم کی ہوتی ہے۔

Creative Thinking اور Critical Thinking

* Critical Thinking اور Critical Attitude میں فرق ہے۔

* Critical Thinking درحقیقت Cognitive ہوتی ہے

Critical Attitude بنیادی طور پر جذباتی (Emotional) رویہ ہوتا ہے۔)

* (Old Testament) "As he thinks in his heart, so he is."

رمضان اور روزہ

میزبان آج کا موضوع روزہ ہے

سوال روزہ اور رمضان کا کیا تعلق ہے؟

جواب اسلامی سال کے نویں مہینے کا نام رمضان ہے۔ اس مہینے میں روزے رکھے جاتے ہیں۔

سوال روزہ کس زبان کا لفظ ہے؟

جواب روزہ فارسی لفظ روز سے بنا ہے یہ اردو اور فارسی زبان کا لفظ ہے۔

سوال روزہ کے لیے عربی لفظ کیا ہے؟

جواب روزہ کے لیے قرآن مجید میں صوم کا لفظ استعمال ہوا ہے۔

سوال صوم کے کیا معنی ہیں؟

جواب صوم کے معنی ہیں کسی کام سے رکنا' کسی کام یا چیز کو چھوڑ دینا روزے یا صوم میں چونکہ کھانے پینے اور دوسری خواہشات کو چھوڑنا پڑتا ہے اس لیے اسے صوم کہتے ہیں۔

سوال روزے کب فرض ہوئے؟

جواب ہجرت کے دوسرے سال مدینہ منورہ میں فرض ہوئے۔

سوال روزہ کا کردار پر کیا اثر ہوتا ہے؟

جواب روزہ سے قوت برداشت اور قوت صبر مضبوط ہوتی ہے اور اس طرح روزہ دار اخلاقی طور پر مضبوط ہوتا ہے۔ روزہ سخت کوشی اور جفاکشی کی تربیت کی سب سے موثر صورت ہے اور یہ سخت کوشی زندگی میں فلاح اور سرفرازی کی کنجی ہے' سخت کوشی سے ہے تلخ زندگانی انگبیں۔

سوال روزہ اور ضبط نفس کا کیا تعلق ہے؟

جواب سورہ بقرہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "انسان کا سب سے بڑا دشمن اس کا نفس ہے" روزہ اندرونی شیطان کو زیر کرنے کا سب سے موثر ذریعہ ہے۔

ضبط نفس کی تربیت کے لیے روزہ سے بڑھ کر اور کوئی تربیت نہیں۔

سوال اسلام میں روزہ کی اہمیت کیا ہے؟

جواب روزہ اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں سے ایک ہے۔

سوال ماہ رمضان کی امتیازی حیثیت کیا ہے؟

جواب ماہ رمضان کو تین امتیاز حاصل ہیں' اول یہ کہ یہ روزوں اور تراویح کا مہینہ ہے' دوسرا یہ کہ رمضان کے آخری عشرہ میں ایک بابرکت رات آتی ہے جسے لیلتہ القدر کہتے ہیں تیسرے یہ کہ اسی مہینہ میں قرآن پاک نازل ہونا شروع ہوا۔

سوال صوم کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا۔

جواب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو روزہ میں بری باتوں سے باز نہ آئے تو اسے بھوکا پیاسا رہنے کی ضرورت نہیں۔

سوال روزہ سے متعلق کوئی اور حدیث؟

جواب صحیح بخاری اور مسلم میں ہے کہ آنخضرت نے فرمایا "روزہ ڈھال ہے اور جب تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو وہ اپنی زبان سے بری بات نہ نکالے' گالی نہ دے' ہنگامہ اور بدتمیزی نہ کرے اور لڑائی جھگڑے سے پرہیز کرے"

سوال لیلتہ القدر کے کیا معنی ہیں؟

جواب لیل کے معنی ہیں رات اور قدر کے معنی اندازہ کرنا اور عظمت و شرف کے بھی ہیں' اس طرح لیلتہ القدر کے معنی تقدیر کے فیصلے والی رات اور بہت عظمت و شرف والی رات کے ہیں۔

سوال لیلتہ القدر کی فضیلت کیا ہے؟

جواب یہ بہت بابرکت رات ہے قرآن مجید میں ارشاد ہوا ہے کہ اس رات میں عبادت کرنے کا ثواب ہزار مہینوں کی عبادت سے بڑھ کر ہے۔

سوال لیلتہ القدر کونسی رات ہے۔

جواب رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں کوئی طاق رات یعنی رمضان کی اکیسویں، تیسویں، پچیسویں، ستائیسویں، انتیسویں رات عموماً ستائیسویں شب کو لیلتہ القدر سمجھا جاتا ہے۔

سوال اعتکاف اور رمضان کا کیا تعلق ہے؟

جواب رمضان شریف کے آخری دس دنوں میں اعتکاف بیٹھنا سنت ہے۔

سوال اعتکاف کے لفظی معنی کیا ہیں؟

جواب اعتکاف بیٹھنے کا مطلب ہے عام دنیا سے کنارہ کشی اختیار کرنا دنیاوی کاموں کو چھوڑ کر صرف عبادت کرتے رہنا۔

سوال اعتکاف کہاں کیا جاتا ہے؟

جواب مرد مسجد میں اعتکاف کرتے ہیں اور خواتین گھروں میں۔

○ ○ ○

نماز

میزبان آج کا موضوع نماز ہے۔

سوال اسلامی عبادات میں نماز کا کیا مقام ہے؟

جواب دین میں ایمان کے بعد سب سے اہم رکن نماز ہے۔

سوال قرآن کریم میں نماز کے لیے اصطلاحی نام کیا ہے؟

جواب قرآن کریم میں نماز کے لیے صلوۃ کی اصطلاح استعمال کی گئی ہے۔

سوال صلوۃ کے معنی کیا ہیں؟

جواب لغت میں صلوۃ کے معنی کسی چیز کی طرف بڑھنے کے ہیں۔ نماز میں بندہ شکر و محبت کے جذبات کے ساتھ اپنے رب اور معبود کی طرف قدم بڑھاتا ہے اس لیے اس کو صلوۃ کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔

سوال نماز پڑھنے کا حکم کب نازل ہوا؟

جواب بعثت کی ابتدا ہی میں نماز پڑھنے کا حکم دے دیا گیا تھا البتہ پانچ نمازوں کا حکم بعثت کے گیارہویں سال مکہ میں معراج کے موقع پر دیا گیا۔

سوال قرآن کریم میں نماز پڑھنے کا حکم کتنی بار آیا ہے؟

جواب نماز کی اہمیت کے پیش نظر قرآن کریم میں مختلف مقامات اور مختلف پیرائیہ میں اقامت صلواۃ یعنی نماز کو ٹھیک ادا کرنے کا حکم ساٹھ سے زیادہ مرتبہ آیا ہے۔

سوال کیا نماز شروع ہی سے کعبہ مکرمہ کی طرف رخ کر کے پڑھی جاتی تھی؟

جواب ابتدا میں مسلمان بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے تھے۔ سن 2 ہجری میں اللہ تعالی نے وحی کے ذریعہ مسلمانوں کو کعبہ مکہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنے کا حکم دیا۔ اس واقعہ کو تحویل قبلہ کہتے ہیں یعنی قبلہ کے رخ کی تبدیلی۔

سوال کردار کی تعمیر کے نقطہ نظر سے نماز کی اہمیت کیا ہے؟

جواب کردار کی تعمیر و تہذیب کے لیے دو باتیں بہت اہم ہیں۔ اولا" ایک منزل اور ایک جہت کا تعین' دوسرے اجتماعی زندگی کا شعور یعنی لوگوں کے ساتھ مل جل کر رہنے اور ان کے حقوق ادا کرنے کا احساس نماز ان دونوں ضرورتوں کو بہت احسن طریقہ سے پورا کرتی ہے۔

سوال کس طرح؟

جواب نماز میں ہم اپنے رب کی نعمتوں کا شکر ادا کرتے ہیں' اس کو اپنا مرکز عقیدت قرار دیتے ہیں' اس سے اپنی بندگی کا اقرار کرتے ہیں اور اس کے حضور سجدہ ریز ہوتے ہیں۔ اس طرح ہمارا رشتہ اس ہستی سے استوار ہوتا ہے جو خالق کائنات اور رب العالمین ہے اس رشتہ کے استوار ہونے سے ایک منزل کا تعین ہو جاتا ہے اور طاقت کا وہ سرچشمہ بھی مل جاتا ہے جس تک کسی اور طرح رسائی ناممکن ہے۔

یہ ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے
ہزار سجدوں سے دیتا ہے آدمی کو نجات

سوال نماز سے اجتماعی زندگی کا شعور کس طرح پیدا ہوتا ہے؟

جواب نماز ہم مسجد میں سب کے ساتھ مل کر پڑھتے ہیں اور وہ بھی اس طرح کہ محمود و ایاز سب ایک ہی صف میں کھڑے ہو جاتے ہیں اس سے بار بار اجتماعی شعور اور مساوات کا درس ملتا ہے اور وہ روح میں رچ بس جاتا ہے۔

سوال نماز سے کردار کی تربیت میں اور کیا مدد ملتی ہے؟

جواب سب سے پہلے تو یہ کہ نماز مقررہ وقت پر مسجد میں ادا کی جاتی ہے اور اس طرح وقت کی پابندی کی عادت پڑتی ہے۔

دوسرے نماز پڑھنے سے پہلے وضو کا حکم دیا گیا ہے اس سے جسم ہی پاک صاف نہیں ہوتا مزاج میں بھی پاکی اور طہارت کا احساس اجاگر ہوتا ہے۔

مزید یہ کہ نماز ایک امام کی قیادت میں پڑھی جاتی ہے اس سے ایک قائد کی رہنمائی میں کام کرنے کی صلاحیت اور طبیعت میں نظم و ضبط پیدا ہوتا ہے۔

نماز کے بعد جو دعائیں مانگتے ہیں اس میں دنیا کے سارے مسلمانوں کو شامل کرتے ہیں اس طرح پوری دنیا کی مسلم امہ سے ربط قائم ہوتا ہے۔

سوال نماز کے اثرات مسلمانوں کے کردار میں نظر کیوں نہیں آتے؟

جواب نماز کے یہ سارے فوائد صرف اس صورت میں حاصل ہوتے ہیں جب نماز دل و جان کی پوری توجہ سے پڑھی جائے نماز میں جو کچھ پڑھا جائے اس کا مفہوم و مطلب ذہن میں ہو اور نماز پڑھنے والے ساتھیوں کے ساتھ محبت و اخوت کا احساس بھی ہو۔ اگر یہ سب کچھ نہ ہو تو

میرا قیام بھی حجاب میرا سجود بھی حجاب

پھر آپ یہ بھی دیکھیں کہ مسلمانوں میں کتنے فی صد آدمی پابندی سے پانچ وقت کی نماز ادا کرتے ہیں، جب مسلمان نماز پڑھیں گے ہی نہیں اور جو پڑھتے بھی

ہیں وہ بھی صحیح شعور کے ساتھ نہ پڑھیں تو نماز کے یہ اثرات و فوائد مسلمانوں میں کس طرح پیدا ہوں گے۔

سوال کیا احادیث میں بھی نماز کا تذکرہ آیا ہے؟

جواب نماز کی اہمیت اور نماز کو پابندی سے ادا کرنے کی تلقین بہت سی احادیث میں بیان ہوئی ہے۔

سوال چند احادیث بیان کریں۔

جواب حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کون سا عمل اللہ کو سب سے زیادہ محبوب ہے؟ آپ نے فرمایا ٹھیک وقت پر نماز پڑھنا۔

حضرت عبادہ بن صامت سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دیدہ و دانستہ اور عمداً" نماز چھوڑ دی تو وہ ہماری ملت سے خارج ہو گیا۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا تم اللہ کی عبادت اس طرح کرو گویا کہ تم اس کو دیکھ رہے ہو کیونکہ اگرچہ تم اس کو نہیں دیکھتے ہو لیکن وہ تم کو دیکھ رہا ہے۔

○ ○ ○

تتمہ

- تاریخ پر ایک نظر
- آٹھ بڑے ماہرین تعلیم

تاریخ پر ایک نظر

1 دنیا کی قدیم ترین تہذیبیں؟

مصر میں دریائے نیل کے کنارے کی تہذیب ۵۰۰۰ ق-م- عراق میں دجلہ و فرات کے کنارے کی سمیری تہذیب ۳۰۰۰ ق-م- مشہور بابل و نینوا کی تہذیب ۲۰۰۰ ق-م-

2 بے خطر کود پڑا آتش نمرود میں عشق عقل ہے محو تماشائے لب بام ابھی

اس شعر میں عشق کا اشارہ کس کی طرف ہے؟

خلیل اللہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف-

3 نمرود کون تھا؟

عراق کا بادشاہ وقت زمانہ ۲۰۰۰ ق-م-

4 حضرت ابراہیم کا وطن اور زمانہ؟

وطن فرات کے کنارے کا شہر ار، ملک عراق، زمانہ ۲۰۰۰ ق-م-

5 دنیا کے بت کدوں میں پہلا وہ گھر خدا کا

ہم اس کے پاسباں ہیں وہ پاسباں ہمارا

اس شعر میں اشارہ کس گھر کی طرف ہے؟

بیت اللہ خانہ کعبہ کی طرف-

6 بیت اللہ خانہ کعبہ کو سب سے پہلے کس نے تعمیر کیا؟

حضرت ابراہیم نے ۲۰۰۰ ق-م-

7 حضرت ابراہیم کو ابوالانبیاء کیوں کہا جاتا ہے؟

حضرت ہاجرہ سے حضرت ابراہیم کے بڑے بیٹے حضرت اسماعیل پیدا ہوئے اور ان کے سلسلہ نسب میں حضرت محمد ﷺ مبعوث ہوئے اور حضرت سارہ سے حضرت ابراہیم کے بیٹے اسحاق بھی نبی تھے اور ان کے بیٹے حضرت یعقوب (جن کا ایک نام اسرائیل بھی تھا) کی اولاد میں بہت سے انبیاء حضرت یوسف، حضرت داؤد، حضرت موسیٰ علیہم السلام آئے اس لئے حضرت ابراہیم کو ابوالانبیاء کہا جاتا ہے-

8 ہزار چشمہ ترے سنگ راہ سے پھوٹے

خودی میں ڈوب کر ضرب کلیم پیدا کر

ضرب کلیم سے کیا مراد ہے؟

کلیم اللہ لقب ہے حضرت موسیٰ کا اور ضرب کلیم اشارہ ہے فرعون وقت کے دربار میں حضرت موسیٰ کے عصا کے معجزہ کی طرف-

9 بنی اسرائیل کے نجات دہندہ حضرت موسیٰ کا زمانہ حیات کیا ہے؟ اور بنی اسرائیل کے ساتھ مصر میں تاریخ خروج؟

زمانہ حیات ۱۵۷۱ تا ۱۴۵۱ ق-م- اور تاریخ خروج ۱۵۰۰ ق-م-

10 اہرام مصر کا زمانہ تعمیر؟

۲۷۰۰ تا ۲۰۰۰ ق-م-

11 موہنجوداڑو کا زمانہ؟ موہنجوداڑو کے لفظی معنی؟ یہ آثار کہاں واقع ہیں؟

زمانہ ۲۵۰۰ ق-م-، معنی مردوں کا ٹیلہ، آثار لاڑکانہ سندھ سے ۲۵ میل کے فاصلہ پر-

12 پاکستان کے دوسرے اہم آثار قدیمہ کہاں کہاں پائے جاتے ہیں؟

ہڑپہ (ساہیوال کے قریب) ٹیکسلا (پنڈی کے قریب) تخت بائی (مردان کے قریب)

13 وہ عظیم اندھا عوامی شاعر جس نے قدیم یونانی تہذیب کے گیت گائے- اس کا نام؟ اور اس کی شاہکار رزمیہ نظموں کے نام؟

نام ہومر، زمانہ ۸۰۰ ق-م-، نظموں کے نام ایلیڈ Iliad اور اینیڈ Eniad

14 اولین اولمپک کھیل یونان میں کب شروع ہوئے؟

۷۶۰ ق-م-

15 عظیم سلطنت روما Roman Empire کے مرکز روم کی بنیاد کب پڑی؟

۷۰۰ ق-م-

16 کپل وستو کا وہ شہزادہ جس نے فقیری لے کر نروان کی تلاش میں ایک پیڑ کے نیچے دھیان گیان کیا اور ایک مذہب کی بنیاد رکھی- اس کا نام؟ زمانہ حیات اور مذہب کا نام؟

نام گوتم بدھ زمانہ ۵۶۰ تا ۴۸۳ ق-م-، مذہب بدھ مت-

17 وہ مفکر، مدبر اور معلم اخلاق جو قدیم چین میں ایک مثالی حکمران کی تلاش میں نکلا؟ اس کا نام اور زمانہ حیات؟

کنفیوشس، زمانہ ۵۵۱ تا ۴۷۹ ق-م-

18 دنیا میں جمہوریت کا پہلا چراغ یونان میں روشن ہوا- یہ کتنی پرانی بات ہے؟

۵۱۰ ق-م-

19 وہ یونانی مورخ جسے بابائے تاریخ کہا جاتا ہے؟

ہیروڈوٹس Herodotus ۴۸۵ تا ۴۲۵ ق-م-

20 وہ عظیم یونانی فلسفی جس نے سچائی کی خاطر زہر کا پیالہ پیا- جس کا قول تھا Knowledge is Virture علم خیر کثیر ہے؟

سقراط Socrates زمانہ ۴۶۰ تا ۳۹۹ ق-م-

21 سقراط کا نامور فلسفی شاگرد؟ اس کی مشہور کتابوں کے نام؟

افلاطون Plato زمانہ ۴۲۷ تا ۳۴۳ ق۔م۔ معروف کتابوں کے نام مکالمات افلاطون اور ریاست The Republic

22 ارسطو کون تھا اور اس کی اکیڈیمی کا نام کیا تھا؟

افلاطون کا شاگرد سکندر کا استاد نامور فلسفی اور سائنس دان، اکیڈیمی کا نام لائی سئیم Lycium دور حیات ۳۸۴ تا ۳۲۲ ق۔م۔

23 فاتح عالم سکندر اعظم Alexander the Great جو ایک عظیم جرنیل ہی نہیں عظیم انسان بھی تھا؟ جس نے ایران کی مہم کے دوران کہا تھا I do not want to steal victory اس کا زمانہ حیات۔

۳۵۶ تا ۳۲۳ ق۔م۔

24 وہ کون یونانی سائنسدان تھا جو Eureka یعنی I have found, I have found کہتا ہوا باتھ ٹب میں سے برہنہ نکل کر بازار کی طرف بھاگ کھڑا ہوا تھا۔ اس نے کونسا اصول دریافت کرلیا تھا؟ اس کا زمانہ؟

نام ارشمیدس، زمانہ ۲۱۲ تا ۲۸۷ ق۔م۔

25 مشہور فاتح اور جرنیل ہنی بال رومیوں سے کب نبرد آزما ہوا؟

۲۱۹ تا ۲۰۱ ق۔م۔

26 دیوار چین کتنی لمبی ہے۔ اس کا زمانہ تعمیر؟

۲۴۰۰ کلومیٹر، زمانہ ۲۱۵ ق۔م۔

27 You too Brutus یہ تاریخی جملہ کس موقع کا ہے؟

جب رومی شہنشاہ اور جرنیل جیولیس سیزر (۱۰۴ تا ۴۴ ق۔م) پر اس کے پرانے دوست بروٹس نے بھی قاتلانہ وار کیا۔ یہ جملہ شیکسپیئر کے ڈرامہ جولیس سیزر میں آتا ہے۔

28 ایک بدھ چینی سیاح نے ۳۹۹ء سے ۴۱۳ء تک ہندوستان کی سیاحت کی اور اپنا سفرنامہ لکھا؟ اس کا نام کیا تھا؟

فاہیان

29 وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا۔ رحمت للعالمین۔ رسول رحمت ﷺ جن کی شان میں اقبال نے لکھا لوح بھی تو قلم بھی تو تیرا وجود الکتاب۔ آپ کی تاریخ ولادت کیا ہے؟

۲۰ اپریل ۵۷۰ء ۱۲ ربیع الاول۔ بروز پیر بوقت صبح۔

30 آنحضور ﷺ پر پہلی وحی اقرأ باسم ربک الذی خلق کب اور کہاں نازل ہوئی؟

۱۲ فروری ۶۱۰ء مقام غار حرا۔

31 کس سال آپ نے مدینہ کی طرف ہجرت کی؟

۶۲۱ء

32 کس جنگ میں حضور ﷺ نے خالد بن ولید کو سیف اللہ کا لقب عطا فرمایا؟

جنگ موتہ ۸ھ ۶۲۹ء

33 حضور ﷺ نے الیوم یوم رحمت کس موقع پر ارشاد فرمایا؟

فتح مکہ کے موقع پر ۹ھ ۶۳۰ء

34 حضور ﷺ کا یوم وصال اور روضہ؟

۱۲ ربیع الاول ۱۱ھ بمطابق ۶ جون ۶۳۲ء روضہ، مسجد نبوی۔

35 پروانے کو چراغ ہے بلبل کو پھول بس۔ صدیق کو ہے خدا کا رسول بس۔ حضور ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق کو صدیق کا لقب کس موقع پر عطا فرمایا؟ حضرت ابوبکر صدیق کا زمانہ خلافت کیا ہے؟

معراج کے موقع پر، دور حیات ۶۳۴ - ۵۷۲ء دور خلافت ۶۳۴ - ۶۳۲ء

36 حضرت عمر فاروقؓ جنہیں خود رسول اللہ ﷺ نے اللہ سے اسلام کے لیے مانگا اور جو معرکہ حق و باطل میں فاروق اعظم ثابت ہوئے۔ آپ کا دور خلافت؟

۶۴۴ - ۶۳۴ جس کی تفصیل شبلی کی الفاروق میں ہے۔

37 جنگ یرموک میں قیصر روم کی افواج کو شکست فاش ہوئی۔ اس تاریخی معرکہ میں اسلامی لشکر کو کس نے کمان کیا تھا؟

۶۳۶ء کمانڈر حضرت خالد بن ولید۔

38 قبلہ اول بیت المقدس پر اسلامی پرچم کب لہرایا؟

۶۳۸ء حضرت عمر فاروق کا دور خلافت۔

39 حضرت عثمان غنی کو ذوالنورین کہا جاتا ہے۔ آپؓ کا دور حیات اور زمانہ خلافت؟

دور حیات ۵۷۵ تا ۶۵۶ء اور زمانہ خلافت ۶۵۶ - ۶۴۴ء

40 اسد اللہ حضرت علیؓ جن کا لقب ابو تراب بھی ہے کب سے کب تک خلیفہ رہے؟

۶۶۱ - ۶۵۶ء

41 اقبال کے شکوہ کا شعر ہے۔

دشت تو دشت دریا بھی نہ چھوڑے ہم نے

بحر ظلمات میں دوڑا دیئے گھوڑے ہم نے

یہ اشارہ کس معرکہ کی طرف ہے؟

فاتح شمالی افریقہ - عقبہ بن نافع ۶۸۱ء

42 محمد علی جوہر نے کہا - اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد - کربلا کا سانحہ عظیم کب پیش آیا؟

۱۰ محرم ۶۱ھ بمطابق ۶۸۲ء

43 کس جوان سال مجاہد نے اجنبی دیس میں کشتیاں جلاتے ہوئے تلوار پر ہاتھ رکھ کر کہا تھا ہر ملک ملک ماست کہ ملک خدائے ماست۔

طارق بن زیاد - مقام جبرالٹر (جبل الطارق) - اندلس ۷۱۱ء

44 ہند کے بت کدہ میں پہلی فاتحانہ اذان؟

محمد بن قاسم ۷۱۲ء یوم باب الاسلام ۱۰ رمضان۔

45 خلافت راشدہ کی ایک جھلک دنیا نے اموی خلیفہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کے دور میں دیکھی۔ آپ کا زمانہ خلافت؟

از ۷۱۷ تا ۷۱۹ء آپ کو زہر دے کر شہید کیا گیا۔

46 ایک بے خانماں اموی شہزادہ اندلس میں اسلامی حکومت کا آغاز کرتا ہے؟

عبدالرحمن الداخل زمانہ حیات ۸۶ - ۷۳۰ء آغاز حکومت ۷۵۶ء

47 اے حرم قرطبہ عشق سے تیرا وجود - مسجد قرطبہ کب تعمیر ہوئی؟

عبدالرحمن الداخل کے عہد میں مسجد کی تعمیر شروع ہوئی۔

48 آٹھویں صدی عیسوی میں دنیا میں تہذیب و علم و فن کا روشن مرکز اور الف لیلیٰ کی افسانوی داستانوں کا شہر عروس البلاد، بغداد کس عباسی خلیفہ کے دور میں ابھرا؟

ہارون الرشید زمانہ خلافت ۸۰۹ - ۷۱۳ء

49 پہلا نامور مسلم سائنسدان جابر بن حیان، پیدائش؟

۷۷۶ء

50 مامون الرشید کا دور حیات؟ زمانہ خلافت؟

دور خلافت ۳۳ - ۸۰۹ء، دور حیات ۸۳۳ - ۷۸۶ء

51 احادیث کے پہلے معروف اور مستند مجموعہ بخاری شریف کے مرتب امام بخاری کا زمانہ حیات؟

۷۰ - ۸۱۰ء

52 اسلامی تاریخ کا مورخ اول - طبری، زمانہ حیات؟

۸۳۸ء تا ۹۲۳ء

53 مشہور سائنسدان اور فلسفی ذکریا رازی کا زمانہ حیات؟

۸۶۵تا۹۲۵ء

54 عبد الرحمن الناصر جس نے اندلس میں اسلامی حکومت کو مستحکم کیا زمانہ حیات؟

۸۸۰تا۹۶۱ء

55 پہلا مسلم سیاح المسعودی۔ زمانہ حیات ۸۹۲تا۹۵۶ء

56 مشہور ماہر طبیعیات ابن الہیثم کا دور حیات؟

۹۶۵تا۱۰۳۹ء

57 میں بت فروش نہیں بت شکن ہوں۔ یہ الفاظ کس نے کس موقع پر کہے؟

محمود غزنوی نے موقع فتح سومنات ۱۰۲۶ء دور حیات ۹۷۱تا۱۰۳۱ء

58 جغرافیہ داں اور مورخ البیرونی کا دور حیات؟

۹۷۳اور ۱۰۴۸ء

59 مشہور صوفی بزرگ حضرت داتا گنج بخش کی تاریخ وفات؟

۱۰۰۹ء لاہور

60 عظیم ایرانی شاعر، فردوسی، شاہنامہ مکمل کرتا ہے؟

۱۰۲۲ء

61 ریاضی دان اور شاعر عمر خیام کا دور حیات؟

۹۴-۱۰۴۸ء

62 جرنیل اور حاکم یوسف بن تاشفین جس نے اندلس میں اسلامی حکومت کا علم بلند رکھا زمانہ حیات؟

۱۱۰۶-۱۰۶۱ء

63 مفکر، مدبر، ماہر تعلیم، اسلامی علم الکلام کے بادشاہ کیمیائے سعادت کے مصنف الغزالی کا زمانہ حیات؟

۱۰۵۸تا۱۱۱۱ء

64 صلیبی جنگوں کا آغاز کب ہوا؟

۱۰۷۱ء

65 پیران پیر حضرت عبد القادر جیلانی کا دور حیات؟

۱۰۷۶تا۱۱۷۶ء

66 صلیبی جنگوں کے ہیرو صلاح الدین ایوبی کا دور حیات؟

۱۱۳۸تا۱۱۹۳ء

67 ہند کے بت کدہ میں پہلی آوازِ حق حضرت معین الدین چشتی اجمیری نے بلند کی۔ آپ کا دورِ حیات؟

۱۱۳۹ء تا ۱۲۰۹ء

68 عالم اور فلسفی زکریا کا رازی زمانۂ حیات؟

۱۱۳۹ تا ۱۲۰۹ء

69 منگول تموجن جسے دنیا جابر فاتح چنگیز خان کے نام سے جانتی ہے۔

۱۱۶۲ تا ۱۲۲۷ء

70 شاعر اور معلم اخلاق، گلستان اور بوستان کا مصنف سعدی شیرازی، زمانہ؟

۱۱۸۴ - ۱۲۹۴ء

71 صلاح الدین ایوبی نے بیت المقدس کو صلیبیوں کے قبضہ سے کب آزاد کرایا؟

۱۱۸۷ء

72 شمالی ہند میں اسلامی حکومت قائم ہوتی ہے؟

۱۱۹۲ء

73 اقبال کے مرشد، مولانا جلال الدین رومی جن کی فارسی مثنوی کے بارے میں کہا گیا ہے کہ ہست قرآن در زبان پہلوی۔ آپ کا زمانہ حیات؟

۱۲۰۷ - ۷۳ء

74 ہلاکو خان منگول کے ہاتھوں سقوط بغداد؟

۱۲۲۱ء

75 عظیم منگول شہنشاہ قبلائی خان؟

۱۲۲۶ - ۹۴ء

76 سیاح مارکوپولو جس نے مغرب کو مشرق سے آشنا کیا؟

۱۳۲۴ء - ۱۲۳۵ء

77 شاعر، موسیقار، صوفی، امیرو خسرو؟

۱۲۵۳ء تا ۱۳۴۴ء

78 سلطنت عثمانیہ کا بانی عثمان خان؟

۱۲۵۸ء تا ۱۳۲۴ء

79 طربیہ خداوندی Divine Comedy کا شاعر دانتے؟

۱۲۶۵ء تا ۱۳۲۱ء

80 ابن احمر حاکم غرناطہ اندلس میں قصر الحمرا تعمیر کرتا ہے؟

وفات ۱۲۷۲ء

81 فارسی کا شاعر حافظ شیرازی؟

۸۹-۱۳۰۰ء

82 سیاحوں کا سیاح ابن بطوطہ؟

۷۸-۱۳۰۴ء

83 جدید علم تاریخ کا بانی ابن خلدون؟

۱۳۳۲ء تا ۱۴۰۶ء

84 فاتح اعظم تیمور دہلی کے دروازہ پر؟

۱۳۷۸ء

85 فرانس کی نجات دہندہ دوشیزہ جون آف آرک جسے آگ میں جلایا گیا؟

۳۱-۱۴۱۲ء

86 لیونارڈو ڈی ونچی لاثانی پراسرار مسکراہٹ کی تصویر مونالیزا تخلیق کرتا ہے؟

۱۴۵۲ء تا ۱۵۱۹ء، مونالیزا ۱۴۰۳-۱۴۰۳ء

87 بحر روم کا بے تاج بادشاہ امیر البحر خیر الدین بار بروسا؟

۱۴۷۴-۱۵۴۶ء

88 نامور مصور اور سنگ تراش مائیکل انجیلو؟

۱۴۷۵ء تا ۱۵۴۶ء

89 گیکسٹن (۹۱-۱۴۲۲ء) چھاپہ خانہ (پرنٹنگ پریس) ایجاد کرتا ہے؟

۱۴۷۵ء

90 مغلیہ سلطنت کا بانی ظہیر الدین بابر؟

۱۴۸۲ء تا ۱۵۴۵ء

91 سلطان عادل اور عظیم منتظم فرید خان شیر شاہ سوری؟

۱۴۸۸-۱۵۴۵ء

92 سقوط غرناطہ، ابو عبداللہ غرناطہ سے آنسو بہاتا رخصت ہوتا ہے؟

۱۴۹۲ء

93 کولمبس (۱۴۵۱ - ۱۵۰۶) امریکہ دریافت کرتا ہے؟

۱۴۹۲ء

94 سلطنت عثمانیہ کا اولوالعزم تاجدار سلیمان اعظم؟

۱۴۹۵ تا ۱۵۶۹ء

95 واسکوڈے گاما (۱۴۶۹ - ۱۵۲۴ء) بحری راستہ سے ہندوستان پہنچتا ہے؟

۱۴۹۹ء

96 ترکی میں خلافت عثمانیہ کا آغاز ہوتا ہے؟

۱۵۰۴ء

97 موسیقار تان سین دیپک راگ گاتا ہے۔ دور حیات؟

۱۵۳۱ء تا ۱۵۸۵

98 باپ (بابر) بیٹے (ہمایوں) پر جان نثار کرتا ہے؟

۱۵۳۱ء

99 مغل شہنشاہ اکبر تخت پر بیٹھتا ہے۔

۱۵۵۸ء دور حیات ۱۵۴۲ء تا ۱۶۰۵

100 عظیم شاعر اور ڈرامہ نگار ولیم شیکسپیئر؟

دور حیات ۱۵۶۴ تا ۱۶۴۲ء

101 حق گو اطالوی سائنسدان گلیلیو؟

۱۵۶۴ء تا ۱۶۴۲

102 ایک شہنشاہ نے دولت کا سہارا لے کر ہم غریبوں کی محبت کا اڑایا ہے مذاق۔ آگرہ میں شاہ جہاں تاج محل تعمیر کرتا ہے؟

103 دور حیات ۱۵۷۴ تا ۱۶۵۸ء

ولیم باروے دوران خون کا اصول دریافت کرتا ہے؟

۱۵۷۸ تا ۱۶۵۷ء

104 ہندوستان کی غاصب حاکم، انگلستان میں ایسٹ انڈیا کمپنی قائم ہوئی ہے؟

۱۶۰۰ء

105 ترکش بار اخدنگ آخری درویش تاجدار محی الدین اورنگ زیب عالمگیر؟

۱۶۱۸ تا ۱۷۰۷ء

106 سیب نیچے کیوں گرتا ہے؟ کشش ثقل کا راز نیوٹن دریافت کرتا ہے؟

۱۶۴۲ء تا ۱۷۲۷ء

107 نیوٹن تاریخ ساز کتاب Principia لکھتا ہے؟

۱۶۸۷ء

108 ہندوستان میں مسلم قومیت کا پہلا ترجمان مدبر، مفکر اور عالم دین شاہ ولی اللہ؟

پیدائش ۱۷۰۳ء

109 بینجمن فرینکلن آسمانی بجلی کا توڑ دریافت کرتا ہے؟

۱۷۰۶ تا ۱۷۹۰ء

110 سلطنت مغلیہ کے زوال کا آغاز۔ اورنگ زیب عالمگیر کا انتقال؟

۱۷۰۷ء

111 مت سہل ہمیں جانو پھرتا ہے فلک برسوں
تب خاک کی پردے سے انسان نکلتے ہیں

اردو غزل کا بادشاہ میر تقی میر

۱۷۲۲ تا ۱۸۱۰ء

112 سیاح اور Explorer جیمز کک براعظموں کی تلاش میں نکلتا ہے؟

۱۷۲۸ء تا ۱۷۹۹ء

113 آرک رائٹ سوت کاتنے کی مشین Spinning Wheel ایجاد کرتا ہے؟

دور حیات ۱۷۳۲ء تا ۱۷۹۲ء

114 پہلا امریکی صدر جارج واشنگٹن؟

زمانہ صدارت ۹۷-۱۷۸۹ء، دور حیات ۹۹-۱۷۳۲ء

115 شامت اعمال ما صورت نادر گرفت۔ نادر شاہ درانی دہلی پر تاراج کرتا ہے؟

۱۷۳۸ء

116 فاوسٹ کا مصنف جرمن شاعر گوئٹے؟

۱۷۴۹ء تا ۱۸۳۱ء

117 انسان دوست سائنسدان ایڈورڈ جینر جس نے چیچک کا ٹیکہ دریافت کیا؟

زمانہ حیات ۱۷۴۹ تا ۱۸۲۳ء

118 آزادی کا سرفروش مجاہد سلطان فتح علی ٹیپو شہید؟

۹۹-۱۷۵۳ء۔ شہادت سرنگاپٹم۔ ۱۷۹۹

119 ایک تاریخ ساز معرکہ، جنگ پلاسی، انگریزی حکومت کا آغاز، نواب سراج الدولہ کو شکست ہوتی ہے؟

۱۷۵۷ء

120 پانی پت کی تیسری جنگ میں احمد شاہ ابدالی مرہٹوں کو شکست فاش دیتا ہے۔

۱۷۶۱ء

121 بکسر کی جنگ۔ ہندوستان کے تخت و تاج کا فیصلہ ہوتا ہے۔ مغلیہ سلطنت کے زوال پر مہر لگتی ہے؟

۱۷۶۴ء

122 دیکھو مجھے جو دیدۂ عبرت نگاہ ہو۔ ایک عظیم جرنیل اور شہنشاہ جو قید میں جان دیتا ہے؟

نپولین بونا پارٹ دور حیات ۱۷۶۹ء تا ۱۸۳۲ء فرانس کا شہنشاہ جسے واٹرلو میں شکست ہوئی۔

123 کتنا ہے بد نصیب ظفر دفن کے لئے دو گز زمین بھی نہ مل سکی کوئے یار میں؟

آخری مغل بادشاہ بہادر شاہ ظفر۔ دور حیات ۱۷۷۵ء تا ۱۸۶۲ء

124 قرآن مجید کا پہلا اردو ترجمہ؟ مترجم شاہ رفیع الدین ۱۷۷۵ء

125 ریلوے انجن کا موجد؟ جارج سٹیفن ۱۷۸۱ء تا ۱۸۴۸ء

126 امریکہ کی آزادی کا اعلان؟ ۴ جولائی ۱۷۷۶ آزادی ۱۷۸۳ء

127 مجاہد آزادی سید احمد شہید دور حیات؟ ۱۷۸۶ء تا ۱۸۳۱ شہادت بالاکوٹ

128 فرانس میں عوامی انقلاب آتا ہے؟ ۱۷۸۹ء

129 یورینیم دریافت ہوتا ہے ۱۷۸۹ء دریافت؟ جرمن مارٹن کلپ راتھ

130 مائیکل فیراڈے۔ برقی مقناطیسیت کا اصول دریافت کرتا ہے؟ ۱۷۹۱ء تا ۱۸۶۷ء

131 تار برقی کا موجد سیموئیل مارس؟ دور حیات ۱۷۹۱ تا ۱۸۷۲ء ایجاد ۱۸۴۴ء

132 ملکہ فرانس میری انٹونیو کا سر قلم ہوتا ہے؟ ۱۷۹۳ء

133 کہتے ہیں غالب کا ہے انداز بیاں اور؟ اسد اللہ خان غالب؟ ۱۷۹۷ء تا ۱۸۶۹ء

134 اور تلوار ٹوٹ گئی۔ سرنگاپٹم کے قلعہ میں سلطان ٹیپو کی شہادت؟ ۱۷۹۹ء

135 اردو کا عظیم مرثیہ گو شاعر۔ میر ببر علی انیس؟ ۱۸۰۱ء تا ۱۸۷۴ء

136 Theory of Evolution نظریہ ارتقا کا داعی ڈارون؟

۱۸۰۹ء تا ۱۸۹۸ء

137 عظیم امریکی صدر ابراہام لنکن؟ ۱۸۰۹ تا ۱۸۶۵

138 دو قومی نظریہ کا پہلا شارح، پاکستان کا مورث اعلی سر سید احمد خان؟

۱۸۱۷ء تا ۱۸۹۸ء

139 مریضوں کی مسیحا فلارنس نائٹ انگیل؟ ۱۸۲۰ء تا ۱۹۱۰ء

140 ایک وطن پرست اور انسان دوست سائنسدان لوئی پاسچر جس نے کتے کے کاٹے کا علاج دریافت کیا؟

۱۸۲۲ء تا ۱۸۹۵ء

141 دنیا کے عظیم ترین ناول War and Peace کا مصنف لیوٹالسٹائی؟ ۱۸۲۸ء تا ۱۹۱۰ء

142 کالے صاحب اور کلرک پیدا کرنے کے لئے لارڈ میکالے ہندوستان کے لیے ایجوکیشن بل پیش کرتا ہے۔؟

۱۸۳۲ء

143 ڈائنامائٹ کا موجد نوبل انعامات کا بانی الفریڈ نوبل Nobel؟ ۱۸۳۶ء تا ۱۸۹۶ء۔

144 مسدس حالی کا مصنف قومی شاعر الطاف حسین حالی؟ ۱۸۳۷ء تا ۱۹۱۴ء

145 مسلمانوں کے اتحاد کا داعی جمال الدین افغانی؟ ۱۸۳۸ء تا ۱۸۹۷ء

146 بائیسکل ایجاد ہوتی ہے؟ ۱۸۴۰ء

147 انٹارٹیک دریافت ہوتا ہے؟ ۱۸۴۰ء

148 ایکس ریز کا دریافت کنندہ؟ رونتجن ۱۸۴۵ تا ۱۹۲۵ء

149 پنجاب میں انگریزوں کے تسلط کا آغاز؟ ۱۸۴۶ء

150 پورا جموں کشمیر ڈوگرہ مہاراجہ گلاب سنگھ کے ہاتھ فروخت ہوتا ہے؟ ۱۸۴۶ء قیمت ۷۵ لاکھ روپے

151

بے پردہ کل جو نظر آئیں چند بیبیاں
اکبر زمیں میں غیرت قومی سے گڑ گیا
پوچھا یہ ان سے آپ کا پردہ کدھر گیا
کہنے لگیں کہ عقل پر مردوں کی پڑ گیا

قومی شاعر اکبر حسین اکبر الہ آبادی؟ ۱۸۴۶ء تا ۱۹۱۰ء

152 وہ موجد جسے اشتہار کی ضرورت نہیں بلب اور سینما ایسی بے شمار ایجادوں کا موجد ایڈیسن؟

۱۸۴۷ء تا ۱۹۳۱ء

153 جدید نفسیات کا امام سگمنڈ فرائڈ؟ ۱۸۵۶ء تا ۱۹۳۳ء

154 آزادی کا شعلہ بھڑکتا ہے۔ مغلیہ سلطنت کا چراغ گل ہوتا ہے؟ ۱۸۵۷ء

155 ایک تاریخ ساز کتاب چھپتی ہے۔ ڈارون کی Origin of Species؟ ۱۸۵۹ء

156 لگتا نہیں ہے دل میرا اجڑے دیار میں مغل شہنشاہ بہادر شاہ ظفر انگریزوں کی قید میں رنگون میں جان دیتا ہے؟ ۱۸۶۲ء

157 جنیوا میں ریڈ کراس کی بنیاد پڑتی ہے؟ ۱۸۶۳ء

158 مورخ اور ناول نگار ایچ جی ویلز جنم لیتا ہے؟ ۱۸۶۶ء

159 ہندوؤں کا بے تاج بادشاہ موہن داس کرم چند گاندھی پیدا ہوتا ہے؟ ۱۸۶۹ء

160 نہر سویز نکلتی ہے؟ ۱۸۶۹ء

161 دو بار نوبل انعام یافتہ عظیم سائنس داں خاتون مادم کیوری؟

پیدائش ۱۸۷۱ء نوبل انعام ۱۹۰۳ء اور ۱۹۱۱ء انتقال ۱۹۳۸ء

162 ریڈیو کا موجد مارکونی؟ ۱۸۷۴ء تا ۱۹۳۷ء ایجاد ۱۸۹۵ء

163 پاکستان کی بنیادی اینٹ علی گڑھ کالج کی بنیاد پڑتی ہے؟ ۱۸۷۵ء

164 گراہم بیل ٹیلی فون ایجاد کرتا ہے؟ ۱۸۷۶ء دور حیات ۱۸۴۷ء تا ۱۹۲۲ء

165 ۱۹۲۰ء کی تحریک خلافت کے داعی آزادی کے بیباک ترجمان مولانا محمد علی جوہر؟

پیدائش ۱۸۷۶ء، انتقال ۱۹۳۱ء، تدفین بیت المقدس

166 مملکت خداداد اسلامی جمہوریہ پاکستان کا بانی، عظیم رہنما عظیم تر انسان قائد اعظم محمد علی جناح؟ دور حیات

۱۸۷۶ء تا ۱۹۴۸ء

167 بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا علامہ اقبال؟ ۱۸۷۷ء تا ۱۹۳۸ء

168 ترکوں کا نجات دہندہ اتاترک مصطفیٰ کمال؟ ۱۸۷۸ء تا ۱۹۳۸ء

169 ایڈیسن سینما ایجاد کرتا ہے؟ ۱۸۷۹ء-

170 زمانہ حال کا عظیم ترین سائنسدان آئن سٹائن جنم لیتا ہے؟ ۱۸۷۹ء

171 انڈین نیشنل کانگریس قائم ہوتی ہے؟ ۱۸۸۵ء

172 تقسیم ہند کے لیے پہلی آواز؟ ۱۸۹۲ء عبدالحلیم شرر

173 موٹر کار ایجاد ہوتی ہے؟ ۱۸۹۳ء

174 یونان میں اولمپک کھیل ۳۱۰ء کے بعد دوبارہ شروع ہوتے ہیں؟ ۱۸۹۶ء

175 ڈیزل انجن کی ایجاد ۱۸۹۷ء جرمن روڈولف ڈیزل؟ ۱۹۱۳ء - ۱۸۳۸ء

176 لارڈ منٹو سے مسلمانوں کا وفد سر آغا خان کی سربراہی میں ملتا ہے؟ ۱ اکتوبر ۱۹۰۶ء

177 ڈھاکہ میں مسلم لیگ کی بنیاد پڑتی ہے؟ ۳۰ دسمبر ۱۹۰۶ء

178 علیحدہ حق انتخاب کا قانون منٹو مارلے اصلاحات پاکستان کی طرف پہلا قدم؟ ۱۹۰۹ء

179 اقبال کی یورپ سے واپسی؟ ۱۹۰۸ء

180 ایڈمن پیری قطب شمالی دریافت کرتا ہے؟ ۱۹۰۹ء

181 جناح کی مسلم لیگ میں شمولیت؟ ۱۹۱۳ء

182 اقبال کی نظم اسرار خودی شائع ہوتی ہے؟ ۱۹۱۵ء

183 نہر پانامہ کھلتی ہے؟ ۱۲ جولائی ۱۹۱۸ء

184 پہلی جنگ عظیم؟ ۱۹۱۴ء تا ۱۹۱۸ء

185 میثاق لکھنو جناح کو ہندو مسلم اتحاد کے سفیر کا لقب ملتا ہے؟ ۱۹۱۶ء

186 اعلان بالفور جس نے فلسطین میں یہودی ریاست کی بنیاد رکھی؟ ۱۹۱۷ء

187 روس میں کمیونسٹ انقلاب آتا ہے؟ نومبر ۱۹۱۷ء

188 جلیانوالہ باغ کا قتل عام؟ ۱۹۱۹ء

189 بولیں یہ اماں محمد علی کی جان بیٹا خلافت پہ دیدو؟ ۱۹۲۰ء میں تحریک خلافت شروع ہوتی ہے۔

190 جناح کانگریس کو خیرباد کہتے ہیں؟ ۱۹۲۲ء

191 ترکی میں خلافت کا چراغ گل ہوتا ہے؟ ۱۹۲۲ء

192 بانگ درا شائع ہوتی ہے؟ ۱۹۲۴ء

193 جان بیرڈ ٹیلی ویژن کا جلوہ دکھاتا ہے؟ ۱۹۲۶ء دورِ حیات ۱۸۸۸ تا ۱۹۴۶ء

194 آئینی اصلاحات کے لئے سائمن کمیشن آتا ہے؟ ۱۹۲۷ء

195 فلیمنگ زندگی بخش دوا پنسلین دریافت کرتا ہے؟ ۱۹۲۸ء

196 جناح ۱۴ نکات پیش کرتے ہیں؟ ۱۹۲۹ء

197 اقبال پاکستان کا خاکہ پیش کرتے ہیں؟ خطبہ الہ آباد ۳۰ دسمبر ۱۹۳۰ء

198 لندن میں گول میز کانفرنس منعقد ہوتی ہے؟ ۳۲-۱۹۳۰ء

199 لفظ پاکستان وضع ہوتا ہے؟ جنوری ۱۹۳۳ء کتابچہ Now or Never

200 جناح کی لندن سے واپسی اور مسلم لیگ کی سربراہی؟ ۱۹۳۴ء

201 ریڈار دریافت ہوتا ہے؟ واٹسن واٹ ۱۹۳۵ء

202 گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ آتا ہے؟ ۱۹۳۵ء

203 پہلے صوبائی الیکشن ہوتے ہیں؟ ۱۹۳۷ء

204 محمد علی جناح کو قائداعظم کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے؟ ۱۹۳۸ء

205 دوسری جنگ عظیم چھڑتی ہے؟ ۳ ستمبر ۱۹۳۹ء تا اگست ۱۹۴۵ء

206 مسلم لیگ یوم نجات مناتی ہے؟ ۲۲ دسمبر ۱۹۳۹ء

207 ہوتا ہے جادہ پیما پھر کارواں ہمارا۔ قرارداد پاکستان پاس ہوتی ہے؟ ۲۳ مارچ ۱۹۴۰ء

208 سان فرانسسکو میں یو۔این۔او کی بنیاد پڑتی ہے؟ ۶ جون ۱۹۴۵ء

209 پہلا ایٹم بم ہیروشیما پر گرتا ہے؟ ۶ اگست ۱۹۴۵ء اور دوسرا ناگاساکی پر ۹ اگست۔

210 لے کے رہیں گے پاکستان بٹ کے رہے گا ہندوستان۔ پاکستان کا مطلب کیا۔ لا الہ الا اللہ کا نعرہ گونجتا

ہے۔ پاکستان کے سوال پر الیکشن ہوتے ہیں؟ ۵ دسمبر ۱۹۴۵ء

211 عبوری حکومت بنتی ہے؟ ۱۹۴۶ء

212 تقسیم ہند کا اعلان ہوتا ہے؟ ۳ جون ۱۹۴۷ء

213 اسلام کی تجربہ گاہ اسلام کا قلعہ پاکستان معرض وجود میں آتا ہے؟
۱۴ اگست ۱۹۴۷ء ۲۷ رمضان بروز جمعرات

214 میر کارواں رخصت ہوتا ہے؟ قائداعظم کا انتقال ۱۱ ستمبر ۱۹۴۸ء

215 ماؤزے تنگ کی رہنمائی میں جدید چین ابھرتا ہے؟ ۱۹۴۹ء

216 لیاقت علی خان کی شہادت؟ ۱۶ اکتوبر ۱۹۵۱ء

217 ڈی این اے کی دریافت؟ ۱۹۵۳ء

218 بلند ترین چوٹی ایورسٹ فتح ہوتی ہے۔ ۸۸۰۰ میٹر اونچی؟ ۲۹ مئی ۱۹۵۳ء ہلیری، تن سنگھ۔

219 امریکہ پہلے ہائیڈروجن بم کا دھماکہ کرتا ہے؟ مارچ ۱۹۵۴ء

220 پاکستان کا پہلا آئین نافذ ہوتا ہے؟ ۲۳ مارچ ۱۹۵۶ء

221 پہلا خلائی جہاز اسپٹنک خلا میں پرواز کرتا ہے؟ ۴ اکتوبر ۱۹۵۷ء

222 پہلا جاندار خلاء میں پرواز کرتا ہے؟ نومبر ۱۹۵۷ء (لائیکا Laika)

223 پاکستان میں مارشل لاء لگتا ہے۔ آئین معطل؟ ۷ اکتوبر ۱۹۵۸ء

224 پہلا انسان خلاء میں پرواز کرتا ہے۔ روسی خلاباز یوری گیگارین؟ ۱۲ اپریل ۱۹۶۱ء

225 پاکستان کو بنیادی جمہوریتوں پر مبنی دوسرا آئین ملتا ہے؟ ۱۹۶۲ء

226 دوسری پاک بھارت جنگ چھڑتی ہے؟ ۶ ستمبر ۱۹۶۵ء تا ۲۳ ستمبر

227 انسان کا چاند پر پہلا قدم؟ ۲۱ جولائی ۱۹۶۹ء امریکی خلاباز آرمسٹرانگ۔

228 دوسرا مارشل لاء لگتا ہے؟ ۱۹۶۹ء

229 پاکستان میں ایک آدمی ایک ووٹ کی بنیاد پر عام انتخابات ہوتے ہیں؟ دسمبر ۱۹۷۰ء

230 مشرقی پاکستان میں بغاوت ہوتی ہے؟ مارچ ۱۹۷۱ء

231 خون کے آنسو روتی ہے ہر آنکھ؟ سقوط ڈھاکہ ۱۶ دسمبر ۱۹۷۱ء

323 پاکستان کو تیسرا آئین ملتا ہے؟ اگست ۱۹۷۳ء

233 لاہور میں دوسری اسلامی سربراہی کانفرنس منعقد ہوتی ہے؟ ۱۹۷۴ء

آٹھ بڑے ماہرین تعلیم

(ایک تعارف)

1- سقراط Socrates

2- افلاطون Dlato

3- امام غزالی

4- ابن خلدون

5- روسو Rousseau

6- فریڈرک ویلیم فروبل Froebel

7- ماریہ مانٹیسوری Maria Montessori

8- جان ڈیوی John Dewey

دنیا کی معلوم تاریخ کا پہلا ممتاز ماہر تعلیم‘
فلسفیوں کا فلسفی اور عظیم تر انسان

سقراط Socrates

سقراط کی زندگی تلاش حق کی ایک روشن لکیر تھی وہ عظیم انسان تھا جو سچائی کی خاطر زہر کا پیالہ پی کر امر ہو گیا۔

مت سہل ہمیں جانو پھرتا ہے فلک برسوں
تب خاک کے پردے سے انسان نکلتے ہیں

سوانحی خاکہ

سقراط 469 (ق- م) میں ایتھنز (یونان) کے نواح میں پیدا ہوا۔ اس کا آبائی پیشہ سنگ تراشی تھا۔ چنانچہ سقراط نے بھی اپنے کیرئیر کا آغاز سنگ تراشی سے کیا۔ لیکن جلد ہی تفکر وتدبر اور تعلیم وتعلم کی زندگی اختیار کر لی۔ وہ ایتھنز کی شاہراہوں پر کھڑے ہو کر سچائی (Truth) کی تلاش کا درس دیا کرتا تھا۔ اس کا لائف اسٹائل حد درجہ سادہ تھا 432 (ق- م) میں اس نے اپنی ریاست ایتھنز کی طرف سے اسپارٹا کی جنگ میں حصہ لیا اور خوب بہادری کے جوہر دکھائے۔

بدعنوان (Corrupt) حکومت وقت اس کی سوچنے اور عقل سے کام لینے کی تحریک سے خوش نہ تھی چنانچہ (399 م) میں اس پر نوجوانوں کو گمراہ کرنے (ریاست سے برگشتہ) کرنے کے الزام میں مقدمہ چلایا گیا۔ سقراط نے اپنی وکالت خود کی اور آزادی فکر کو دبانے اور آزادی اظہار کو روکنے پر حکومت پر سخت تنقید کی۔ عدالت نے اسے موت کی سزا سنائی۔ اس کے شاگردوں نے اسے جیل سے فرار ہونے کے کئی مواقع فراہم کئے لیکن اس نے یہ کہہ کر فرار ہونے سے انکار کر دیا کہ ریاست کے قانون کو بدلنا میرا حق ہے توڑنا نہیں۔ اس کے آخری الفاظ یہ

تھے "سچائی کیلئے جان دینا بزدلی کی زندگی سے بہتر ہے۔" 399 ق م کے اواخر میں اس زمانہ کے دستور کے مطابق اس نے ہملاک (ایک قسم کی زہریلی بوٹی کا رس) پی کر بڑے حوصلے اور سکون سے جان دی۔ (سقراط کے آخری لمحات کا آنکھوں دیکھا حال اس کے نامور فلسفی شاگرد افلاطون نے مکالمات افلاطون میں لکھا ہے)

سقراط کا فلسفہ تعلیم

وہ کہا کرتا تھا "علم ہی خیر ہے" Knowledge is virture انسان کی پہلی ذمہ داری اپنے آپ کو جاننا ہے Man's primary duty is to know himself وہ پہلا مفکر تھا جس نے علم کی ماہیت پر روشنی ڈالی کہ علم تجربے، تفکر، تعقل اور تجزیئے سے حاصل ہوتا ہے۔ اس نے سمجھنے thoughtful learning پر زور دیا۔ اس سے پہلے سوفسطائی معلم Sophists صرف بتانے، رٹانے، لیکچر دینے کو کافی سمجھتے تھے۔

سقراط نے زور دے کر کہا:

Knowledge can not be given, it can only be gained.

سقراط کا طریق تعلیم

سقراط کا طریق تعلیم یہ تھا کہ وہ انجان بن کر سوال در سوال کرکے طالب علم ہی سے جواب نکلوایا کرتا تھا۔ معنی خیز سوچ سمجھے سوالوں کے ذریعے سکھانے کا یہ طریقہ method Questioning یا Socratic method کہلاتا ہے۔ آج بھی Discussion Method یا تلاش علم کا Enquiry Model بہت موثر (effective) سمجھا جاتا ہے۔

سقراط کے نزدیک تعلیم کا مقصد دوسروں سے معلومات حاصل کرنا نہیں بلکہ خود سوچ سمجھ کر تلاش کرکے اپنے تجربے سے علم حاصل کرنا ہے۔

The aim of education according to Socrates was not verbal instruction but to enable the individual, by developing in him the power of thought, to acquire knowledge by himself.

افلاطون Plato

افلاطون کو علم وفن کی دنیا کا یہ غیر معمولی امتیاز حاصل ہے کہ وہ فلسفیوں کے فلسفی معلم اور ماہر تعلیم سقراط کا شاگرد اور ایک اور ممتاز فلسفی سائنس دان معلم اور ماہر تعلیم ارسطو Aristotle کا استاد تھا۔ اس رول کے علاوہ اس کی کتاب Republic گزشتہ ڈھائی ہزار برس سے دنیا کی تعلیمی، سیاسی اور سماجی سوچ کو متاثر کرتی رہی ہے۔ افلاطون کا شمار سقراط اور ارسطو کے ساتھ دنیا کے عظیم محسنوں میں ہوتا ہے۔

سوانحی خاکہ

افلاطون (447 ق م) میں ایتھنز یونان کے ایک امیر کبیر گھرانے میں پیدا ہوا۔ خاندانی روایت کے خلاف اپنے عہد کے عظیم صوفی فلسفی سقراط کی خدمت میں حاضر رہا اور اپنے استاد کے خیالات، افکار، ملفوظات کو مکالمات (Dialogues) کی صورت میں مرتب کیا۔ سقراط کے مرنے کے بعد کچھ عرصہ افلاطون نے سیاحت میں گزارا، پھر اپنی اکادمی قائم کی اور تعلیم و تعلّم کا سلسلہ تادم آخر جاری رکھا۔ ارسطو اس کا نامور شاگرد تھا۔ افلاطون کی کتاب ریاست The Republic فلسفہ تعلیم پر پہلی کتاب ہے۔ قوانین The Laws میں تعلیمی موضوعات پر تفصیل سے بحث کی گئی ہے۔

تعلیم کے مقصد کے بارے میں افلاطون کہتا ہے:

The, aim of education is the welfare of both the individual and the society.

افلاطون نے پہلی بار تعلیم میں انفرادی اختلافات کا ذکر کیا اور پانچ حسوں (Senses) کے علاوہ چھٹی حس (Sixth Sense) ذہانت (Intelligence) کی بات کی اور ہر شخص کو اس کی صلاحیت کے مطابق تعلیم دینے کا تصور پیش کیا۔ افلاطون نے شروع سے Character Education دینے پر زور دیا اور لازمی تعلیم کے علاوہ پیشہ ورانہ تربیت Vocational Training کی ضرورت کو اجاگر

کیا۔ اس نے ایتھنز کے مردوں اور عورتوں کے لئے بشمول فوجی تربیت کو یکساں لازمی قرار دیا اور جسمانی تربیت، موسیقی، خطابت (Oratory) کو بھی نصاب Curriculum میں برابر کی اہمیت دی۔

اس نے تعلیم کا مقصد اعلیٰ یا supreme objective شخصیت کی بہتری of soul Imporvement قرار دیا۔

طریق تعلیم

افلاطون نے اپنی اکادمی میں اپنے استاد سقراط کا استقرائی inductive طریقہ اختیار کیا۔ اس نے کہا پڑھانے میں کوئی جبر نہ کیا جائے تعلیم ایک Joy ہے جبر نہیں۔ The Laws میں افلاطون نے تعلیم میں کھیل (Play) کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ اس کا خیال تھا کہ بچوں کی تعلیم میں ان کی دلچسپی Interest اور کھیل (Play) کو ملحوظ رکھا جائے۔ اس لحاظ سے وہ روسو فروبل اور ماسیسوری کا پیش رو تھا۔ افلاطون نے The Laws میں تمام شہریوں کیلئے تعلیم کو لازمی قرار دیا جبکہ The Repulic میں تعلیم کو اشراف تک محدود رکھا تھا۔ افلاطون نے ایک جگہ لکھا ہے کہ نظم وضبط Discipline خیر ہے اور بد نظمی وانتشار شر۔

افلاطون کے خیال میں سماجی اور انفرادی زندگی کا اصل الاصول عدل Justice ہے۔

In Republic Plato holds that justice consists in a harmony that emerges when the various parts of a unit perform the functions proper to them and abstain from interfering with the functions of any other part. Justice occurs with regard to the individual when the three component parts of his soul-----reason, appetite and spirit or will-----each perform their appropriate task. With regard to society, justice occurs when the component members fulfil the demands of their allotted roles. Harmony is ensured in the individual when the rational part of his soul (reason) is in command. With regard to society, when philosophers are its rulers because philosophers have a clear understanding of justice.

خبر میں نظر میں یکتا
مفکر، متکلم، معلم اور ماہر تعلیم

امام غزالی

سوانحی خاکہ

نام ابو حامد بن محمد بن غزالی لقب امام الجلیل زین الدین امام غزالی 1058ء میں ایران کے شہر مجوس کے مضافاتی قصبہ غزالہ میں پیدا ہوئے۔ غزالہ کی نسبت سے غزالی کہلائے۔ بعض مورخوں کا خیال ہے کہ چونکہ ان کے والد اون کاتنے کا کام کرنے کی وجہ سے غزالی کہلاتے تھے اس لیے اس نسبت سے یہ بھی غزالی کہلائے۔

امام غزالی بغداد کے مشہور مدرسہ نظامیہ میں ایک عرصہ تک استاد رہے۔ امام غزالی کا اصل کارنامہ یہ ہے کہ انہوں نے اسلامی علم الکلام کو یونانی اثرات سے پاک کیا۔ شریعت اور طریقت میں مطابقت پیدا کی اور ایک بار پھر وجدان اور ایقان کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ ان کو اس امتیاز کی وجہ سے ایک مجدد و مجتہد کی حیثیت حاصل ہے۔ ان کی تصانیف کی تعداد 78 ہے جن میں سے احیاء العلوم (عربی) اور کیمیائے سعادت (فارسی) کو بہت اہمیت حاصل ہے۔
امام غزالی کی ایک حیثیت ماہر تعلیم کی بھی ہے۔ انہوں نے 1111ء میں انتقال کیا۔

امام غزالی کے تعلیمی نظریات اور افکار

امام غزالی کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ انہوں نے علم تعلیم اور فن تدریس کے تمام پہلوؤں پر اظہار خیال کیا جن کو بعد کے یورپی ماہرین تعلیم نے تحقیق کا موضوع بنایا۔

مقصد تعلیم

امام غزالی اپنی تاریخ ساز تصنیف احیاء العلوم کے پہلے باب العلم میں لکھتے ہیں کہ تعلیم کا بنیادی مقصد کیریکٹر اور شخصیت کی تعمیر ہے۔ ہر بچہ اچھا بچہ پیدا ہوتا ہے۔ اچھا کیا ہے برا کیا ہے کا شعور اسے ماحول سے، تعلیم سے، معاشرہ سے ملتا ہے۔ دینی تعلیم کردار کی تربیت میں معاون ثابت ہوتی ہے۔ نصاب تعلیم curriculum کو دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

(الف) فرض عین (لازمی compulsory مضامین)

(ب) فرض کفایہ - (آرٹس اور سائنس کے اختیاری optional مضامین)

امام غزالی کے نظریے کے مطابق دینی تعلیم اور اخلاقی تربیت فرض عین نصاب کے زمرے میں آتی ہے۔

دینی تعلیم کے نصاب کے سلسلہ میں امام غزالی نے واشگاف لفظوں میں کہا ہے کہ دینی نصاب میں متنازع موضوعات کو شامل نہ کیا جائے تاکہ طلباء کے ذہن کسی الجھاؤ کا شکار نہ ہوں۔

اخلاقی تعلیم کے بارے میں امام غزالی کا خیال یہ ہے کہ اخلاقی تربیت بچپن ہی سے شروع کی جائے اس اہتمام کے ساتھ کہ والدین اور معلمین کے قول و فعل میں تضاد نہ ہو۔ عورتوں کی تعلیم کے بارے میں امام غزالی کا نظریہ یہ ہے کہ ان کی تعلیم کا نصاب زندگی میں ان کے رول کے مطابق ہونا چاہیئے۔ (صدیوں بعد روسو نے اپنی کتاب Emile میں اپنی کتاب مثالی طالبہ صوفیہ (Sophy) کی تعلیم کے بارے میں یہی نقطہ نظر اختیار کیا)۔

پیشہ ورانہ تعلیم

امام غزالی نے بہت زور دے کر نظام تعلیم میں پیشہ ورانہ vocational تعلیم کی اہمیت اور ضرورت کو اجاگر کیا۔ ان کا خیال ہے کہ دین کا منشاء بھی یہی ہے کہ ہر انسان اپنی معاش کیلئے تگ و دو کرے۔ معاشی جدوجہد باعث خیر ہے this world a place of work and labour.

God made

جدوجہد اور کوشش effort and work بنیادی اسلامی قدریں ہیں۔

تعلیم کی ماہیت

غزالی نے تعلیم کے عمل میں فرد اور نسل کے ذاتی تجربے کی اہمیت کو اجاگر کیا

He considered the personal experience of the man and the race very important in the process of education

یہ وہ نقطہ نظر ہے جس کی بازگشت صدیوں بعد روسو Rousseau اور ڈیوی کے نظریات میں سنائی دیتی ہے۔

طریق تدریس Model of teaching

اس سلسلہ میں امام غزالی کا کہنا ہے۔

سبق کو دلچسپ بنایا جائے۔

سبق میں طلباء کی شرکت involvement کو یقینی بنایا جائے۔

تدریسی معاونات استعمال کی جائیں۔

کلاس کا ماحول خوشگوار اور باہمی اعتماد کا ہو۔

نصاب کا مواد طلباء کی ذہنی استعداد development level کے مطابق مرتب ہو۔

استاد سادہ simple سے پیچیدہ Complex کی طرف جائے۔

سبق کے تین مرحلے

توضیحی لیکچر

سوال و جواب کے ذریعہ سبق میں طلباء کی شرکت Involvement-

آخر میں بحث و مباحثہ Discussion

ڈسپلن

نظم و ضبط خوف سے نہیں محبت اور شفقت سے قائم کیا جائے۔ سزا کے بارے میں غزالی کہتے ہیں۔

It curbs the initiative shakes the confidence, and develops resistance against the teacher

استاد کا رول

استاد اپنے رول کا ماڈل ہو تاکہ طلباء اس سے اپنے آپ کو ذہنی طور پر وابستہ کر سکیں۔

The teacher has to play the role model so that the students could identify themselves with him

تقریباً" ہزار سال کے بعد بھی امام غزالی کے تعلیمی تصورات نظریات تازہ اور موثر effective ہیں۔

مفکر مدبر اور مورخ تاریخ عمرانیات اور علم تعلیم کا ماہر

ایک ہمہ جہت جینس genius

ابن خلدون

مت سہل ہمیں جانو پھرتا ہے فلک برسوں
تب خاک کے پردے سے انسان نکلتے ہیں

سوانحی خاکہ

ابوزید عبدالرحمان ولی الدین ابن خلدون 27 مئی 1333 کو تیونس میں پیدا ہوا۔ اس کا آبائی تعلق اندلس کے ایک علم دوست گھرانے سے تھا۔ فقہ حدیث عربی شعرو ادب کی مروجہ تعلیم حاصل کرنے کے بعد اس نے علم تاریخ میں خصوصی دلچسپی لی اور اس میں اس درجہ کمال کو پہنچا کہ امام کا لقب پایا۔ سفارت کاری اور سیاحت میں مصروف رہا۔ کچھ عرصہ مصر میں چیف جسٹس کے عہدہ پر بھی فائز رہا۔ 1400 میں تیمور کے خلاف ایک جنگ میں نبرد آزما بھی ہوا۔ ابن خلدون غیر معمولی صلاحیتوں اور قابلیتوں (talents) کا انسان تھا۔ اس نے بہت سے میدانوں میں طبع آزمائی کی اور ہر میدان میں اپنا سکہ جمایا۔ 19 مارچ 1402ء کو قاہرہ میں انتقال کیا۔

ابن خلدون کو ابو التاریخ کہا جاتا ہے مشرق و مغرب میں اس کی شہرت فلسفہ تاریخ، عمرانیات Sociology اور تعلیمی نظریات کی وجہ سے ہے۔

ابن خلدون کے تعلیمی تصورات اور نظریات

ابن خلدون نے اپنے مشہور عالم مقدمہ کے آخری باب میں فلسفہ تعلیم اور فن تدریس پر اظہار خیال کیا ہے۔ جس کے اہم نکات یہ ہیں۔

پڑھاتے وقت انفرادی اختلافات کو ملحوظ رکھا جائے۔

کتابی تعلیم کے ساتھ کوئی ہنر بھی سکھایا جائے۔

He stressed the need for integrated professional and vocational syllabus

Subject رٹنے رٹانے کا طریقہ بالکل غلط بلکہ مضر ہے

It curbs initiative, orignality, the power of creativity and innovation.

رٹنے رٹانے کا طریقہ علم کی تحصیل کیلئے جدوجہد کی عادت پروان نہیں چڑھاتا۔

طریق تدریس

ابن خلدون نے تدریس کے جو تین مدارج تجویز کئے ہیں یعنی سبق کا

Introduction, development and recapitulation. وہ وہی ہیں جو Lesson Planning کا جدید تصور ہے۔

ابن خلدون کہتا ہے کہ نصاب کو ایک مکمل جز کی شکل میں پڑھایا جائے۔ Whole کا یہ نظریہ وہی ہے جو جدید module teaching کی شکل میں ہمارے سامنے آیا ہے۔ ابن خلدون کا خیال ہے کہ نصاب کے مواد کو طلباء کی ذہنی جذباتی نشوونما کے مدارج سے مربوط کیا جائے۔

Physical maturation and readiness is necessary for the teaching of any task and that the readiness comes at different times on the part of the learner

ابن خلدون کا یہ خیال نصاب سازی Curriculum development اور Planning کیلئے خصوصی اہمیت رکھتا ہے۔

جدید فن تعلیم و تدریس کے بعض کلیے axioms آج زبان زد خاص و عام ہیں جیسے آسان سے مشکل کی طرف' معلوم سے نامعلوم کی طرف ٹھوس Concrete سے مجرد abstrat پیچیدہ کی طرف یہ کلیے ابن خلدون ہی کے وضع کئے ہوئے ہیں۔ ابن خلدون جسمانی سزا کے سخت خلاف ہے۔

تعلیم کا مقصد

تعلیم کا اولین مقصد سوچنے سمجھنے کی اہلیت اور قوت استدلال کو پروان چڑھانا ہے۔

He counts the power of thinking and reasoning as very important

and valuable therefore the ability of logical thinking and reasoning has to be pursued as an educational goal at all levels.

تعلیمی نظام

ابن خلدون کہتا ہے کہ ہر معاشرہ کا تعلیمی نظام اس معاشرہ کی نظریاتی اساس کے مطابق ترتیب دیا جانا چاہیئے۔

سماجی ذمہ داری کی نشوونما

ابن خلدون طالب علم کی سماجی کارکردگی Social efficiency بڑھانے کو تعلیم کا بنیادی مقصد سمجھتا ہے۔ یہ وہی تصور ہے جس کی باز گشت جان ڈیوی کے ہاں بیسویں صدی میں ملتی ہے۔

develop social and economic efficiency for the welfare of the individual and society To

اصل مقصد

تمام مضامین (تعلیم) ایک ذریعہ ہیں مقصد ہیں انسان کی اندرون مسرت یا طمانیت Happiness حاصل کرنے کا۔ یہ نظریہ وہی ہے جو ارسطو نے پیش کیا تھا۔
ابن خلدون قرآن و حدیث کی تعلیم کو تمام معاشرے کیلئے لازمی قرار دیتا ہے۔ لیکن اس کا خیال ہے کہ ناظرہ پڑھانے سے پہلے بہتر ہے کہ عربی پڑھائی جائے تاکہ قرآن حکیم کو سمجھا جا سکے۔

ابن خلدون تمام علم Knowledge کو

(a) Useful Arts.

(b) Fine Arts.

(c) Arts.

میں تقسیم کرتا ہے۔

روسو Rousseau

ایک سحرکار Charismatic انسان جو بہ یک وقت Humanist فطرت پرست، فلسفی، ادیب، فنکار، Romantic انقلابی، Educator معلم، ماہر تعلیم Educationist اور عمرانیات کا محقق، سب ہی کچھ تھا جسکی ذاتی زندگی ہمیشہ متنازع controversial رہی لیکن جس کی تحریروں نے نہ صرف انقلاب فرانس برپا کرنے میں ایک کلیدی کردار ادا کیا بلکہ اس دور سے آج تک دنیا کے تعلیمی و تدریسی تصورات کو مسلسل متاثر کئے رکھا ہے۔ اس کا مقالہ Social Contract معاہدہ عمرانی آج بھی دلچسپی سے پڑھا جاتا ہے۔ اس کے سوانحی اعترافات Confessions کو کلاسیکی ادب کا درجہ حاصل ہے۔ اس کی اپنی زندگی پستی و بلندی کے نشیب و فراز سے گزرتی رہی لیکن اس کے افکار ہمیشہ بلند اور Original رہے۔ اپنی تمام تر بشری کمزوریوں کے باوجود ایک مخلص اور قابل محبت انسان دوست lovable انسان تھا۔ اس کا ایک دلچسپ فقرہ ہے "آدمی تو میں برا ہوں لیکن محبت مجھے اچھے کاموں سے ہے"

سوانحی خاکہ

فرانسیسی مفکر ژان ژاک روسو Jean Jacques Rousseau 1712 میں جنیوا میں ایک غریب گھڑی ساز کے گھر پیدا ہوا ادبی تربیت تو دور کی بات ہے اسے باقاعدہ تعلیم حاصل کرنے کا موقع بھی کبھی نہیں ملا اس نے تھوڑا بہت جو کچھ پڑھا اپنے باپ سے پڑھا۔ 12 سے 21 سال تک کا عرصہ اس کے شوق آوارگی کی نذر ہو گیا لیکن اس عرصہ میں اس نے فطرت اور زندگی کو بہت قریب سے دیکھا اس کی فطرت پرستی اور غریب دوستی کی بنیاد اسی دور میں پڑی۔ 1735ء میں اتفاقاً" اسے بچوں کی اتالیقی کرنے کا نادر موقع ملا۔ تعلیم و تعلّم سے اس کی گہری دلچسپی اسی وقت سے شروع ہوئی اور اس نے سماجی موضوع پر لکھنا شروع کیا اس کا خیال تھا کہ انسان معصوم اور آزاد پیدا ہوتا ہے سوسائٹی اور رسمی تعلیم اسے خراب currupt کرتی ہے وہ انسان کی فطری عظمت اور آزادی کا پر جوش علم بردار تھا 1762ء میں عمرانیات Sociology پر اس کی مشہور زمانہ کتاب The Social Contract معاہدہ عمرانی اور فلسفہ تعلیم اور فن تدریس پر اس کا ناول امیل Emile شائع ہوا۔

1778ء میں 66 سال کی عمر میں اس کی عمر بھر کی بے قراری کو قرار آگیا۔
عجب آزاد مرد تھا اپنے انقلابی خیالات اور اعمال کی وجہ سے وہ ایک عرصہ تک فرانسیسی اور سوئس حکومتوں کے زیر عتاب رہا۔

تعلیمی افکار و نظریات

انسان اچھا پیدا ہوتا ہے سوسائٹی اسے خراب کرتی ہے۔
سب سے اہم بات یہ ہے کہ بچہ کو جلد سے جلد تعلیم حاصل کرنے کے لیے تیار کیا جائے۔

The most important part of education, precisely that which all t' world neglects is that of preparing a child to receive education

تعلیم تین ذریعوں سے حاصل ہوتی ہے آتی ہے۔

فطرت Nature سے

انسانوں سے

چیزوں سے

To him education does not mean merely imparting of information or seeking knowledge but it is the development of the child's inner disposition

تعلیم کا مقصد

فطری صلاحیتوں کی نشوونما

بچہ کی آزادی Liberty اور خوشی happiness

تعلیم کا مقصد زندگی کیلئے تیاری ہی نہیں کارزار حیات میں بھرپور حصہ لینا بھی ہے۔

The aim of education is not only preparation for life but participation in it.

بچہ کا ایک نیا تصور

Childhood has its own place in the sequence of human life, the man must be treated as a man and the child as a child.

بچہ بچہ ہوتا ہے، ایک چھوٹا سا آدمی نہیں، بچہ کو بچہ ہی سمجھنا چاہئے اپنی تمام امتیازی خصوصیات کے ساتھ

The wisest writers devote themselves to what man ought to know without asking what a child is capable of learning. They are always looking for the man in a child without considering what he is before he becomes a man.

بچہ کو وہی سکھایا جائے بتایا جائے جو اس کی عمر کا تقاضا ہے۔

Emile should remain in complete ignorance of those ideas which are beyond his grasp.

روسو نے بچہ کو اس کا مقام دیا بچپن کی خصوصیات کو اجاگر کیا اور ایسی تعلیم پر زور دیا جو بچپن کے تقاضوں سے ہم آہنگ ہو۔

امیل Emile

روسو نے اس کتاب میں ایک مثالی بچہ امیل Emile اور بچی صوفیہ Sophy کی خیالی تعلیم و تربیت کی تفصیلات بیان کی ہیں امیل کے نصاب میں جسمانی تعلیم کو شامل کیا ہے۔ روسو نے تاریخ تعلیم میں پہلی بار rights of childhood پر زور دیا۔

Emile کو پیرس کے آرچ بشپ نے ملحدانہ کتاب گردانتے ہوئے اسے جلانے کا فتویٰ دیا تھا

امیل میں روسو نے ان مدارج کا ذکر کیا ہے جن سے ایک طالب علم بچپن سے جوانی تک گزرتا ہے۔

In Emile Rousseau distinguishes various stages of life of a pupil like infancy, childhood, boyhood and adolescence.

اس نے ہر دور کی تعلیم کیلئے ایک منصوبہ Plan پیش کیا۔ اس نے زور دے کر کہا

The possibilities of each stage of life should be fully exploited before proceeding to the next stage.

ہر دور کا مقصد تعلیم اور نصاب تعلیم اور طریقہ تعلیم علیحدہ ہونا چاہئے۔ فروبل اور مانٹیسوری نے اسی اصول پر عمل کیا۔

In childhood senses should be developed to be the foundation of reasoning.

and judgement. In Rousouau's opinon, the power of reasoning can be developed through self experiences.

روسو نے جو اصول تدریس دیا وہ یہ تھا
بچہ کو کم بتاؤ کم سکھاؤ اسے خود سیکھنے دو۔

طریق تدریس

Teach by using concrete and real life situations. Childhood is steep of reason. Reading is the curse of childhood. Let Emile learn from his own experiences not books.

Do not teach him truths so much as to show him how to set about discovering them himself for learning is by doing, by direct experience.

روسو نے adolescence پر خصوصی توجہ دی ہر دور کا مقصد تعلیم علیحدہ متعین کیا۔
روسو نے اخلاقی، مذہبی اور جمالیاتی تعلیم کو بھی ضروری قرار دیا۔
روسو زبانی تعلیم کے خلاف تھا

No verbal instruction is called for, there is too much stress on words

روسو نے مرد اور عورت کی تعلیم کا نصاب علیحدہ رکھا اور خواتین سے کہا

Men will always be what women choose to make them, it will always be the lot of your sex to govern ours. Training of the heart rather than the head is called for.

استاد کا کام Process of education is a matter of guidance

I prefer to call the man, who has this knowledge, master rather than a teacher, since it's question of guidance rather than instruction. The art of teaching consists in maketing the pupil wish to learn and and not in mere imparting of knowledge.

روسو صرف بتانے lecture method کے سخت خلاف ہے۔

He rejects verbal teaching on the part of the teacher. Rousseau said for the first time that the process of education is a matter of guidance not instruction. For the same reason. Dr. Maria

Montessori later substituted the word 'directress' in place of teacher.

استاد کا اصل رول کیا ہے۔

The chief responsibility of the teacher is to train the pupil to be as self-reliant as possible. The ordinary teacher teaches him everything except self-knowledge and self-control.

کیا سکھاتا ہے کرتا کیا ہے۔

self-knowledge دیتا ہے' self-control سکھاتا ہے۔

زندگی گزارنے کا فن The art of living اور یہ کہ انسان خوش کیسے رہے۔

بقول روسو تعلیم کا مقصد خوشی حاصل کرنا ہے۔

Emile is an outline scheme of education for all. Rousseau for the first time demanded respect for the common man and also recognized the dignity of labour.

روسو نے کہا Treat the child as a child

روسو نے کیا دیا

Rousseau pointed out towards the importance of childhood and its desires for the first time.

طریق تعلیم

Roussiau emphasized play way method of teaching and learning by doing and maintaining the spirit of play in the process of education. Work and play are all one to him (Emile), his games are his work. Rousseau recommended method of discovery in education educationists

روسو آج کے تمام ماہرین تعلیم اور طریق تعلیم کا پیش رو ہے

تعلیمی افق کا ایک روشن ستارہ

پری اسکول ایجوکیشن Pre-school education کا رمز شناس

انسان دوست اور وطن دوست

کھیل کھیل میں تعلیم

Kindergarten کے نظریے کا خالق

جرمن استاد اور تعلیم دان Educator and Educationist

فریڈرک ویلہم فروبل Fredrich Wilhem Froebel

سوانحی خاکہ

جرمن ماہر تعلیم فریڈک ویہم فروبل جرمنی کے ایک قصبہ سیکنی میں اپریل 1772ء کی 21 تاریخ کو پیدا ہوا۔ 7 ماہ کا تھا کہ ماں کی مامتا سے محروم ہو گیا۔ باپ پادری تھا جس کی توجہ بھی اسے پوری طرح نہ مل سکی ماں باپ کی محبت سے محرومی کے تجربے نے اس کو بچوں کے دکھ درد کے بارے میں بہت حساس بنا دیا تھا۔ دس سال کی عمر میں ایک چچا کی کفالت میں اس نے آگے بڑھنا شروع کیا۔ 1899ء میں کچھ عرصہ اس نے باقاعدہ تعلیم حاصل کی پھر اپنی منزل کی تلاش میں وہ تنہا بھٹک رہا تھا۔ 1805ء میں اسے ایک سکول میں پڑھانے کا موقع ملا جو اس زمانہ کے مشہور ماہر تعلیم پستالوزی کے نظریہ تعلیم کی روشنی میں قائم کیا گیا۔ 10-1808 کے عرصہ میں دو سال اسے عظیم پستالوزی کی ذاتی رہنمائی میں ایک سکول میں کام کرنے کا موقع ملا۔ پسالوزی کے رول ماڈل کی روشنی میں اسے اپنی منزل کا سراغ مل گیا۔

14-1813 میں فروبل نے نپولین کے خلاف اپنے ملک کی جنگ آزادی میں حصہ لیا۔
جنگ آزادی لڑتے ہوئے ہی اسے یہ دوررس خیال آیا کہ جرمنی کے نظام تعلیم کو نئے سرے سے ترتیب دے کر ایک نیا جرمنی پیدا کیا جا سکتا ہے۔

While a saldier he developed the idea of regenerating Germany through a basic reconstructing of its educational system.

1816ء میں فروبل نے اپنا اسکول کھولا 1826ء میں اس نے اپنے تعلیمی نظریات پر مبنی کتاب

انسان کی تعلیم The Education of Man شائع کی۔

1837ء میں فروبل نے بچوں کی پری اسکول تعلیم کے لئے اپنے سکول کو کنڈر گارٹن (بچوں کا باغ) کا نام دیا۔ 1840ء سے اس کے نظریہ تعلیم نے ایک تحریک کی شکل اختیار کی اور یورپ و امریکہ میں بہت سے کنڈر گارٹن کھولے گئے۔

فروبل کا نظریہ تعلیم کا پھل پھول رہا تھا لیکن اس کی اپنی زندگی آزمائشوں کی دھوپ چھاؤں کا ایک طویل سلسلہ بنی رہی۔ 1852ء میں اس عظیم معلم اور ماہر تعلیم نے انتقال کیا۔ فروبل نے انیسویں صدی کے اوائل میں بچوں اور بڑوں کی تعلیم کو کھیل بنانے کا نظریہ پیش کیا فروبل نے اپنے عہد کے تعلیمی رجحانات کو شدت سے متاثر کیا۔ اس کا شمار جدید تعلیم کے معماروں میں ہوتا ہے۔

فروبل کا نظریہ تعلیم کیا ہے؟

فروبل نے اپنے نرسری اسکول (کنڈر گارٹن) کو شروع میں and Activity Institute Child Nature کا نام دیا تھا۔ اس کے طریق تعلیم کو کھیل کھیل میں تعلیم کا نام دیا جا سکتا ہے۔ فروبل کا نظریہ یہ ہے کہ جس طرح بیج کے اندر سے پیڑ پھوٹتا ہے۔ اس طرح بچہ اپنی اندرونی تحریک سے سیکھتا ہے اور کھیل (play) ہی وہ فطری طریقہ ہے جس کے ذریعہ سے بچہ زندگی کے گوناگوں تجربات حاصل کرتا ہے اسی نقطہ نظر سے اس کھیل کو اپنے سسٹم میں ذریعہ تعلیم بنایا اور بہت سے تعلیمی کھلونے خود وضع کئے جنہیں وہ gifts کہا کرتا تھا۔

In his own kindergarten he put into practice his theory of education as a natural inner unfolding towards self-activity. He stressed play as the chief form of self expression and devised play-materials.

فروبل کے خیال میں استاد کا کام باہر سے طالب علم کے دماغ میں معلومات یا خیالات ٹھونسنا نہیں ہے بلکہ اس کے اندر سیکھنے کی جو فطری امنگ ہے اسے راہ پر لگانا ہے فروبل کے نظریہ تعلیم کے تین جز ہیں۔

Self development through self activity and the child's need for

cooperative activity.

وہ کہتا ہے۔

The role of a teacher is not to instil or indoctrinate, but rather to encourage the child's self-development.

This concept, together with the idea of self-activity and the child's need for co-operative activity constitutes the core of kindergarten system that developed into a universal educational institution.

فروبل صوفیانہ مزاج کا تعلیمی مفکر تھا۔ اگرچہ اب اس کا نام پری اسکول ایجوکیشن (کنڈر گارٹن) سے مربوط ہو کے رہ گیا ہے لیکن بنیادی طور پر اس کی تعلیمی سوچ بہت گہری تھی۔ وہ تخلیقی تصور تعلیم کا پیش رو تھا۔

Froebel's methods were based on the premise that man is essentially active and creative.

دنیا بھر کے بچوں کی تعلیمی ماں

ماریہ مانٹیسوری

Montessori Method کی بانی مبانی مخلص دردمند اور ذہین ڈاکٹر ماریہ مانٹیسوری Montessori Dr. Maria

مختصر حالات زندگی

مادام ماریہ مانٹیسوری 1870ء میں اٹلی میں پیدا ہوئیں۔
روم یونیورسٹی سے ڈاکٹری کی ڈگری لی۔ (وہ اٹلی کی پہلی خاتون ڈاکٹر تھیں)
انہوں نے اپنے کیریر کا آغاز نفسیاتی امراض کے معالج کی حیثیت سے کیا۔
1904ء سے انہوں نے ذہنی طور پر پسماندہ Mentally deficient بچوں کی تعلیم میں دلچسپی لینا شروع کی اور بچوں کی تعلیم کا وہ سائنسی طریق تعلیم Scientific Model وضع کیا جو اب Montessori Method کے نام سے مشہور ہے۔
بعد میں یہی طریق تعلیم مادام ماریہ مانٹیسوری نے نارمل بچوں کی ابتدائی تعلیم کے لیے استعمال کیا اور حیرت انگیز نتائج حاصل کئے۔
1909ء سے یہ طرز تعلیم نارمل بچوں کی تعلیم کے لیے دنیا میں مقبول رہا ہے۔
1912ء میں ان کی پہلی کتاب Montessori Method شائع ہوئی۔
1914ء سے اس سسٹم کے لیے اساتذہ کی تربیت کیلئے بین الاقوامی تربیتی ادارے قائم ہیں جیسے Association Montessori International
دوسری جنگ عظیم کے دوران برصغیرپاک و ہند کے بعض شہروں میں بشمول کراچی ڈاکٹر ماریہ مانٹیسوری نے مانٹیسوری ٹیچرز (Directresses) کی خود تربیت training کی۔
اس عظیم معلمہ educator اور ماہر تعلیم educationist نے جس نے دنیا بھر میں پری اسکول تعلیم Pre-school education کا تصور ہی بدل دیا 82 کی عمر 1953ء میں انتقال کیا God bless her

مانٹیسوری نظریہ تعلیم کیا ہے؟

مانٹیسوری میتھڈ کا بنیادی نظریہ یہ ہے۔
بچہ میں از خود سیکھنے کی فطری صلاحیت اور امنگ ہوتی ہے۔
اسے آزادی سے اپنے تجربے سے خود سیکھنے دینا چاہئے۔

مانٹیسوری طریق تعلیم Montessori Method کیا ہے؟

یہ ایک عملی تجرباتی طریق تعلیم ہے اس میں بچہ کو ایک تیار شدہ ماحول environment Planned میں ایسی مشقیں exercises کرائی جاتی ہیں جس سے اس کی پانچوں حسوں Senses' ذہانت intelligence اور تخیل Imagination کی تربیت ہو Montessori Method کی روح آزادی freedom اپنی کوشش selfactivity خود سیکھنا Self-learning ہے۔ اس طریق تدریس میں ٹیچر کو رہ نما Directress کہا جاتا ہے۔

مانٹیسوری میتھڈ کی حد کیا ہے؟

ماریہ مانٹیسوری نے اس طریق تعلیم کو وضع تو 3 سے 16 سال یعنی میٹرک کی کلاسوں تک کے لیے کیا تھا لیکن عملی طو پر طریق تدریس و تعلیم پری اور پرائمری (3 سال سے دس سال) پرائمری کلاسوں تک کے لیے بہت مفید پایا گیا ہے۔ آج کل دنیا میں یہ سسٹم +3 اور +4 عمر کے بچوں کی تعلیم کے لیے یعنی نرسری اور پریپ کے لیے خاص طور پر بہت مقبول ہے اور یقیناً" موثر بھی ہے۔ دنیا بھر کے ننھے فرشتوں کی تعلیمی ماں ماریہ مانٹیسوری زندہ باد۔

جان ڈیوی John Dewey

فلسفہ عملیت Pragmatism کا علمبردار

بیسویں صدی کا امریکی مفکر اور ماہر تعلیم جس کے افکار نے تمام تعلیمی دنیا کو متاثر کیا

سوانحی خاکہ

جان ڈیوی John Dewey 1859ء میں برلنگٹن (امریکہ) میں پیدا ہوا اس نے اپنے کیریئر کا آغاز ایک گاؤں میں اسکول ٹیچر کی حیثیت سے کیا بعد میں اس نے کئی یونیورسٹیوں میں پڑھایا لیکن اس کی بنیادی دلچسپی اسکول ٹیچنگ ہی میں رہی شکاگو میں نے اس ایک تجرباتی' ایلمنٹری اسکول بھی قائم کیا یہاں اس نے اپنے تعلیمی نظریات پر کامیاب تجربات کئے۔ وہ بنیادی طور پر ایک فلسفی تھا۔ اس نے تعلیم کو فلسفیانہ غور و فکر کا موضوع بنایا Schools for Tomorrow اور Democracy and Education ایسی کتابوں نے زمانہ حاضر کے تعلیمی تصورات کو بہت متاثر کیا۔ ڈیوی نے طویل عمر پا کر 1952ء میں انتقال کیا۔

ڈیوی کے تعلیمی افکار اور نظریات

تعلیم کی ماہیت

ڈیوی کہتا ہے "تعلیم تجربے کی مسلسل تشکیل نو continual reconstruction of experience کا نام ہے۔

تعلیم کا مقصد

ڈیوی نے یہ نظریہ پیش کیا کہ تعلیم کا مقصد سوچنا critical thinking سکھانا ہے محض اس لیے نہیں کہ تفکر thinking بذات خود باعث خیر greatest good ہے جیسا کہ یونانی فلسفیوں (سقراط اور افلاطون) کا خیال تھا بلکہ اس لیے کہ تخلیقی انداز سے سوچ سکنا کارزار حیات میں پیش آنے والے مسائل کو کامیابی سے حل کرنے کا ایک موثر ذریعہ ہے۔

Dewey worked out a theory of education in which people are taught

to think, not just because thinking is good in itself as it was considered by Greek philosophers, but because it is a means, an instrument for solving problems in a precarius world.

ڈیوی کا یہ بھی خیال تھا کہ علم ایک ذریعہ ہے مقصود بالذات نہیں۔

Knowledge is always a means, never an end in iteself, it is purely instrumental

جان ڈیوی نے تعلیم کے مقاصد objectives نصاب تعلیم curriculum اور طریق تعلیم teaching method of تینوں پہلوؤں کو متاثر کیا۔

جان ڈیوی نے ایجوکیشن کا ایک نیا تصور دیا۔

To him education is a necessity of life and life-long process. Education, he said, is not for the future life but it is life itself - a continuous interaction between the individual and society.

جان ڈیوی تعلیم میں جمہوری قدروں اور اصولوں کا علمبردار تھا۔

He wanted democracy for the teacher and the taught. He advocated freedom of thought and action.

جان ڈیوی نے ایک نئے قسم کے زندگی سے مربوط نصاب تعلیم integrated curriculum کا نظریہ پیش کیا اور سرگرمی activity کے لفظ کو ایک نیا مفہوم دیا۔

He presented a new kind of curriculum which was based upon the occupations familiar to children and which was deeply associated with their social environment.

اس طرح کا نصاب تعلیم curriculum پیش کرنے کی وجہ یہ تھی کہ وہ سمجھتا تھا کہ تعلیم فرد اور سماج دونوں کی ضروریات کی تکمیل کیلئے ہے (افلاطون نے The laws میں یہی کہا تھا)

Education should be in accordance with both the needs and the interests of the individual and society.

جان ڈیوی نے جو طریق تدریس تجویز کیا وہ problem solving کا طریقہ تھا جسے Kilpatriok نے

تھوڑی سی ترمیم کے ساتھ Project Method کے طور پر پیش کیا۔

ڈسپلن کا نیا تصور

جان ڈیوی نے Learning by doing کے اصول کے تحت ڈسپلن کے ایک نئے تصور سے روشناس کرایا۔ اس کا خیال تھا کہ activity سکول میں تعلیمی شور کا ہونا لازمی ہے۔ خاموشی اسی کلاس میں ہوتی ہے جہاں استاد بول رہا ہو اور لڑکے ساکت و صامت بیٹھے سن رہے ہوں۔

He said that the behaviour and conduct of the students should not be regulated by artificial means instead, the teacher should provide them with the right kind of enviornment so that the activities of the students may go on in a co-operative attitudes, social interests and social habits.

استاد کا رول

According to Dewey activity should be on the part of the students and not of the teacher as used to be in conventional schools. The teacher is supposed to supervise children's activities during problem-solving sessions. The teacher's duty is not so much to impart knowldege as to create in them the interest for knowledge. He should not destory the initiative of the child but he is there to guard it.

جان ڈیوی کی کتاب Democracy and Education افلاطون کی Republic کے بعد تعلیم پر سب سے اہم کتاب سمجھی جاتی ہے۔

جان ڈیوی کا شمار جدید تعلیم کے عظیم معماروں میں ہوتا ہے۔

منزل مراد پاکستان

اسلام کا قلعہ
پاکستان
اسلام کی تجربہ گاہ
پاکستان
انصاف کی تدبیر
پاکستان
عدل کی تعبیر
پاکستان
ہر ظلم سے پناہ
پاکستان
ہر خوف سے اماں
پاکستان
عزم و یقیں کی داستاں
پاکستان

انسانیت کا پاسباں
پاکستان
غیرت کا جہاں
پاکستان
علم و فن کا چڑھتا سورج
پاکستان
تحقیق کا بہتا دریا
پاکستان
ہر موسم میں بہار بے خزاں
پاکستان
سرزمین تاریخ کا گلاب
پاکستان
عالم میں انتخاب
پاکستان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ:

معزز ممبران: آپ کا وٹس ایپ گروپ ایڈمن اردو بکس آپ سے مخاطب ہے۔

آپ تمام ممبران سے گزارش ہے کہ:

1۔ گروپ میں یا گروپ ایڈمن سے کوئی بھی بات / درخواست / فرمائش کرتے وقت السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کو فروغ دیں۔

2۔ ایڈمنز یا دیگر ممبرز جو بھی اچھی پوسٹ کریں اس پر کمنٹس / سٹکرز / ایموجیز / رائے لازمی کریں تاکہ ان کی حوصلہ افزائی ہو اور دیگر ممبران کو بھی اس کتاب / پوسٹ کی اہمیت کا اندازہ ہو۔

3۔ گروپ ایڈمنز سے پرسنل سوالات یا بحث مت کیجئے۔ صرف کتب کے متعلق دریافت کریں یا درخواست کریں۔

4۔ ایڈمنز اور ممبرز سے اخلاق سے پیش آئیں۔ اگر ہم ادبی گروپ میں موجود ہیں لیکن ہماری اخلاقیات معیاری نہیں تو ہمیں ادبی گروپ کا ممبر کہلانے کا بھی کوئی حق نہیں۔ کوئی ممبر کسی دیگر ممبر کے انباکس میں میسج نہیں کرے گا ورنہ ریمو کر دیا جائے گا۔

5 گروپ میں یا ایڈمن کے انباکس میں وائس میسیج، ویڈیوز بھیجنے کی حرکت مت کریں ورنہ ریمو و اور بلاک کر دیئے جائیں گے۔

6۔ گروپ میں کسی بھی قسم کی مذہبی فرقہ پرستی / سیاسی / انتشار پھیلانے والی گفتگو سختی سے منع ہے

سب سے اہم بات:

گروپ میں کسی بھی قادیانی، مرزائی، احمدی، گستاخِ رسول، گستاخ صحابہ و اہلبیت، دہشت گرد / کالعدم / پاکستان مخالف تنظیموں کے افراد یا ایسے غیر مسلم جو پاکستان اور اسلام کے خلاف پراپیگنڈا میں مصروف ہیں یا ان کے فزیکلی / روحانی / ذہنی سپورٹرز ہوں کے لئے کوئی گنجائش نہیں ہے لہذا ایسے اشخاص سے گزارش ہے کہ گوپ جوائن کرنے کی بالکل بھی زحمت نہ کریں۔ معلوم ہونے پر فوراً ریمو کر دیا جائے گا۔

7۔ تمام کتب انٹرنیٹ سے تلاش / ڈاؤنلوڈ کر کے وٹس ایپ گروپس میں شیئر کی جاتی ہیں۔ جس میں محنت بھی صَرف ہوتی ہے لیکن ہمیں آپ سے صرف دعاؤں کی درخواست ہے۔

8۔ یاد رہے کہ ہمارا کوئی کتب خانہ / دوکان / شاپ / سٹور نہیں ہے نہ ہم کوئی کتاب پبلش کرتے ہیں نہ ہی اسکین کرتے ہیں۔ نہ ہی ہمیں کسی پبلشر کی خدمات ہی حاصل ہیں کہ ہم کسی کی کتاب چھاپیں۔ جو کتاب انٹرنیٹ سے نہیں ملتی اس کے لئے معذرت کر لی جاتی ہے۔

0312-0060411　　0343-7008883　　سپر ایڈمن

محمد سلمان سلیم　　پاکستان زندہ باد (ہاشو)　　راؤ ایاز

(گروپس میں صرف ناولز، لطائف، تاریخ، اسلام اور تدریسی کتب ہی شیئر کی جاتی ہیں کسی بھی متنازعہ / بین شدہ / پاکستان وادارہ مخالف یا ممنوعہ کتاب سے ایڈوانس معذرت)

جس میں محنت بھی صَرف ہوتی ہے لیکن ہمیں آپ سے صرف دعاؤں کی درخواست ہے۔

7۔ ہمارا گروپ جوائن کرنے کے لئے درج ذیل لنکس پر کلک کریں اور وٹس ایپ سلیکٹ کر کے جوائن کر لیں۔ صرف ضروری گروپ ہی جوائن کریں۔

8۔ گروپ رولز سخت ہیں لیکن ممبرز کی سہولت کے لئے ہیں

گروپ فل ہونے یا لنک ریووک ہونے کی صورت میں ایڈمن سے صرف وٹس ایپ پر لکھ / ٹائپ کر کے میسیج کریں۔ وائس نوٹ سے گریز کریں۔ برائے مہربانی اخلاقیات کا خیال رکھتے ہوئے موبائل سم پر کال یا ایم ایس کرنے کی کوشش ہر گز نہ کریں۔

9. ڈیمانڈ صرف صبح 9 سے 2 بجے تک کریں (جمعہ اور اتوار کو چھٹی) اپنی ڈیمانڈ کے بعد 48 گھنٹے تک پوسٹنگ کا انتظار فرمائیں نہ ہونے پر دوبارہ یاد کروادیں (ایڈمنز کی مصروفیت کی بناء پر اپنی ڈیمانڈ یاد کروانا ممبرز کی ذمہ داری ہے)۔ پوسٹنگ گروپ میں ہی ہو گی انباکس میں نہیں کی جائے گی۔ شکریہ

فیمیل کے لئے الگ گروپ موجود ہے جو صرف فیمیلز کو ہی مہیا کیا جائے گا

اللہ کریم ہم سب کا حامی و ناصر ہو

0312-0060411　　0343-7008883　　سپر ایڈمن
محمد سلمان سلیم　　پاکستان زندہ باد (ہاشو)　　راؤ ایاز